موت کے خطوط

مقبول جہانگیر

مکتبہ اردو ڈائجسٹ
MAKTABA URDU DIGEST

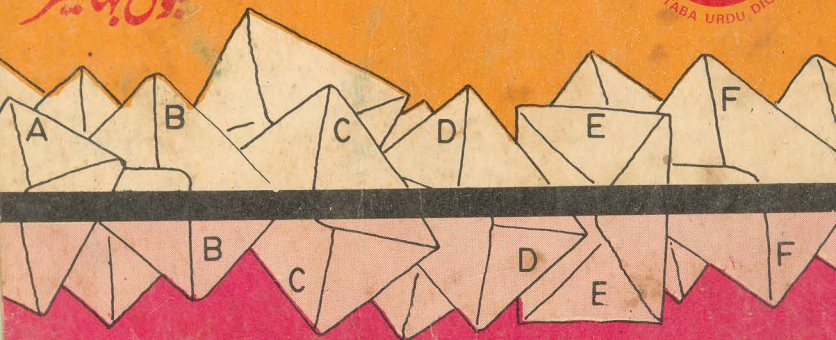

اگتھا کرسٹی کے ایک حیرت انگیز ناول "اے، بی، سی مرڈرز" کا ترجمہ

موت کے خطوط

مقبول جہانگیر

مکتبہ اردو ڈائجسٹ

جملہ حقوق بحقِ ناشر محفوظ !

ناشر : ـــــ فاروق اعجاز
پبلشرز : ـــــ مکتبۂ اردو ڈائجسٹ
طابع : ـــــ ڈاکٹر اعجاز حسن قریشی
اشاعت : ـــــ دوم
قیمت : ـــــ بیس روپے

مکتبۂ اُردو ڈائجسٹ

سیلز آفس : ۲۴ ـ سرکلر روڈ ـــ بیرون لوہاری گیٹ، لاہور ـــ فون : ۵۶۴۸۶

ڈاک کا پتہ : پوسٹ بکس نمبر ۴۰۰۰ ـــــ سمن آباد ـــــ لاہور ۲۵

ارشد جاوید کے نام
جن کے خلوص
اور محبّت نے
مجھے خرید لیا ہے

موت کے خطوط

کچھ اگتھا کرسٹی کے بارے میں

اگتھا کرسٹی کا نام اُردو دان طبقے کے لیے کسی تعارف کا محتاج نہیں۔ اس عبقری انگریز خاتون کے ناول یورپ، ایشیا اور افریقہ کی تمام مہذّب اور علمی و ادبی زبانوں میں ترجمہ ہو کر خاص و عام سے خراجِ تحسین وصول کر چکے ہیں۔ اُردو زبان میں بھی اگتھا کرسٹی کے بہت سے ناول گزشتہ بیس پچیس برسوں میں منتقل کیے گئے ہیں اور انہیں حد درجہ دلچسپی سے پڑھا گیا ہے۔ اگتھا کرسٹی کا پہلا ناول ۱۹۲۰ء میں شائع ہوا تھا، اور آج نصف صدی بعد بھی اُن کا قلم اُسی طرح جوان اور تر و تازہ ہے۔ اُن کی کتابیں کروڑوں کی تعداد میں چھپتی ہیں اور بک جاتی ہیں۔ اُن کے پڑھنے والوں میں انگلستان کے شاہی خاندان کے افراد سے لے کر معمولی مزدور بھی شامل ہیں۔ یہ ایک حیرت انگیز بات ہے کہ اگتھا کرسٹی کا قلم تھکا ہے نہ دماغ۔ اُن کی ہر نئی کتاب پیشرو کتاب سے زیادہ دلچسپ، انوکھی اور پُراسرار ہوتی ہے۔ اُن کے ذہن میں جو پلاٹ جنم لیتے ہیں، وہ قاری کو بے اختیار تحسین و آفرین کے الفاظ ادا کرنے پر مجبور کر دیتے ہیں۔

اگتھا کرسٹی نے ایک نیا کردار تخلیق کیا ہے، اس کا نام ہے ہرکیول پوئرو — کرسٹی کے اکثر ناولوں میں ہرکیول پوئرو کو پیش کیا گیا ہے۔ یہ کردار ایک پرائیویٹ سراغ رساں ہے جو جرائم کی پُراسرار وارداتیں نہایت ذہانت سے حل کرتے

بن یدِ طولیٰ رکھتا ہے۔ وہ ہماری دُنیا ہی کا ایک انسان ہے اور بظاہر اس میں اور عام انسانوں میں کوئی فرق دکھائی نہیں دیتا؛ تاہم وہ جس انداز میں آگے بڑھتا ہے، وہ قابلِ تعریف ہے۔ بعض خوبی مصنفوں نے اپنی اپنی کتابوں میں مستقل کرداروں سے پڑھنے والوں کو روشناس کرایا ہے۔ ان میں جو کردار بہت مشہور ہوئے ہیں اُن میں آرتھر کینن ڈائل کا شرلک ہومز، مارس لبلانک کا آرسین لوپن، گائی بوتھبی کا ڈاکٹر نکولا، سیکس روہمر کا ڈاکٹر فو مانچو، پیٹر چینی کا لیمی کاشن، ارل سٹینلے گارڈنر کا پیری میسن شامل ہیں، مگر یہ حقیقت ہے کہ اگتھا کرسٹی کا ہرکوئل پوئرو ان سب سے بازی لے گیا ہے۔

میں نے کرسٹی کی بہت سی کتابیں پڑھی ہیں اور آج تک فیصلہ نہیں کر پایا کہ کون سی کتاب اعلیٰ ہے اور کون سی ادنیٰ۔ واقعہ یہ ہے کہ مصنفہ کے قلم سے دوسرے درجے کی کوئی کتاب نہیں نکلی ہے۔ ۱۹۵۸ء میں ان کا یہ ناول، جو آپ کے ہاتھوں میں ہے، میں نے پڑھا اور میں اس کا ترجمہ کرنے پر مجبور ہو گیا۔ ۱۹۶۰ء میں اگتھا کرسٹی اپنے شوہر کے ہمراہ پاکستان کے مختصر دورے پر آئیں اور دو روز کے لیے لاہور میں رُکیں ——— میں اُن سے ملنے گیا، دونوں میاں بیوی نہایت خندہ پیشانی سے پیش آئے۔ جب میں نے اگتھا کرسٹی کو بتایا کہ اُن کے ناول پاکستان میں بہت دل چسپی سے پڑھے جاتے ہیں، اور اُن کے اکثر ناول اُردو زبان میں منتقل ہو چکے ہیں، تو وہ بہت خوش ہوئیں۔ مجھ سے نام پوچھ پوچھ کر اپنی ڈائری میں درج کیے اور کہا کہ وہ اپنے ناولوں کے یہ اُردو ترجمے حاصل کر کے ساتھ لے جائیں گی۔

میں نے اس ناول کا ترجمہ اپنے شوق سے کیا تھا اور اسے چھپوانا مقصود نہ تھا۔

اس کے بعد یہ مسوّدہ میرے ذہن سے بالکل اُتر گیا۔ حتیٰ کہ بارہ برس گزر گئے۔ ایک روز پُرانے کاغذات تلاش کر رہا تھا کہ ایک بڑے لفافے میں سے یہ مسوّدہ برآمد ہو گیا۔ اور یوں یہ نذرِ قارئین ہوا ــــ نظرِ ثانی کا بالکل موقع نہیں ملا ہے۔ ظاہر ہے اس میں زبان و بیان اور ترجمے کی بے شمار خامیاں ہوں گی ــــ اور خود مجھے بھی احساس ہے کہ میں اگتھا کرسٹی کے ساتھ انصاف نہیں کر سکا ہوں؛ تاہم ایک عزیز دوست کے اصرار اور پُرخلوص فرمائش کو رد کرنا ممکن نہ تھا؛ چنانچہ اسے پریس کے حوالے کر رہا ہوں۔ اگر قارئین نے حوصلہ افزائی کی تو کرسٹی کے مزید نئے ناول اُردو میں منتقل کرنے کی کوشش کروں گا۔

قبول جعفری

مقبول جہانگیر کی چند اور کتابیں

- آنائی کے آدم خور وحشی
- زندہ ممی
- فرار ہونے کے بعد
- خوفناک کہانیاں
- ہیبت ناک افسانے
- ہوگرہالی کا آدم خور
- جہنم سے فرار
- ناقابلِ فراموش

آغاز

اس ہوش رُبا داستان کا آغاز ماہ جون ۱۹۳۵ء سے ہوتا ہے۔ اُن دنوں میں جنوبی امریکہ میں اپنے کاروبار کے سلسلے میں مقیم تھا۔ بعض ذاتی معاملات نمٹانے کے لئے مجھے چھ ماہ کے لئے انگلینڈ آنا پڑا، چنانچہ اپنی بیوی کو میں نے کاروبار کی نگرانی کے لئے وہیں چھوڑا اور انگلینڈ آگیا۔ انگلینڈ پہنچتے ہی سب کام چھوڑ کر میں سب سے پہلے اپنے پرُانے دوست اور عظیم سراغ رساں ہرکول پوئرو سے ملنے گیا۔

اپنی پرُانی رہائش گاہ ترک کر کے اب وہ نہایت خوب صورت فلیٹ میں منتقل ہوگیا تھا۔ مجھے دیکھتے ہی اس کا چہرہ خوشی سے دمک اٹھا۔

"آہ ——— میرے عزیز دوست ہاسٹنگ ——— کیا تم ہو؟"

میں نے غور سے اس کے چہرے پر نظر ڈالی۔ اس کی صحت پہلے سے کہیں بہتر تھی۔ عجیب بات یہ تھی کہ بوڑھا ہونے کی بجائے وہ جوان نظر آتا تھا۔ چھ ماہ بیشتر جس

حالت میں میں اُسے چھوڑ گیا تھا، وہ اسی طرح تر و تازہ اور چاق و چوبند دکھائی دیا۔

"پوترو،" میں نے حیرت سے کہا "تم پہلے سے بہت صحت مند نظر آ رہے ہو۔ تعجب ہے کہ تمہاری عمر میں ایک دن کا اضافہ بھی نہیں ہوا۔ آخری بار جب میں تم سے ملا تھا تو مجھے یاد ہے کہ تمہارے سر میں چند سفید بال بھی تھے۔"

"بے شک تھے ——" اس نے تسلیم کیا —— "پھر؟"

"میرے کہنے کا مطلب یہ ہے کہ تمہارے بال بجائے سفید ہونے کے مزید سیاہ ہوتے جا رہے ہیں؟"

"معلوم تو ایسا ہی ہوتا ہے۔"

"مگر —— مگر یہ بات تو سائنسی طور پر ناممکنات میں سے ہے ——" میں نے حیرت سے کہا۔

"قطعی نہیں۔"

"لیکن یہ ایک غیر معمولی بات ضرور ہے —— بلکہ غیر فطری۔"

"میرے عزیز دوست ہاسٹنگ تمہارا ذہن ابھی تک ویسا ہی سادہ ہے جو شروع سے چلا آتا ہے۔ برسہا برس کی گردشِ لیل و نہار بھی اس پر اثر انداز نہیں ہو سکی۔ تم پہلے ایک حقیقت کو جانچتے ہو اور پھر اسی دم بغیر سوچے سمجھے اپنی طرف سے ایک خاص نظریہ اس بارے میں فرض کر لیتے ہو۔"

میں حیرت سے معمّا بنا ہوا اس کی جانب دیکھتا رہا۔ پھر وہ کچھ کہے بغیر اُٹھا اور اپنی خواب گاہ میں چلا گیا۔ جب وہ واپس آیا تو اس کے ہاتھ میں ایک شیشی تھی جو اس نے مجھے تھما دی۔ میں نے کچھ نہ سمجھتے ہوئے شیشی لے لی۔ اس پر لکھا تھا۔

"ریوپوٹ ——— بالوں کو ان کی اصلی ہیئت پر لانے میں بے مثال چیز۔"

"پوئرو! تم نے خضاب کا استعمال شروع کر دیا ہے!" میں حیرت سے اپنی آواز دبا نہ سکا۔

"آہ ——— اب تمہارے ذہن کی گرہ کھلنے لگی ہے۔" اس نے ہنس کر جواب دیا۔

"خوب ——— خوب ——— یہی سبب ہے جو تمہارے بال پہلے کی نسبت اب کہیں زیادہ سیاہ نظر آتے ہیں۔"

"قطعی۔"

"میرا خیال ہے کہ جب آئندہ میں تم سے ملنے کے لئے انگلینڈ آؤں گا تو شاید تمہاری یہ شاندار مونچھیں بھی مصنوعی ہوں گی ——— یا اب بھی یہ مونچھیں نقلی ہی ہیں۔"

اس فقرے پر پوئرو چونک اُٹھا۔ اپنی مونچھوں کے بارے میں اس کی احتیاط کا یہ عالم تھا کہ لباس کے بعد وہ زیادہ توجہ ان مونچھوں پر دیتا تھا۔ اور بڑے فخر سے کہا کرتا تھا کہ جیسی مونچھیں اس کی ہیں ویسی سارے لندن میں کسی کی نہیں۔"

"نہیں، نہیں ——— خدا ایسا دن کبھی نہ لائے کہ مجھے نقلی مونچھیں لگانی پڑیں نقلی مونچھیں ——— توبہ ——— توبہ ———"

یہ کہہ کر اس نے اپنی مونچھوں کے سرے مروڑ کر نوکیلے کر لئے اور زور زور سے کھینچ کر میرے اندیشے کی تردید کر دی۔

میں نے پھر اپنے عزیز دوست سے پوچھا کہ آیا وہ سراغ رسانی کا پیشہ ترک کر چکا ہے یا کبھی کبھی کوئی کیس اُسے اپنی جانب راغب کر لیتا ہے۔

اس سوال وہ مسکرایا اور بولا ——— "شاید میری تقدیر میں آرام کرنا لکھا ہی نہیں ہے۔

جب بھی آخری بار یہ طے کرتا ہوں کہ اب کوئی کیس نہیں لوں گا اُسی وقت کوئی نہ کوئی واردات وقوع پذیر ہوتی ہے ——— ہزار بار ایسا ہو چکا ہے۔"

میں ہنس پڑا ——— وہ پھر کہنے لگا ——— "میں سچ کہہ رہا ہوں۔ ہر بار میں عہد کر لیتا ہوں کہ بس یہ آخری ہے، لیکن نہیں ——— فوراً ہی کوئی قتل نمودار ہو جاتا ہے اور مجھے تسلیم کرنا پڑے گا کہ اگر میں اپنی کھوپڑی کو استعمال نہ کروں تو یہ خود مجھے استعمال کرنے لگے گی، لہٰذا ریٹائر ہونے کا سوال ہی عبث ہے۔"

"بے شک۔ بے شک ——— لیکن میرا خیال ہے کہ آج کل تو تمہیں کوئی معروفیت نہیں ؟"

پوئرو نے فوراً ہی میرے سوال کا جواب نہیں دیا۔ چند لمحے بعد وہ بولا۔

"جونہی میں نے سنا کہ تم انگلینڈ آ رہے ہو۔ میں نے اپنے دل میں کہا کہ اب کچھ نہ کچھ ہو کر رہے گا۔ اس سے پہلے بھی ہم اکٹھے ہی کام کرتے رہے ہیں اور اب بھی ایسا ہی ہو گا۔"

پھر اس نے حالتِ جوش میں ہاتھوں کو جنبش دی اور کہا۔ "کوئی ایسا واقعہ جو نہایت پیچیدہ ہو ——— چکرا دینے والا ——— "

"خوب ———" میں نے مسکراتے ہوئے کہا ——— "کیا کوئی آثار نمودار ہوئے ہیں؟"

"آہ ——— آثار ؟ کم از کم ———" اس نے فقرہ نامکمل چھوڑ دیا۔ اس کی کشادہ پیشانی پر غور و فکر کی لکیریں نمودار ہوئیں۔ کچھ سوچتے ہوئے وہ آہستہ سے بولا ——— "میں یقینی طور پر تو نہیں کہہ سکتا لیکن ——— "

اس کے لہجے میں کوئی خاص بات ایسی تھی جس نے مجھے مخمصے میں مبتلا کر دیا۔ اس کی پیشانی پر غور و فکر کی شکنیں گہری ہوتی جا رہی تھیں۔

اچانک ـــــــ کسی فیصلے پر پہنچ کر اس نے آہستہ سے اپنا سر کئی بار ہلایا اور اُٹھ کر اُس میز کی طرف گیا جو کھڑکی کے ساتھ ہی رکھی تھی۔ میز پر سے اس نے ایک کاغذ اُٹھایا اور آہستہ آہستہ چلتا ہوا میرے قریب آیا۔ یہ ایک خط تھا جسے اس نے پہلے خود پڑھا پھر میری جانب بڑھا دیا۔

"میرے دوست ذرا بتاؤ تو اس خط کے بارے میں تمہارا کیا خیال ہے ؟"

میں نے دلچسپی کے ساتھ یہ خط لے لیا۔ ایک نہایت مضبوط اور قیمتی کاغذ پر نہایت صاف ستھرے ٹائپ حروف میں یہ عبارت تحریر تھی۔

"مسٹر ہرکول پوئرو! اپنے بارے میں آپ کو یہ غلط فہمی ہے کہ آپ اُن پُراسرار واردتوں کا سراغ لگانے میں کمال رکھتے ہیں جو ہماری برطانوی پولیس کے موٹے دماغوں کے لئے مشکل ثابت ہوتی ہیں۔ مسٹر تیس مار خان پوئرو! ذرا دیکھیں تو سہی کہ آپ کتنے پانی میں ہیں اور آپ کی مشہور و معروف کھوپڑی میں عقل کا کتنا ذخیرہ ہے۔ شاید یہ میوہ آپ کے لئے اتنا ذائقہ دار نہ ہو ـــــــ بلکہ لوہے کے چنے ثابت ہوگا۔ خیر اس ماہ کی اکیس تاریخ کو ذرا قصبہ انڈوور ANDOVER کی سیر کر آیئے ـــــــ فقط

وغیرہ وغیرہ۔ اے، بی، سی"

میں نے لفافے کی پُشت پر نظر ڈالی۔ پتہ بھی ٹائپ کیا ہوا تھا اور جب میں نے ڈاک خانے کی مُہر دیکھنے کے لئے لفافہ پلٹا تو پوئرو نے کہا۔

"مُہر ڈبلیو، سی، آئی کی ہے۔ خیر، خط کے بارے میں تمہاری کیا رائے ہے ؟"

"کسی دیوانے کی حرکت ہے اور کیا کہا جا سکتا ہے۔" میں نے خط اُسے واپس دیتے ہوئے کہا۔

"بس یہی رائے ہے جو تم اس خط کے بارے میں دیتے ہو؟"

"تو کیا تمہیں یہ کسی پاگل کی حرکت معلوم نہیں ہوتی؟"

"ہاں ـــــ میرے دوست، معلوم تو ہوتی ہے۔"

اس کا لہجہ اتنا سنجیدہ تھا کہ مجھے مزید تجسس ہوا ـــــ "پوئرو، تم اس خط کے بارے میں کوئی سنجیدہ رائے رکھتے ہو؟"

"آہ ـــــ میرے دوست ایک پاگل شخص کے ساتھ سوائے سنجیدگی کے اور کیا سلوک کیا جا سکتا ہے مگر ایک پاگل شخص نہایت خطرناک چیز ہے ـــــ"

"ہاں ـــــ یہ سچ ہے ـــــ میں نے معاملے کے اس پہلو پر غور نہ کیا تھا، لیکن میرا مطلب یہ تھا کہ اس کی حیثیت محض ایک احمقانہ مذاق سے زیادہ اور کچھ نہیں۔"

پوئرو نے مشتبہ انداز میں اپنا سر ہلایا، لیکن زبان سے کچھ نہ کہا۔

"تم نے اس بارے میں کیا کارروائی کی ہے۔" میں نے دریافت کیا۔

"کر ہی کیا سکتا ہوں؟ انسپکٹر باپ کو یہ خط میں نے دکھایا تھا۔ جو رائے تم نے ظاہر کی ہے وہی رائے اُس کی ہے۔ یعنی ایک احمقانہ مذاق۔ اسکاٹ لینڈ یارڈ میں خود انہیں روزانہ ایسے خطوط ملتے ہیں ـــــ مجھے بھی میرا حصّہ ملا ہے ـــــ"

"لیکن تم تو اس خط کے بارے میں سنجیدگی سے سوچ رہے ہو۔"

پوئرو نے آہستہ سے جواب دیا "ہاسٹنگ ـــــ اس خط میں کوئی بات ایسی ضرور ہے جسے میں پسند نہیں کرتا ـــــ جسے میں پسند نہیں کرتا ـــــ"

اس کے لہجے نے مجھے اور متاثر کیا ـــــ "کیا؟"

اس نے نفی میں سر ہلایا اور خط اُٹھا کر میز کی دراز میں رکھ دیا۔

"اگر تمہیں اس خط کے بارے میں کوئی خاص اندیشہ ہے اور تم اسے واقعی کوئی سنجیدہ حرکت قرار دیتے ہو تو پھر بھی تم اس پر کوئی کارروائی نہیں کر سکتے؟" میں نے پوچھا۔

"مگر سوال تو یہ ہے کہ کیا کیا جائے؟ کاؤنٹی پولیس بھی یہ خط دیکھ چکی ہے اور وہ بھی اسے اہمیت دینے کو تیار نہیں۔ خط پر انگلیوں کے نشانات موجود نہیں اور نہ کوئی ایسا سراغ ہے جس کی بنیاد پر اسے ٹائپ کرنے والے کا پتہ چلایا جا سکتا ہو۔"

"درحقیقت یہ تمہاری چھٹی حس ہے جو تمہیں پریشان کیے ہوئے ہے؟"

"نہیں۔ نہیں ـــــ کوئی حس نہیں ـــــ یہ لفظ ہی بے معنی ہے ـــــ یہ میرا علم ـــــ میرا تجربہ ہے جو مجھے بتاتا ہے کہ اس خط میں کوئی نہ کوئی ـــــ" فقرہ نامکمل چھوڑ کر اس نے دوبارہ اپنا بھینسا سر ہلایا اور کہا۔

"کچھ نہیں کیا جا سکتا ـــــ کچھ نہیں کیا جا سکتا ـــــ بس وقت کا انتظار کیا جائے۔"

"بہرحال اکیس تاریخ کو جمعہ ہے ـــــ" میں نے کہا۔ "اگر اُس روز انڈوور کے نزدیک نقب زنی کی کوئی زبردست واردات ہوئی تو پھر ـــــ"

"آہا ـــــ پھر تو یہ بہت ہی اطمینان بخش بات ہوگی ـــــ"

"اطمینان بخش؟" میں اُسے حیرت سے گھورنے لگا۔ اس موقع پر یہ لفظ مجھے اس کی زبان سے نہایت عجیب معلوم ہوا۔ پھر میں نے بطور احتجاج کہا ـــــ "نقب زنی کی واردات سنسنی خیز تو ہو سکتی ہے لیکن اسے اطمینان بخش تو کسی صورت میں نہیں کہا جا سکتا۔"

پوئرو نے زور سے اپنا سر ہلایا۔ "میرے دوست تم غلطی پر ہو۔ تم میرے کہنے کا مطلب ہی نہیں سمجھے۔ اس خط کی نسبت میرے دل میں جو خدشہ جاگا ہوا ہے اس کو محسوس

کرتے ہوئے نقب زنی کی واردات نہایت اطمینان بخش معلوم ہوتی ہے۔"

"وہ خدشہ کیا ہے؟"

"قتل۔" ہرکول پوئرو نے آہستہ سے کہا۔

الیگزنڈر بوناپارٹ کسٹ (ALEXANDER BONAPARTE CUST) اپنی کرسی سے اُٹھا۔ اُس نے گرد و غبار سے اَٹے ہوئے کمرے میں ایک گھومتی ہوئی نظر دوڑائی۔ یہ غلیظ کمرہ اس کی خواب گاہ، طعام گاہ اور عام مصروفیات کا کام دیتا تھا۔ مسلسل چار گھنٹے سے وہ اس کرسی پر اکڑوں بیٹھا تھا۔ اس سے اپنی جھکی ہوئی کمر کو سیدھا کرنے کے لئے ایک انگڑائی لی اور پھر کمرے کی حالت غور سے دیکھنے لگا ——— الیگزنڈر بوناپارٹ کسٹ خاصا طویل القامت شخص نظر آتا تھا۔

دروازے کی پُشت پر ایک بوسیدہ سا اوور کوٹ ٹنگا ہوا تھا۔ کوٹ کی جیب میں ہاتھ ڈال کر اس نے گھٹیا سگرٹوں کا ایک پیکٹ اور ماچس نکالی۔ سگریٹ سلگا کر وہ دوبارہ اس میز کی طرف گیا جہاں وہ صبح سے بیٹھا تھا۔ کرسی پر بیٹھنے کے بعد اس نے میز کے ایک کونے سے ریلوے گائڈ اُٹھائی اور اس کی ورق گردانی کرنے لگا ——— پھر قریب ہی رکھا ہوا

ایک لمبا سا کاغذ اُٹھایا۔ اس کاغذ پر ناموں کی ایک ٹائپ شدہ فہرست درج تھی۔ وہ اس فہرست کو بغور دیکھتا رہا ـــــ جیسے کچھ سوچ رہا ہو ـــــ دفعتاً اُس نے اپنا قلم اُٹھایا اور فہرست کے ابتدائی ناموں میں سے ایک نام کے سامنے نشان لگا دیا۔

اُس روز ماہِ جون کی بیس تاریخ اور جمعرات کا دن تھا۔

پہلا قتل

پوئرو نے اُس پُراسرار گمنام خط کے بارے میں جو پیش گوئی کی تھی، سچ پوچھیے تو میں اس سے بڑا متاثر تھا، لیکن مجھے یہ اعتراف کرنا پڑے گا کہ اکیس تاریخ کی آمد تک یہ تاثر میرے ذہن سے قطعاً خارج ہو چکا تھا۔ اس پیش گوئی کی یاد اوّلین بار میرے ذہن میں اُس وقت تازہ ہوئی جب اسکاٹ لینڈ یارڈ کا چیف انسپکٹر مسٹر جاپ میرے دوست پوئرو سے ملنے کے لیے آیا۔ جاپ ہمارا پُرانا دوست تھا اور اکثر واردانوں میں ہمارے ساتھ کام کر چکا تھا۔ جب اس نے مجھے اچانک دیکھا تو خوشی کے مارے چلّا اُٹھا۔

"آہا ـــــ میرے وہم و گمان بھی نہ تھا کہ کپتان ہاسٹنگ امریکہ کے جنگلوں سے واپس آچکا ہے۔ میں نے تمہیں عرصے بعد مسٹر پوئرو کے ساتھ دیکھا ہے ـــــ خوب خوب تمہاری صحت بھی پہلے کے مقابلے میں بہت بہتر ہے، مگر ـــــ تمہارا سر گنجا ہوتا جا رہا ہے۔ بہرحال ہم سب کو اسی راستے سے گزرنا ہے۔"

جاپ کے یہ الفاظ سُن کر میں چونک اُٹھا ـــــــ میں نے تو کبھی اس پر غور ہی نہ کیا تھا کہ میرا سر آہستہ آہستہ بالوں سے بے نیاز ہوتا جا رہا ہے، چنانچہ میں نے سر پر ہاتھ پھیرا تو واقعی یوں محسوس ہوا جیسے بال پہلے کی نسبت بہت کم ہو گئے ہیں۔ جاپ نے پھر ایک قہقہہ لگا کر کہا۔

"اور عجیب بات تو یہ ہے کہ موسیو پوئرو روز بروز جوان ہو رہے ہیں، ذرا دیکھئے تو سہی یوں معلوم ہوتا ہے جیسے کسی اعلیٰ درجے کے خضاب کا مجسم اشتہار ہمارے سامنے موجود ہے، حالانکہ ان کو سب سے پہلے بوڑھا ہونا چاہیئے تھا۔ دنیا میں کسی جگہ کوئی واردات ہو جائے، موسیو پوئرو اس میں موجود ہوں گے ـــــــ ریلوں کی وارداتیں، ہوائی جہاز میں قتل، اعلیٰ سوسائٹی کے افراد کی اموات ـــــــ غرض کہ جدھر دیکھو موسیو پوئرو اپنی کھوپڑی کے ساتھ وہاں کسی نہ کسی سراغ کی تلاش میں مصروف ہوں گے ـــــــ اور میں تو اس پر بھی قطعی متعجب نہ ہوں گا اگر موسیو پوئرو اپنی موت پر بھی کسی "قاتل" کا سراغ لگاتے نہ پھریں ـــــ"

یہ کہہ کر اس نے ایک زوردار قہقہہ لگایا اور مجھے بھی مجبوراً اس کا ساتھ دینا پڑا۔

جاپ کے منہ سے پوئرو کے لئے موت کا لفظ سُن کر مجھے نہایت صدمہ پہنچا، ہر چند کہ یہ بات اس نے بے تکلفانہ طور پر کہی تھی، لیکن پھر بھی مجھے پوئرو سے ایسی دلی محبت تھی کہ ناگواری کے اثرات میرے چہرے پر نمودار ہوئے بغیر نہ رہ سکے ـــــــ جاپ نے میرے چہرے سے ان جذبات کا اندازہ لگا کر گفتگو کا رُخ پلٹ دیا اور مجھ سے مخاطب ہو کر اچانک بولا۔

"ارے ہاں ہاسٹنگ! کیا تم نے اُس گمنام خط کے بارے میں بھی کچھ سُنا ہے جو چند دن قبل پوئرو کو موصول ہوا ہے؟"

"میں نے گذشتہ روز ہی وہ خط ہاسٹنگ کو دکھایا ہے۔" پوئرو نے کہا۔

"بے شک۔" میں نے جواب دیا۔ "خدا کی پناہ وہ تو میرے ذہن سے بالکل نکل چکا ہے ـــــ کیا تاریخ لکھی تھی اس میں؟"

"اکیس ۲۱ ـــــ" جاپ نے کہا ـــــ "اور میں اسی لئے تو آیا ہوں۔ کل اکیس ۲۱ تاریخ تھی اور محض اپنے تجسّس کو ختم کرنے کے لئے میں نے گزشتہ روز انڈور فون بھی کیا تھا ـــــ کوئی خاص حادثہ پیش نہیں آیا ـــــ اے صاحب میں نے تو پہلے ہی موسیو پوئرو سے کہہ دیا تھا کہ یہ کسی احمق نے مذاق کیا ہے۔ ہمارا مہین دوست خواہ مخواہ اس بے ہودہ خط کے بارے میں پریشان رہا ـــــ"

"بے شک اس بارے میں مجھے بڑی تشویش تھی۔" پوئرو نے بڑی صفائی سے تسلیم کیا۔ اس قسم کے سینکڑوں خطوط روزانہ اسکاٹ لینڈ یارڈ میں موصول ہوتے ہیں۔ بعض لوگ جنہیں کچھ کام کاج نہیں ہوتا وہ اسی طرح کے مذاق کیا کرتے ہیں ـــــ" جاپ نے مزید تشریح کی۔

"بلاشبہ میں نے بڑی حماقت کی جو اس خط کو اتنی اہمیت دی۔" پوئرو نے کہا۔

"چلو خیر جمع کا بھولا شام کو گھر آجائے تو اُسے بھولا نہیں کہنا چاہیئے ـــــ خدا تمہاری حالت پر رحم کرے ـــــ" جاپ نے قہقہہ لگا کر کہا۔ "میں دراصل ایک خاص کام کے لئے اس طرف آیا تھا ـــــ چوری شدہ زیورات وصول کرنے تھے ـــــ میں نے سوچا راستے میں تم سے ملتا جاؤں۔ افسوس کہ تمہاری کھوپڑی اس مرتبہ بیکار ہی استعمال ہوئی۔"

اور ایک زبردست قہقہے کے ساتھ انسپکٹر جاپ ہمیں الوداع کہہ کر چلا گیا۔

اس کے جانے کے بعد چند لمحے تک خاموشی طاری رہی۔ پھر پوئرو بولا۔ "ہمارا پرانا دوست جاپ ابھی تک نہیں بدل سکا۔ اس کی جسمانی کیفیت جوں کی توں ہے۔"

"جہنّم میں جائے وہ۔" میں نے غصّے سے کہا۔ "یہ بتاؤ کیا میں واقعی گنجا ہوتا جا رہا ہوں"

"بالکل نہیں ـــــــ بالکل نہیں۔"

"پوئرو، تم مجھے خواہ مخواہ دلاسا دے رہے ہو۔ خدا کی پناہ، جنوبی امریکہ کی گرمی کیا ہے، دوزخ ہے دوزخ ـــــــ شاید یہی سبب ہے کہ میرے سر کے بال جھڑ گئے ہیں۔ بہرحال میں واپس جاتے ہوئے کوئی اچھا سا ہیئر ٹانک لیتا جاؤں گا ـــــــ"

"ضرور ـــــــ ضرور ـــــــ"

"اور جہاں تک اس کم بخت انسپکٹر جاپ کا تعلق ہے، اس شخص میں لطیف مذاق کی ذرّہ برابر بھی حس موجود نہیں ـــــــ انتہائی بدتمیزی سے جو منہ میں آتا ہے بکتا چلا جاتا ہے۔ اس شخص کا مذاق بالکل ایسا ہی ہے جیسے کوئی شخص کرسی پر بیٹھنے کا ارادہ کرے اور چپکے سے کرسی کھینچ لی جائے اور وہ بے چارہ دھڑام سے فرش پر جا پڑے ـــــــ"

یہ حادثہ ہی ایسا ہے کہ اکثر لوگ اپنی ہنسی نہیں روک سکتے۔" پوئرو نے دلیل دی۔

"مگر ہے تو یہ نہایت بے ہودگی ـــــــ" میں نے جل کر کہا۔

"اس شخص کے نقطۂ نظر کے مطابق واقعی بے ہودگی ہے جو کرسی پر بیٹھنے کے ارادے سے گرا ہو ـــــــ"

"خیر۔ خیر۔" میں نے لاجواب ہو کر کہا ـــــــ "چھوڑو اس قصّے کو ـــــــ مجھے تو رنج ہے کہ وہ گمنام خط کوئی تماشا نہ دکھا سکا۔"

"بلاشبہ اس خط کے متعلق میرا اندازہ غلط نکلا ـــــــ مگر ـــــــ بہرحال اس میں کوئی بات ایسی ضرور تھی جس پر مجھے تشویش ہوئی۔ افسوس کہ میں احمق ہوتا جا رہا ہوں ـــــــ مجھے اب کچھ سُجھائی نہیں دیتا۔"

دفعتاً ٹیلی فون کی گھنٹی بجی ـــــ پوئرو جواب دینے کے لئے اُٹھا۔

"ہیلو ـــــ" اُس نے ماؤتھ پیس میں کہا ـــــ "ہیلو، ہاں ہاں ـــــ میں ہرکوئل پوئرو ہی بول رہا ہوں۔"

وہ ایک دو منٹ تک ریسیور کان سے لگائے سنتا رہا ـــــ اور پھر میں نے دیکھا کہ اس کا چہرہ متغیّر ہوا ـــــ دوسری طرف سے بولنے والے کے جواب میں وہ اپنی طرف سے نہایت مختصر جملہ بولتا جاتا تھا۔

" ـــــــــــ "

"ہاں بے شک ـــــ "

" ـــــــــــ "

"مگر ہاں، ہم آرہے ہیں ـــــ "

" ـــــــــــ "

"قدرتی بات ہے ـــــ "

" ـــــــــــ "

ممکن ہے یہ ایسے ہی ہو جیسے آپ نے کہا ہے۔"

" ـــــــــــ "

"ہاں ـــــ میں اسے اپنے ساتھ ہی لاؤں گا ـــــ "

اس مختصر بات چیت کے بعد اس نے ٹیلی فون بند کر دیا ـــــ اور پلٹ کر میری جانب آیا۔

"انسپکٹر جاپ ٹیلی فون پر بول رہا تھا، ہاسٹنگ!"

"ہیں ؟ "

"وہ ابھی ابھی یارڈ میں واپس پہنچا ہے ـــــــ اور اُسے انڈوور سے آیا ہوا ایک پیغام موصول ہوا ہے ـــــــ"

"انڈوور سے ؟" حالت اضطراب میں مَیں ایک دم چلّا اُٹھا۔

پوئرو آہستہ سے کہنے لگا ـــــــ "ایک بوڑھی عورت جس کا نام آسچر تھا، مُردہ پائی گئی ہے ـــــــ یہ عورت اپنی چھوٹی سی دُکان پر سگریٹ اور اخبار بیچا کرتی تھی"

اس خبر سے میرا سارا جوش اور اضطراب آپ ہی آپ ختم ہو گیا ـــــــ پہلے پوچھئے تو انڈوور کا نام سنتے ہی میں کسی عظیم واردات کا تصوّر باندھ چکا تھا لیکن اس کی بجائے ایک عمر رسیدہ عورت کا قتل جو سگریٹ اور اخبار کرتی تھی، ایک غیر دلچسپ اور معمولی کیس معلوم ہوتا تھا۔

پوئرو اپنی اُسی آہستہ اور سنجیدہ آواز میں کہہ رہا تھا۔

"انڈوور پولیس کو یقین ہے کہ یہ واردات جس شخص کے ہاتھوں وقوع پذیر ہوئی ہے، وہ اُس پر ہاتھ ڈال سکتی ہے۔"

ان الفاظ کے ساتھ ہی اس کیس کے ساتھ جو تھوڑی بہت دلچسپی پیدا ہوئی تھی، وہ بھی اپنی موت آپ مر گئی۔ پوئرو نے مزید بتایا۔

"ایسا معلوم ہوتا ہے کہ اس واردات کا ذمہ دار اس عورت مسز آسچر کا خاوند ہی ہے۔ ان دونوں کے تعلقات عرصے سے نہایت کشیدہ چلے آتے تھے۔ عادی شرابی تھا اور کبھی حد سے گزر جاتا تھا ـــــــ اور اسی شراب کے لئے وہ اپنی بیوی کو تنگ کیا کرتا تھا اور اس سے جبراً رقم لے جاتا تھا ـــــــ اور اس نے کئی مرتبہ اپنی بیوی کو جان

سے مار ڈالنے کی دھمکیاں دیں تھیں۔

"بہر حال جو کچھ حادثہ پیش آیا ہے، اس کو دیکھتے ہوئے پولیس یہ چاہتی ہے کہ وہ ایک مرتبہ پھر اس گمنام خط کا معائنہ کرے جو مجھے ملا ہے۔ میں نے کہہ دیا ہے کہ تم اور میں فوراً انڈوور پہنچ رہے ہیں ——— "

پوئرو کی اس اطلاع سے مجھے تھوڑی بہت دلچسپی ضرور پیدا ہوئی ——— یہ واردات جیسی کچھ غیر دلچسپ تھی، اس سے انکار نہیں لیکن بہر حال ایک واردات تھی اور مجھے بھی پوئرو کے ساتھ مل کر کسی واردات کی تفتیش کئے ہوئے عرصہ بیت چکا تھا۔ انڈوور کی جانب روانہ ہوتے ہوئے پوئرو نے کچھ کہا۔ اس پر میں نے کوئی خاص توجہ نہ دی تھی، البتہ جو الفاظ کان میں پڑ گئے تھے، ان کی اہمیت بعد کے حالات سے ثابت ہوئی۔

"میرے دوست! یہ آغاز ہے۔" ہرکول پوئرو نے کہا تھا۔

مقتولہ

انڈوور پہنچنے کے بعد ایک کشیدہ قامت پولیس افسر نے مسکراتے ہوئے ہمارا استقبال کیا۔ اس کا نام انسپکٹر گلن تھا۔ واردات کی اگر پوری تفصیل بیان کی جائے تو یہ بہت طویل ہوگی، لہٰذا میں مختصر طور پر چند چند موٹی موٹی باتیں لکھتا ہوں۔

واردات کی دریافت کا سہرا پولیس کانسٹیبل ڈوور کے سر تھا جس نے ۲۲ تاریخ کی رات کو ایک بجے لاش دیکھی تھی۔ گشت کرتے ہوئے جب وہ اس دکان کے قریب پہنچا اور یہ دیکھنے کے لئے کہ دروازہ بند ہے یا کھلا، دروازے کو ہلکا سا دھکا دیا تو وہ فوراً کھل گیا۔ اُسے تشویش ہوئی اور وہ دکان میں داخل ہوگیا تو اسے محسوس ہوا کہ دکان خالی پڑی ہے۔ جب اس نے ٹارچ کی مدد سے چاروں طرف دیکھا تو کاؤنٹر کے نیچے عورت کی لاش اوندھی پڑی دکھائی دی۔ پولیس سرجن جب موقع واردات پر پہنچا تو اس نے یہ معلوم کیا کہ عورت کے سر کی پشت پر کوئی وزنی شے مار کر اُسے ہلاک کیا گیا ہے۔ اور قاتل نے یہ وار

غالباً اُس وقت کیا جب مقتولہ کاؤنٹر کی طرف پشت کئے کھڑی سگرٹوں کی شیلف سے کوئی پیکٹ نکال رہی ہوگی اور موت لاش کی دریافت سے غالباً سات سے نو گھنٹے قبل واقع ہو چکی تھی۔

"لیکن بہرحال پولیس سرجن کے اندازے کے علاوہ موت کا وقت ہم اس سے بھی پہلے معلوم کر چکے ہیں۔" انسپکٹر گلن نے بیان کیا۔ "ہمیں ایک شخص کی شہادت دستیاب ہوئی ہے جو دکان میں پانچ بج کر تیس منٹ پر داخل ہوا اور اس نے مسز آسچر سے تمباکو خریدا تھا۔ اس کے بعد ایک دوسرا شخص بھی دکان میں گیا تھا۔ اور اس دوسرے شخص کا بیان ہے کہ جب وہ دکان میں داخل ہوا تھا تو مسز آسچر وہاں موجود نہ تھی یا اُسے نظر نہ آئی، اور وقت کے متعلق اُس کا خیال ہے کہ چھ بج کر پانچ منٹ ہوئے تھے، لہٰذا ان بیانات سے یہ ثابت ہوا کہ مسز آسچر کی موت ساڑھے پانچ اور چھ بج کر پانچ منٹ کے درمیان واقع ہوئی۔ ابھی تک مجھے کسی ایسے شخص کی شہادت نہیں مل سکی ہے جس نے آسچر (مقتولہ کا خاوند) کو دکان میں داخل ہوتے دیکھا ہو۔ یا وہ آس پاس پھرتا ہوا دیکھا گیا ہو۔ بہرحال ابھی تک ہمیں بہت سی معلومات حاصل نہیں ہوئی ہیں لیکن یہ معلوم ہے کہ یہ شخص آسچر نو بجے تھری کراؤن کے شراب خانے میں دیکھا گیا اور وہ شراب کے نشے میں بُری طرح غرق تھا ——— اس کے بعد پتہ نہیں وہ کدھر گیا ——— بہرحال اگر وہ ہمیں مل گیا تو اُسے مشتبہ طور پر نظر بند کیا جائے گا۔"

"اس شخص کے عادات و خصائل کچھ اچھے نہیں۔ کیوں انسپکٹر؟" پوئرو نے پوچھا۔

"نہایت بدذات شخص ہے ——"

"اور وہ اپنی بیوی کے ساتھ نہیں رہتا تھا؟"

"جی نہیں ـــــــ کئی سال ہوئے وہ دونوں علیحدہ ہو گئے تھے ـــــ قومیت کے اعتبار سے آسچر جرمن ہے۔ کسی زمانے میں وہ ہوٹلوں میں ویٹر کا کام کیا کرتا تھا، لیکن اُسے شراب کی لت پڑ گئی۔ اور آہستہ آہستہ اس کی حالت ایسی گری کہ ملازمت کے قابل بھی نہ رہا۔ مسز آسچر نے خود کام دھندا شروع کر دیا۔ آخری جگہ وہ باورچن کی حیثیت سے ملازم ہوئی تھی۔ اس کی مالکہ مس روز ایک عمر رسیدہ اور نیک خاتون تھی۔ بیچاری مسز آسچر کو جو تنخواہ ملتی اس کا بیشتر حصہ اس کا خاوند لے جاتا اور شراب کی نذر کر دیتا اور چند روز بعد پھر آجاتا اور روپے کا تقاضا کرتا۔ مسز آسچر جہاں بھی ملازمت کرتی، اس کا شرابی خاوند وہیں جا پہنچتا اور اُسے ناجائز تنگ کرتا ـــــــ اس سے پیچھا چھڑانے کے لئے مسز آسچر نے گرینج میں مس روز کے ہاں نوکری کر لی ـــــ انڈوور سے گرینج تین میل کے فاصلے پر ہے۔ اور اس کا خاوند یہاں بآسانی نہ پہنچ سکتا تھا ـــــــ جب مس روز وفات پا گئیں تو مسز آسچر کے لئے بھی اچھی خاصی رقم وصیت کر گئی تھیں، چنانچہ مقتولہ نے اس رقم سے انڈوور میں سستے سگرٹوں اور چند اخباروں کی ایک چھوٹی سی دکان کھول لی۔ اس دکان سے اسے اتنے پیسے ضرور مل جاتے تھے کہ گزارہ بخوبی ہو جاتا تھا، لیکن اس کا خاوند کبھی کبھار آنکلتا تھا اور اسے گالیاں دیا کرتا اور مقتولہ اُسے کچھ دے دلا کر اپنا پیچھا چھڑاتی تھی ـــــ اور اُسے باقاعدگی سے ہر ہفتے پندرہ شلنگ کی رقم دیا کرتی تھی ـــــ"

"اُن کا کوئی بچہ بھی ہے؟" پوئرو نے دریافت کیا۔

"نہیں ـــــ البتہ مسز آسچر کی ایک بھانجی ضرور ہے ـــــ اوورٹن کے نزدیک ہی کسی گھر میں وہ ملازمہ ہے اور بڑی سمجھدار لڑکی معلوم ہوتی ہے۔"

"آپ نے کہا ہے کہ یہ شخص آسچر اپنی بیوی کو دھمکیاں بھی دیا کرتا تھا؟"

"یہ صحیح ہے۔" انسپکٹر نے جواب دیا۔ "یہ شخص آسپجر جب شراب کے نشے میں دُھت ہوتا تھا تو ایک عذاب بن جاتا تھا ـــــ پھر وہ بیچاری عورت کو سینکڑوں گالیاں برسرِ عام دیتا اور قسمیں کھا کھا کر اعلان کرتا کہ کسی روز وہ اس کا سر کچل ڈالے گا ـــــ خدا کی پناہ ـــ بے چاری مسز آسپجر نے بڑی تلخ زندگی بسر کی ہے۔"

"مقتولہ کس عمر کی تھی؟"

"ساٹھ برس کے قریب ـــــ نہایت محنتی اور خوددار عورت تھی۔"

"پوئرو نے پُراہم لہجے میں کہا ـــــ "انسپکٹر صاحب! آپ کی رائے میں کیا اسی شخص آسپجر نے یہ جرم کیا ہے؟"

انسپکٹر گلگن کھانستے ہوئے بولا ـــــ "ابھی وثوق سے کچھ کہنا قبل از وقت ہے مسٹر پوئرو لیکن میں فریزر آسپجر سے یہ سننا ضرور پسند کروں گا کہ گزشتہ شام اس نے کہاں گزاری اگر وہ ہمیں مطمئن کر دے گا تو پھر ٹھیک ہے ـــــ ورنہ ـــــ "

"دکان سے کوئی شے گم تو نہیں پائی گئی؟"

"کچھ نہیں ـــــ روپیہ جوں کا توں موجود رہا۔ اسے چھیڑا تک نہیں گیا ـــــ بہرحال چوری کی کوئی علامت معلوم نہیں ہوتی۔"

"آپ کا خیال یہ ہے کہ یہ شخص آسپجر شراب کے نشے میں دکان میں آیا۔ اپنی بیوی کو گالیاں دیں اور آخر کار اس کے سر میں کوئی وزنی شے مار کر اُسے ہلاک کر دیا۔"

"بلاشبہ واردات کا یہی صحیح حل ممکن ہے ـــــ لیکن جناب مجھے یہ اعتراف کرنا پڑے گا کہ وہ گمنام خط جو آپ کو ملا ہے اُسے ایک نظر دیکھنا ضروری ہے۔ میں سوچ رہا ہوں کہ کیا یہ ممکن نہیں کہ اس شخص آسپجر نے یہ خط تحریر کیا ہو۔"

پوئرو نے خط نکال کر انسپکٹر کو دیا اور اس نے گہرے غور و فکر کے ساتھ اسے پڑھا:

"یہ آسچر کی تحریر معلوم نہیں ہوتی۔" آخر کار وہ بولا۔ "مجھے شک ہے کہ آسچر جیسا جاہل شخص ایسی طنزیہ تحریر کا مالک ہو، اور کم از کم "ہماری برطانوی پولیس" کے فقرے میں جو لفظ "ہماری" ہے، وہ صاف چغلی کھا رہا ہے کہ یہ طنز آسچر جیسے ذہن کی پیداوار نہیں۔ وہ شخص تو اس قابل ہی نہیں کہ کبھی ایسا خط تصنیف کر سکے ——— اس کے ہاتھوں میں رعشہ ہے اور ظاہر ہے کہ وہ اتنی ہوشیاری سے یہ خط ٹائپ نہیں کر سکتا۔ کاغذ بھی اعلیٰ قسم کا ہے ——— اور پھر یہ بات کتنی عجیب ہے کہ خط میں اکیس تاریخ کا اعلان بھی کر دیا گیا ہے ——— ممکن ہے یہ اتفاق ہی ہو۔"

ہاں ——— بلاشبہ ایسا ہونا ممکن ہے۔" پوئرو نے تسلیم کیا ———

"لیکن مسٹر پوئرو ——— میں اس قسم کے اتفاقات کو پسند نہیں کرتا ——— یہ تو ہمارے لئے ذہنی کوفت بن جاتے ہیں۔"

انسپکٹر ایک دو منٹ تک خاموش رہا ——— اس کی پیشانی کی شکنیں اور نمایاں ہو گئیں۔

"اے، بی، سی ——— یہ اے، بی، سی کون مردود ہو سکتا ہے؟ آخر یہ کس شیطان کا نام ہے؟ شاید وہ لڑکی میری ڈوور (مقتولہ کی بھانجی) اس بارے میں ہمیں کچھ بتا سکے ——— نہایت پُراسرار بات ہے ——— بہر حال اس خط کے بارے میں تو میں شرط لگانے کے لئے بھی تیار ہوں کہ آسچر شرابی نے یہ خط ہرگز ٹائپ نہیں کیا۔

"کیا آپ کو مقتولہ کے ماضی کے بارے میں بھی کچھ پتہ چلا؟" پوئرو نے سوال کیا۔

"صرف اتنا کہ وہ ہمشائر میں پیدا ہوئی ـــــــ ابھی وہ نوعمر ہی تھی کہ لندن میں اس نے ملازمت کرلی۔ وہیں وہ آسپجر سے ملی اور دونوں کی شادی ہوگئی ـــــــ دورانِ جنگ میں ان کی بسر اوقات مشکل ہوگئی ـــــــ پھر بعض اختلافات نمودار ہوئے اور ۱۹۲۲ء میں وہ آسپجر سے علیحدہ ہوگئی ـــــــ اُن دنوں وہ لندن ہی میں تھے۔ بہرحال وہ اس سے پیچھا چھڑانے کے لئے انڈدور چلی آئی۔ لیکن آسپجر کو کسی ذریعے سے پتہ چل گیا اور وہ بھی اس کے پیچھے پیچھے چلا آیا ـــــــ اور شراب کے لئے روپیہ وصول کرتا رہا ـــــــ" ایک سپاہی کمرے میں داخل ہوا ـــــــ "ہاں برگس، کیا بات ہے؟"

"جناب وہ شخص آسپجر ہمیں مل گیا ہے۔"

"خوب ـــــــ یہیں لے آؤ اُسے ـــــــ کہاں تھا وہ؟"

"ریلوے اسٹیشن کے پاس ہی ایک ٹرک میں چھپا ہوا تھا۔"

"اچھا؟ خیر، لاؤ اُسے۔"

چند لمحے بعد فربہ آسپجر سپاہی کی معیت میں کمرے میں داخل ہوا۔ اپنی مکروہ شکل و شباہت اور شراب کے بے تحاشا استعمال کی بدولت وہ اچھا خاصا پاگل دکھائی دیتا تھا ـــــــ وہ بلند آواز سے پولیس والوں کو کبھی گالیاں دیتا ـــــــ کبھی رونے لگتا اور کبھی خوشامد پر اُتر آتا۔ کمرے میں داخل ہوتے ہی اس کا طیش اور بڑھ گیا ـــــــ اپنی چندھی آنکھوں سے اس نے باری باری ہم تینوں کے چہروں پر نظر دوڑائی۔

"تم نے مجھے کیوں پکڑا ہے؟ ـــــــ میں نے تو کچھ بھی نہیں کیا ـــــــ کچھ نہیں کیا ـــــــ مجھے خواہ مخواہ پکڑ کر یہاں لایا گیا ہے ـــــــ یہ اوّل درجے کی بدمعاشی ہے ـــــــ تم لوگ سُور ـــــــ ذلیل ـــــــ کُتّے ـــــــ" اچانک

اس کا ردّ یہ تبدیل ہو گیا ـــــــ "نہ، نہ، نہ ـــــــ میرا یہ کہنے کا مطلب یہ نہیں کہ ـــــــ اُف خدایا ـــــــ تم مجھ غریب اور بوڑھے پر یہ ظلم کیوں کر رہے ہو ـــــــ ہر شخص مجھے پریشان کرتا ہے ـــــــ آخر مجھ غریب نے کسی کا کیا بگاڑا ہے۔"

اور پھر اس نے بلند آواز میں باقاعدہ رونا شروع کر دیا۔

"آسچر ذرا سکون سے ہماری بات سُنو ـــــــ تم کیا بک رہے ہو ـــــــ میں تم پر کوئی الزام عائد نہیں کرتا ـــــــ اور بہرحال جب تک تم اپنی مرضی سے کوئی بیان دینا پسند نہ کرو تمہیں اس کے لئے مجبور نہیں کیا جا سکتا ـــــــ بہرحال اگر بیوی کے قتل میں تمہارا کوئی ہاتھ نہیں تو ـــــــ"

آسچر نے انسپکٹر کی بات کاٹ کر پاگلوں کی طرح چیختے ہوئے کہا۔

"میں نے اُسے قتل نہیں کیا ـــــــ یہ سب جھوٹ ہے ـــــــ یہ سب بکواس ہے ـــــــ تم انگریز لوگ بڑے سُور ہو۔ سب کے سب میری جان کے دشمن ہو رہے ہو ـــــــ میں نے اُسے کبھی نہیں مارا ـــــــ کبھی نہیں۔"

"تم اکثر اُسے ہلاک کرنے کی دھمکیاں دیتے رہے ہو۔"

"نہیں۔ ہرگز نہیں ـــــــ تم ان دھمکیوں کا اصل مطلب ہی نہیں سمجھتے ـــــــ ارے وہ صرف مذاق تھا ـــــــ مذاق ـــــــ ایسا مذاق میرے اور اس کے درمیان اکثر ہوا کرتا تھا ـــــــ وہ اسے بخوبی سمجھتی تھی۔"

"خیر، خیر، اب یہ بتاؤ کہ گذشتہ شام تم کہاں تھے۔"

"ہاں ـــــــ ہاں ـــــــ میں تمہیں سب بات بتاتا ہوں ـــــــ کل تو میں بیوی کی دکان

پر ہی نہیں گیا ـــــ میں اپنے دوستوں کے ساتھ رہا ـــــ پہلے ہم سیون سٹار کے شراب خانے میں بیٹھے رہے ـــــ پھر ہم ریڈ ڈاگ میں چلے گئے ـــــ"

پھر وہ تیزی سے بولنے کی کوشش کرنے لگا۔

"ڈک ولنوز بھی ـــــ وہ بھی میرے ساتھ تھا ـــــ اور کرڈی ـــــ اور جالیج اور پلاٹ اور بہت سے دوسرے یار دوست ـــــ یہ سب کے سب میرے ساتھ ہی رہے ـــــ ان سے پوچھ لو ـــــ میں تو کل دکان کے نزدیک ہی نہیں گیا ـــــ یہ بالکل سچ ہے جو میں تمہیں بتا رہا ہوں۔"

انسپکٹر نے سپاہی کو حکم دیا کہ اسے لے جاؤ اور حوالات میں بند کر دو۔

جب یہ بدنصیب آدمی کمرے سے باہر چلا گیا تو انسپکٹر گلن نے کہا ـــــ "میری سمجھ میں نہیں آتا کہ کیا کیا جائے ـــــ بہرحال جہاں تک اس خط کا تعلق ہے یہ حرکت آسچر کی معلوم نہیں ہوتی۔"

"اُن آدمیوں کے متعلق کیا خیال ہے جن کے ساتھ گذشتہ شام آسچر پھر تا رہا ہے؟"

"سب کے سب بدمعاش اور شرابی ہیں ـــــ میں جانتا ہوں لیکن مجھے اس میں شک نہیں کہ گذشتہ شام کا بڑا وقت آسچر نے انہی لوگوں کے ساتھ گزارا ہے ـــــ اب کیس کا دارومدار صرف اس شہادت پر ہے کہ آیا کسی شخص نے ساڑھے پانچ اور چھ بجے کے درمیان آسچر کو دکان کے قریب دیکھا ہے۔"

پوئرو نے پُرخیال انداز میں اپنا سر نفی میں ہلایا۔

"آپ کو یہ یقین کامل ہے کہ دکان سے کوئی شے اُٹھائی نہیں گئی؟"

انسپکٹر گلن نے اپنے کندھے سکوڑے اور بولا ـــــ "ابھی یقین سے کچھ نہیں کہا جا سکتا۔

لیکن دکان میں کیا قیمتی چیز تھی جو چرائی جاتی ؟ روپیہ سب کا سب محفوظ ہے۔ اسے چھیڑا بھی نہیں گیا ـــــــ ممکن ہے ایک یا دو پیکٹ سگریٹ اُٹھائے گئے ہوں، لیکن بہرحال دو پیکٹ سگریٹ کے لئے آپ کسی کو قتل نہیں کر سکتے ـــــــ "

"دُکان میں کوئی ایسی چیز تو نہیں پائی گئی جو ذرا عجیب سی ہو ـــــــ میرا مطلب یہ ہے کہ کوئی ایسی شے پائی گئی ہو جس کا وہاں موجود ہونا باعثِ حیرت ہو ؟"

"عجیب تو نہیں ـــــــ البتہ دکان میں ایک ریلوے گائڈ ضرور پائی گئی ہے۔"

"ریلوے گائڈ ؟"

"جی ہاں ـــــــ یہ کھُلی ہوئی تھی اور کاؤنٹر پر اس حالت میں رکھی تھی جیسے پڑھتے پڑھتے کسی نے اسے اُلٹا کر رکھ دیا ہو۔ یوں بھی کہا جا سکتا ہے کہ کوئی شخص انڈور سے جانے والی گاڑیوں کا وقت دیکھ رہا ہوگا، یا مقتولہ یا کوئی گاہک ـــــــ "

"مقتولہ اپنی دُکان پر اس قسم کی اشیاء بھی فروخت کے لئے رکھا کرتی تھی ؟"

"انسپکٹر نے انکار میں سر ہلایا ـــــــ "جی نہیں ـــــــ میں نے بتایا نا کہ معمولی سگرٹ اور چند اخباروں کے علاوہ دکان میں کچھ نہ تھا ـــــــ ان کے علاوہ ایک آنے قیمت کے ریلوے ٹائم ٹیبل بھی اس کے پاس تھے ـــــــ لیکن جہاں تک اس ریلوے گائڈ کا تعلق ہے، یہ اس کے پاس نہیں ہو سکتی ـــــــ یہ تو بہت قیمتی ہے۔ اور اسے کوئی بڑا اسٹیشنر ہی فروخت کے لئے رکھ سکتا ہے۔"

پوئرو کی آنکھوں میں ایک خاص چمک نمودار ہوئی۔ وہ تھوڑا سا آگے جھکا اور انسپکٹر سے پوچھا۔

"آپ کہتے ہیں ایک ریلوے گائڈ ملی ہے ؟ براہِ کرم یہ بتائیے کہ یہ گائڈ براڈشا کی

تھی ـــــ یا ـــــ "اے، بی، سی" کی ؟

انسپکٹر گلن کی آنکھوں میں بھی ایک چمک پیدا ہوئی۔

" خدا کی پناہ ـــــ " اس نے حیرت سے چلّا کر کہا ـــــ " یہ اے، بی، سی" ریلوے گائڈ تھی ـــــ "

ریلوے گائڈ

اس کیس سے مجھے صحیح معنوں میں دل چسپی اُس وقت ہوئی جب پہلی بار اے، بی، سی ریلوے گائڈ کا ذکر کیا گیا۔ اس سے پیشتر میں صرف رسمی طور پر پوئرو کے ساتھ ہو لیا تھا، ورنہ مجھے اس معمولی سی وارداتِ قتل سے قطعاً دل چسپی نہ تھی۔ جیسا کہ میں عرض کر چکا ہوں ایک ایسی عمر رسیدہ خاتون کا قتل جو معمولی سے قصبے میں سگرٹ اور اخبار فروخت کرتی تھی، عوام اور اخبارات کے لئے اپنے اندر کیا جاذبیت رکھتا تھا؟ میں خود اپنے دل میں اس گمنام خط کی اکیس تاریخ کو محض ایک اتفاق قرار دے چکا تھا اور مجھے انسپکٹر گلن کا بیان سن کر یہ یقین ہو چکا تھا کہ مسز آسچر اپنے شرابی اور بدکردار خاوند کی ظالمانہ روش کا شکار ہوئی ہے لیکن جب اے، بی، سی ریلوے گائڈ کا نام آیا تو میرے جسم میں جوش و اضطراب کی ایک لہر دوڑ گئی۔ اے، بی، سی ریلوے گائڈ کے لئے صرف یہ اشارہ کافی ہے کہ یہ ریلوے گائڈ بہت مفید ہے۔ اس میں انگلستان کے تمام ریلوے اسٹیشنز، کے نام حروف تہجی کے اعتبار سے درج ہیں۔

اور اسی خاصیت کی بنا پر یہ گائڈ اے، بی، سی گائڈ کے نام سے مشہور ہے۔

اب میرا دل گواہی دیتا تھا کہ موقع واردات پر اے، بی، سی ریلوے گائڈ کا پایا جانا اتفاقیہ ہرگز نہیں کہا جا سکتا؟ وہ واردات جسے میں معمولی کہہ کر ٹال رہا تھا، اب نئی کروٹ لے رہا تھا۔ اور ——— بار بار میرے ذہن میں یہی سوال چکر لگاتا کہ وہ کون پُراسرار شخص تھا جس نے مسز آسچر کو ہلاک کیا اور اے، بی، سی ریلوے گائڈ اپنے پیچھے چھوڑ گیا؟

انڈووَر کے پولیس اسٹیشن سے نکلنے کے بعد ہمارا سب سے پہلا کام یہ تھا کہ مُردہ خانے میں جا کر مسز آسچر کی لاش کا معائنہ کریں۔ جونہی میں نے لاش کے چہرے پر نگاہ ڈالی ایک عجیب قسم کی سرسراہٹ میرے جسم میں دوڑتی ہوئی محسوس ہوئی ——— مسز آسچر کا جھریوں دار چہرہ پُرسکون تھا جیسے وہ اپنی طبعی موت مری ہو۔

"بے چاری کو پتہ ہی نہ چلا کہ کس نے کس چیز سے اُسے ہلاک کیا ہے۔" ایک پولیس سارجنٹ نے کہا۔ "ڈاکٹر کیر کا بھی یہی خیال ہے۔ بڑی ہی نیک عورت تھی۔"

"اپنے وقت میں وہ بڑی حسین عورت رہی ہوگی۔" پوئرو نے کہا۔

"شاید۔ شاید۔" میں نے بے یقینی سے زیرِ لب کہا۔

"ہاں۔ ہاں ——— اس کے چہرے کی بناوٹ تو دیکھو، سر کی ساخت اور رخساروں کی لکیریں یہی ظاہر کرتی ہیں کہ وہ ایک حسین عورت تھی لیکن ———" اس نے ایک آہ سرد بھری اور چادر سے لاش کو ڈھانپ دیا۔ پھر ہم باہر آ گئے۔

اس کے بعد ہم نے پولیس سرجن سے مختصر سی ملاقات کی ——— ڈاکٹر کیر ذہین آنکھوں مضبوط جسم اور اُدھیڑ عمر کا آدمی تھا ——— گفتگو کرتے وقت اس کا لہجہ درشت اور فیصلہ کُن محسوس ہوتا تھا۔

"آلۂ قتل دستیاب نہیں ہو سکا۔" ڈاکٹر نے بتایا ـــــ "بہرحال یہ بتانا ناممکن ہے کہ کس چیز کی مدد سے عورت کو ہلاک کیا گیا۔ ممکن ہے کوئی وزنی چھڑی یا ڈنڈا ہو یا پھر ریت سے بھرا ہوا تھیلا اس کے سر میں مارا گیا ـــــ کچھ اسی نوعیت کی شے ہو سکتی ہے۔۔۔۔"

"جس کی ضرب لگنے سے عورت ہلاک ہوئی ہے۔ کیا ایسی ضرب لگانے کے لئے زیادہ قوت درکار ہے؟"

ڈاکٹر نے اس سوال پر پوئرو کو چبھتی ہوئی نظروں سے دیکھا۔ پھر بولا۔

"غالباً آپ کے کہنے کا مطلب یہ ہے کہ ایک ستر سالہ بوڑھا جس کے ہاتھ کپکپاتے ہوں، یہ حرکت کر سکتا ہے؟ بے شک یہ قطعی ممکن ہے۔ کوئی ایسی چیز اگر اُسے دے دی جائے جس کا سرا کافی وزنی ہو تو کمزور و ناتواں فرد بھی اس سے حملہ کر کے اپنا مقصد حاصل کر سکتا ہے۔"

"گویا یوں کہیئے کہ مرد کی بجائے کوئی عورت بھی قاتل ہو سکتی ہے؟"

ان الفاظ نے ڈاکٹر کو چند سیکنڈ کے لئے مبہوت کر دیا۔

"کوئی عورت ـــــ ہیں؟ خدا کی پناہ ـــــ مجھے تو خیال ہی نہیں آیا کہ اس نوعیت کی وارداتِ قتل میں کسی عورت کا ہاتھ بھی ہو سکتا ہے، لیکن بے شک ایسا ہونا قطعی ممکن ہے ـــــ قطعی ممکن ہے ـــــ صرف نفسیاتی اعتبار سے میں یہ نہیں کہہ سکتا کہ یہ جرم کسی عورت نے کیا ہے۔"

پوئرو نے اس بات کو تسلیم کرتے ہوئے اپنا سر ہلایا۔

"صحیح ہے ـــ صحیح ہے۔ جہاں تک واردات کا تعلق ہے بلاشبہ یہ کام عورت کا نہیں، لیکن ہمیں اس کے تمام امکانات کا جائزہ لینا چاہیئے۔ براہِ کرم یہ تو بتایئے کہ لاش کس حالت میں پڑی تھی؟"

ڈاکٹر نے احتیاط سے ہمیں لاش کے بارے میں ہر تفصیل سمجھائی۔ اس کی رائے یہ تھی کہ مقتولہ کاؤنٹر کی طرف پُشت کئے کھڑی تھی (اور اسی لئے کہا جا سکتا ہے کہ حملہ آور کی طرف بھی اس کی پُشت تھی) جب کہ اس کے سر پر ضرب لگائی گئی۔ ضرب لگتے ہی وہ دھڑام سے کاؤنٹر کے پیچھے اس حالت میں گری کہ اگر دکان میں کوئی شخص داخل ہوتا تو وہ مقتولہ کو نہیں دیکھ سکتا تھا۔

ڈاکٹر کیر کا شکریہ ادا کرنے کے بعد جب ہم روانہ ہونے لگے تو پوئرو نے مجھ سے کہا۔

"ہاسٹنگ، غالباً تم سمجھ گئے ہو گے کہ ہمیں فرنیز آسپچر کی بے گناہی کے حق میں ایک مزید نکتہ مل گیا ہے۔ فرض کرو اگر وہ اپنی بیوی کو اُس وقت گالیاں اور دھمکیاں دے رہا تھا تو اس صورت میں مقتولہ کا چہرہ ضرور اپنے خاوند کی جانب ہو گا، لیکن اس کی بجائے وہ اپنے قاتل کی طرف پُشت کئے کھڑی تھی۔ ظاہر وہ کسی گاہک کے لئے شیلف میں سے تمباکو یا سگرٹ نکال رہی ہو گی ——"

میں نے اپنے جسم میں کپکپی سی محسوس کی اور کہا۔ "توبہ۔ توبہ۔"

پوئرو نے نفی میں اپنا سر ہلایا اور فرانسیسی زبان میں کچھ بُڑبُڑانے لگا۔ پھر اس نے اپنی گھڑی پر نظر ڈالی ——

"میرا اندازہ اگر غلط نہیں تو قصبہ اوورٹن یہاں سے نزدیک ہی واقع ہے۔ کیا خیال ہے ہم وہاں چل کر مقتولہ کی بھانجی سے بات چیت کریں؟"

"مگر —— پوئرو —— پہلے تو ہمیں مقتولہ کی دکان پر جانا چاہیئے جہاں واردات وقوع پذیر ہوئی؟" میں نے مشورہ دیا۔

"اوہ —— وہ بعد میں دیکھا جائے گا —— میرے پاس اس کے لئے ایک

خاص وجہ ہے۔"

اس نے واضح نہیں کیا کہ وہ خاص وجہ کیا ہے۔ چند منٹ کے بعد لندن روڈ کے راستے ہم قصبہ اوورٹن کی جانب روانہ ہو گئے۔

انسپکٹر گلن نے ہمیں جس مکان کا پتہ دیا تھا وہ لندن جانے والی سڑک پر قصبہ اوورٹن سے ایک میل کے فاصلے پر تھا۔ گھنٹی کا جواب ایک سیاہ زلفوں والی نوجوان خادمہ نے دیا جس نے دروازے پر ہمارا استقبال کیا ——— اس کی آنکھیں سُرخ ہو رہی تھیں جو اس بات کا واضح ثبوت تھا کہ وہ حال ہی میں خوب روئی ہے۔

پوئرو نے نرم لہجے میں کہا۔" آہ ——— میرا خیال ہے تم ہی مس میری ڈرووور ہو۔ اور یہاں خادمہ کی حیثیت سے کام کرتی ہو؟"

" ہاں، صاحب، آپ نے صحیح فرمایا ——— میں ہی میری ہوں صاحب۔"

" خوب ——— اگر تمہاری مالکہ اعتراض نہ کریں تو میں چند منٹ کے لیے تم سے بات چیت کرنا چاہتا ہوں ——— تمہاری خالہ مسز آسپجر کے بارے میں۔"

" مالکہ گھر میں موجود نہیں صاحب ——— اور وہ کوئی اعتراض نہ کریں گی۔ براہ کرم آپ اندر تشریف لے آئیے۔"

نوجوان خادمہ نے ایک چھوٹے سے ڈرائنگ روم کا دروازہ کھول کر ہمیں اندر آنے کا اشارہ کیا۔ پوئرو کھڑکی کے نزدیک رکھی ہوئی کرسی پر بیٹھ گیا۔ پھر اس نے بغور لڑکی کے چہرے کا جائزہ لیا ——— "تم اپنی خالہ کے مرنے کی خبر سُن چکی ہو گی؟"

لڑکی نے اثبات میں سر ہلایا اور اس کی آنکھوں سے پھر آنسو کی لڑیاں بہنے لگیں۔

" اے صاحب! آج صبح پولیس یہاں آئی تھی۔ ہائے ——— بیچاری خالہ کے ساتھ

کیسا ظلم ہوا ہے ـــــــ غریب عورت پہلے ہی کس مصیبت سے زندگی گزار رہی تھی اور اب ـــــــ"

"پولیس نے تمہیں انڈوور واپس جانے کا مشورہ نہیں دیا؟" پوئرو نے پوچھا۔

"پولیس نے صرف اتنا بتایا تھا کہ خالہ آسپچر کی موت کی تفتیشی پیشی پیر کے روز ہوگی صاحب ـــــــ لیکن میں وہاں کیسے جا سکتی ہوں۔ ـــــــ"

"میری! تمہیں اپنی خالہ سے بڑی محبت تھی؟" پوئرو نے اسی نرم لہجے میں پوچھا۔

"بے شک صاحب! وہ ہمیشہ مجھ سے پیار و محبت کا سلوک کیا کرتی تھی ـــــــ میں بچپن ہی سے اس کے پاس رہی تھی۔ میری عمر اُس وقت گیارہ سال تھی جب میں لندن میں خالہ کے ہاں رہا کرتی تھی، والدہ کی وفات کے بعد بس وہی ایک میری قریبی رشتہ دار تھی۔ سولہ برس کی عمر میں میں نے ملازمت شروع کر دی ـــــــ لیکن میں تعطیل کے روز خالہ آسپچر سے ملنے کے لئے ضرور جایا کرتی تھی، خدا کی پناہ ـــــــ اس کم بخت جرمن آدمی کی بدولت خالہ نے کس قدر دُکھ برداشت کئے ہیں۔ وہ اُسے شیطان کہا کرتی تھی۔ اس شخص نے اُسے ایک روز بھی سکون سے نہیں رہنے دیا۔"

لڑکی کے لہجے میں ہلکا سا جوش پیدا ہو گیا ـــــــ پوئرو نے پوچھا۔

"تمہاری خالہ نے کبھی اس بات پر غور نہیں کیا کہ وہ اپنے بدخصلت خاوند سے قانونی طور پر چھٹکارا حاصل کرے؟"

"اے صاحب ـــــــ آپ خود سمجھ سکتے ہیں کہ بہرحال وہ اس کا خاوند تھا اور پھر میری خالہ شریف عورت تھی۔ وہ نہیں چاہتی تھی کہ لوگ اس پر انگلیاں اُٹھائیں۔"

"اچھا! میری یہ بتاؤ کہ کیا وہ تمہاری خالہ کو جان سے مار دینے کی دھمکی دیا کرتا تھا؟"

"ہاں۔ ہاں۔ صاحب! وہ اکثر ایسی خوف ناک باتیں منہ سے نکالتا تھا یعنی "میں تیرا گلا کاٹ ڈالوں گا، اور تیرا سر پھاڑ دوں گا" اور اسی طرح کی دھمکیاں جرمن اور انگلش دونوں زبانوں میں وہ دیا کرتا تھا ——— اور پھر بھی خالہ کہا کرتی تھیں کہ جوانی کے دنوں میں وہ ہزاروں میں ایک تھا۔ صاحب! یہ سوچنا بھی کیسا عذاب ہے کہ لوگ کیا سے کیا بن جاتے ہیں ———"

"بے شک ——— بے شک ——— ایسا ہوتا ہے ——— تم نے بھی یہ دھمکیاں بارہا سُنی ہوں گی۔ اچھا یہ بتاؤ جب تمہیں اس حادثے کا علم ہوا تو تم زیادہ حیران تو نہیں ہوئیں؟"

"آہ ——— اے صاحب، میں حیران رہ گئی تھی، صاحب آپ خود دیکھئے کہ فرنیز کی دھمکیوں کو میں نے کبھی بھی اتنی اہمیت نہیں دی تھی۔ یعنی جو گرجتے ہیں وہ برستے نہیں۔ اور نہ خالہ ان دھمکیوں کی پروا کرتی تھیں، بلکہ میں نے تو یہ دیکھا ہے کہ خالہ جب غصے ہوتی تھیں تو وہ ان کے سامنے دُم ہلاتا تھا۔ وہ تو اُن سے ڈرتا تھا ———"

"اور پھر بھی تمہاری خالہ اُسے رقمیں دیا کرتی تھی؟"

"بہرحال ——— صاحب! وہ اس کا شوہر تھا ——— آپ خود سمجھ سکتے ہیں۔"

"ہاں ——— ہاں ——— یہی بات ہے ———" پوئرو ایک یا دو منٹ تک خاموش رہا۔ پھر اس نے کہا۔

"اچھا فرض کرو کہ اس نے تمہاری خالہ کو قتل نہ کیا ہو۔"

"قتل نہیں کیا؟" وہ اُسے حیرت سے گھورنے لگی۔

"یہی بات میں نے کہی ہے ——— فرض کرو کسی اور نے تمہاری خالہ کو قتل

کیا ہو ——— کیا تمہارے ذہن میں یہ خیال آسکتا ہے کہ فرینز آسپیچر کے علاوہ اور کون ہے جو تمہاری خالہ کو ہلاک کر سکتا ہے ؟ "

اس سوال پر لڑکی مزید حیرت و استعجاب سے پوئرو کی صورت تکنے لگی۔

"اے صاحب، میرے خیال میں تو ایسا نہیں ہو سکتا اور نہ یہ ایسا معلوم ہوتا ہے۔ آپ کا کیا خیال ہے! کیا ایسا ممکن ہے؟ "

"کوئی ایسا شخص، مرد یا عورت تو نہیں جس سے تمہاری خالہ خوفزدہ ہو؟ "

میری ڈوور نے نفی میں سر ہلایا۔ "میری خالہ اُن لوگوں میں سے نہیں جو کسی سے ڈرا کرتے ہیں ——— وہ بڑی جی دار اور دل گردے والی عورت تھی۔ "

"تم نے اپنی خالہ کی زبانی کبھی یہ تو نہیں سُنا کہ فلاں شخص اس کا دشمن ہے۔ "

"کبھی نہیں صاحب! "

"کیا اُسے کبھی کبھار گمنام خطوط موصول ہوتے تھے ؟ "

"اے صاحب، کس قسم کے خطوط؟ "

"ایسے خطوط جن میں لکھنے والے کا نام پتہ نہیں ہوتا ——— یا صرف اُلٹے سیدھے نام ہوتے ہیں۔ مثلاً اے، بی، سی۔ "پوئرو اُسے بغور دیکھنے لگا، لیکن لڑکی کے چہرے پر سوائے حیرت کے اور کوئی علامت نمودار نہ ہوئی۔ پھر اس نے اپنا سر نفی میں ہلایا۔

"تمہارے علاوہ تمہاری خالہ کے اور رشتے دار بھی ہیں؟ "

"نہیں صاحب ——— اب کوئی رشتے دار اس دنیا میں موجود نہیں ——— میری خالہ کے دس بہن بھائی تھے جن میں سے صرف تین جوان ہوئے۔ میرا ایک ماموں تام جنگ میں ہلاک ہوا اور میرا دوسرا ماموں ہیری جنوبی امریکہ چلا گیا تھا اور اُس وقت سے اب

تک اس کے بارے میں کوئی اطلاع نہیں ملی کہ جیتا ہے یا مر گیا۔ میری والدہ پہلے ہی وفات پا چکی تھیں۔ اس لئے خالہ آسپر کی میں ہی ایک رشتے دار اس دنیا میں موجود ہوں۔"

"تمہاری خالہ نے کچھ روپیہ جمع کر رکھا تھا ——— کسی بینک میں؟؟"

"بے شک صاحب، مجھے معلوم ہے اس کی تھوڑی سی رقم سیونگ بنک میں جمع تھی۔ وہ اس نے کفن دفن کے لئے رکھ چھوڑی تھی، ورنہ وہ بدذات جرمن یہ بھی لے جاتا۔"

پوئرو نے پُرفکر انداز میں اپنا سر ہلایا۔ پھر وہ اس لہجے میں بولا جیسے لڑکی سے نہیں خود اپنے سے کہہ رہا ہو۔

"کچھ سمجھ میں نہیں آتا ——— اندھیرا ہی اندھیرا ہے ——— روشنی کی کوئی کرن نہیں ——— اگر واقعات ذرا واضح ہو جاتے ———" وہ کرسی سے اُٹھا۔

"اچھا ——— اگر کسی وقت مجھے تمہاری مدد کی ضرورت پڑی تو میں تمہیں اسی پتے پر خط لکھ دوں گا ———"

"اے صاحب، اصل تو ہے۔ میں یہاں سے ملازمت ترک کر رہی ہوں ——— میں یہاں رہنا نہیں چاہتی، نہ یہ جگہ مجھے پسند ہے۔ میں یہاں محض اس خیال سے رُکی ہوئی تھی کہ کبھی کبھار خالہ آسپر سے ملنے کا موقع نکل آتا تھا، لیکن ——— اب" ایک بار پھر اس کی آنکھوں میں آنسو جھلملانے لگے۔ "اب میرے یہاں ٹھہرنے کی کیا وجہ ہے؟ میں اب لندن چلی جاؤں گی۔ وہاں شاید مجھے مسرت کی چند گھڑیاں نصیب ہوں۔"

"خدا کرے ——— خدا کرے ——— بہرحال جب تم لندن جاؤ تو مجھے اپنا پتہ ضرور دے دینا ——— یہ لو ——— یہ میرا کارڈ ہے۔"

پوئرو نے اپنا تعارفی کارڈ اُسے تھما دیا ـــــ لڑکی نے حیرت سے کارڈ پر نظر ڈالی ـــــ پھر بولی

"آہ ـــــ پھر آپ پولیس سے تعلق نہیں رکھتے صاحب؟"

"میں ایک پرائیویٹ سراغ رساں ہوں۔"

وہ اپنی جگہ خاموش کھڑی چند منٹ تک پوئرو کو دیکھتی رہی۔ آخر کار کہنے لگی۔

"ار ـــــ صاحب! کیا کوئی خاص بات ـــــ کوئی عجیب و غریب حالات درپیش ہیں ـــــ؟"

"ہاں ـــــ میری بچی ـــــ اس واردات میں بعض باتیں نہایت پُراسرار دکھائی دے رہی ہیں ـــــ ممکن ہے بعد میں تم میری مدد کر سکو۔"

"میں ـــــ میں ـــــ ہر ممکن مدد کرنے کے لئے تیار ہوں صاحب! میری خالہ کا قتل ـــــ اُف ـــــ توبہ ـــــ"

چند سیکنڈ بعد ہم انڈور کی جانب روانہ ہو رہے تھے۔

موقعِ واردات پر

جس بازار میں واردات وقوع پذیر ہوئی وہ دراصل بازار نہیں تھا بلکہ بازار سے کچھ فاصلے پر دائیں ہاتھ پر گلی کے نکڑ پر منسر آسچر کی دُکان تھی۔ جونہی ہم بازار میں داخل ہوئے پوئرو نے گھڑی پر نظر ڈالی اور پھر میں سمجھ گیا کہ اس نے موقعِ واردات پر دیر سے پہنچنے میں کیا مصلحت سمجھی تھی؟ اُس وقت ٹھیک شام کے ساڑھے پانچ بجے تھے اور پوئرو کی خواہش تھی کہ موقعِ واردات کے لئے وہی وقت مناسب ہے جس وقت حادثہ پیش آیا۔

لیکن میرا خیال ہے کہ اس کا یہ مقصد ناکام رہا، کیونکہ اس وقت بازار میں کثرت سے آمد و رفت جاری تھی اور جیسا کہ میرا خیال تھا گذشتہ شام کی نسبت اس شام کو وہ فضا موجود نہ تھی۔ یہاں تقریباً غریب طبقے کے افراد آباد تھے اور مکانوں کے درمیان جا بجا دُکانیں واقع تھیں۔ لوگوں کی آمد و رفت کے علاوہ سڑکوں پر بہت سے بچے بھی مختلف کھیل اور بھاگ دوڑ میں مصروف تھے۔

بازار میں کچھ فاصلہ طے کرنے کے بعد ہماری نظر لوگوں کے ایک مجمع پر پڑی جو ایک خاص مکان یا دوکان کے سامنے کھڑا تھا۔ ہمیں یہ اندازہ لگانے میں زیادہ وقت صرف نہ کرنا پڑا کہ یہی مسز آسپجر کی دُکان تھی۔ ہم اور نزدیک پہنچے تو اس میں کوئی شبہ باقی نہ رہا کہ لوگوں کا مجمع اُسی بدنصیب بوڑھی خاتون کی دُکان پر لگا سرد آہیں بھر رہا تھا جہاں وہ گزشتہ شام ہلاک کی گئی تھی ——— یہ ایک چھوٹی سی دکان تھی جس کی کھڑکیاں بند تھیں اور قریب ہی دو پولیس کانسٹیبل پہرہ دے رہے تھے۔ سپاہیوں کی آنکھوں سے پریشانی اور بیزاری کے آثار نمایاں تھے۔ وہ بار بار جھنجلا کر لوگوں کو چلے جانے کی ہدایت کرتے، لیکن لوگ ٹس سے مس نہ ہوتے اور جو کوئی وہاں سے چلا جاتا فوراً دوسرے اس کی جگہ پُر کر دیتے۔ ——— مجمع سے ذرا فاصلے ہی پر پوئرو رُک گیا جس جگہ ہم کھڑے تھے وہاں سے دُکان کے دروازے پر باریک حروف میں لکھے ہوئے الفاظ بخوبی پڑھے جاتے تھے ——— پوئرو نے ان الفاظ کو زیرِ لب پڑھا۔

"مسز اے، آسپجر ——— سگریٹ اور اخبار یہاں سے خریدیے ———"

تھوڑی دیر وہ کچھ سوچتا رہا پھر بولا۔ "آؤ ہاسٹنگ اندر چلیں۔" میں تو پہلے ہی تیار تھا، مجمع کو چیرتے ہوئے ہم دونوں پولیس کانسٹیبل کے پاس پہنچے جس نے مشتبہ نظروں سے ہمیں گھورا اور اس سے پیشتر کہ اس کی زبان سے ہماری شان میں کوئی نازیبا کلمہ ادا ہو، پوئرو نے جیب میں ہاتھ ڈالا اور انسپکٹر گلن کا دیا ہوا پاس نکال کر اُسے دکھایا ——— کانسٹیبل نے احتراماً سر جھکایا اور دُکان کا تالہ کھول کر ہمارے ساتھ اندر داخل ہوا ——— تماشائیوں کی صفوں میں بے چینی کے آثار نمودار ہوئے ——— اور وہ دل چسپی سے ہمیں دیکھنے لگے۔

بازار کی جانب کھلنے والی کھڑکیاں بند ہونے کے سبب دُوکان میں بڑا اندھیرا تھا۔ کانسٹیبل

نے دروازے کے ساتھ ہی سوئچ ٹٹول کر برقی قمقمہ روشن کر دیا۔ بلب اگرچہ معمولی طاقت کا تھا لیکن پھر بھی اتنی روشنی ہوگئی کہ کمرے کی مختلف چیزیں نظر آنے لگیں۔ میں نے کمرے میں چاروں طرف نگاہ دوڑائی ——— یہ ایک چھوٹا سا کثیف کمرہ تھا، ایک طرف سستے سے رسالے اور گزشتہ روز کے پرانے اخباروں کا ڈھیر لگا ہوا تھا اور ان پر ہلکی سی گرد کی تہہ جم گئی تھی۔ کاؤنٹر کے عین پیچھے لکڑی کے خانوں کی بنی ہوئی قطار تھی جو چھت تک چلی گئی تھی اور ان خانوں میں تمباکو اور سگریٹوں کے پیکٹ بھرے ہوئے تھے۔ ایک طرف مرتبانوں میں چینی کی بنی ہوئی مٹھائیاں، ٹافیاں اور پیپرمنٹ کی گولیاں بھی رکھی تھیں۔ ان کے علاوہ دکان میں کوئی شے موجود نہ تھی ——— اور دراصل یہ "دکان" ہی کیا تھی ——— ایسی ہزارہا "دکانیں" ہر قصبہ اور دیہات میں ہوتی ہیں۔

کانسٹیبل نے اپنی نرم ہمپشائری آواز میں واقعات بیان کرنے شروع کئے:

"یہاں کاؤنٹر کے عین پیچھے لاش پڑی تھی ——— ڈاکٹر کا بیان ہے کہ مقتول کو علم ہی نہ ہو سکا کہ اُس کے سر میں کیا چیز ماری گئی ——— اور وہ اُس وقت اُن خانوں میں سے کوئی پیکٹ نکال رہی ہوگی۔"

"اُس کے ہاتھ میں تو کوئی چیز نہیں پائی گئی؟"

"نہیں جناب! اگر پلیئر کے سگرٹوں کا ایک پیکٹ لاش کے قریب ہی پڑا تھا۔"

"ہوں ———" پوئرو نے اپنا سر ہلایا ——— اس کی آنکھیں ماہرانہ انداز میں کمرے کی ہر شے کا جائزہ لے رہی تھیں۔

"اور ——— اور وہ ریلوے گائڈ ——— کہاں رکھی تھی؟"

"اُس جگہ جناب!" کانسٹیبل نے کاؤنٹر پر ایک جگہ ہاتھ رکھ کر بتایا۔ "یہ عین اُس صفحے

پر کھلی ہوئی تھی جہاں انڈوور کا نام لکھا ہوا تھا اور کھلی ہوئی حالت اُلٹی رکھی ہوئی ملی تھی۔ ایسا معلوم ہوتا ہے جیسے وہ (قاتل) انڈوور سے لندن جانے والی گاڑیوں کا وقت دیکھ رہا تھا ——— اگر یہی بات ہے تو قاتل انڈوور میں رہنے والا شخص نہیں ہو سکتا ——— اور اگر یہ واقعہ نہ ہو تو پھر بلاشبہ ریلوے گائڈ کسی اور شخص کی ہوگی جس کا اس قتل سے کوئی تعلق نہیں ہو سکتا اور ممکن ہے وہ اسے یہاں بھول گیا ہو۔"

"کیا اس پر کسی کی انگلیوں کے نشانات ملے ہیں؟" میں نے سوال کیا۔ کانسٹیبل نے نفی میں سر ہلایا اور جواب دیا۔

"جناب عالی تمام جگہ کو اچھی طرح دیکھا بھالا گیا ہے۔ کہیں پر بھی ایسے نشانات دستیاب نہیں ہوئے۔"

"کیا کاؤنٹر پر بھی نہیں؟" پوئرو نے دریافت کیا۔

"بے شک کاؤنٹر پر نشانات ملے ہیں ——— لیکن وہ مختلف نشانات ہیں اور وہ آپس میں اسقدر خلط ملط ہو چکے ہیں کہ صحیح نتیجہ اخذ کرنا نہایت دشوار ہے۔"

"بہر حال ——— کیا ان نشانات میں فرنیز آسپر کی انگلیوں کے نشانات موجود ہیں؟"

"اتنی جلدی کچھ کہنا دشوار ہے جناب ہے!"

پوئرو نے اپنا سر ہلایا، پھر پوچھا کہ کیا مقتولہ دُوکان کے اُوپر ہی رہا کرتی تھی؟

"ہاں، جناب، اُس دروازے سے آپ دُوکان کی پُشت پر جا سکتے ہیں ——— مگر معاف فرمایئے میں آپ کے ساتھ آنے سے معذور ہوں ——— مجھے دراصل باہر ———"

"ٹھیک ہے۔ ٹھیک ہے۔" پوئرو نے کہا اور دروازہ کھول کر ایک تنگ کمرے میں داخل ہوا ——— میں بھی اس کے پیچھے پیچھے تھا ——— اس کمرے کے ساتھ ہی

ایک چھوٹا سا باورچی خانہ بھی ملحق تھا ـــــــ یہ کمرہ دُکان کی نسبت زیادہ صاف ستھرا نظر آتا تھا۔ لیکن کمرے کی فضا اور اشیاء پر عجب اُداسی چھائی ہوئی تھی ـــــ مینٹل پیس پر چند تصویریں رکھی تھیں ـــــ میں ان تصویروں کو غور سے دیکھنے کے لئے آگے بڑھا تو پوئرو بھی میرے ساتھ شامل ہو گیا۔

تصویریں گنتی میں صرف تین تھیں ـــــ ان میں سے پہلی تصویر معمولی فریم میں لگی ہوئی اس لڑکی کی تھی جس سے دوپہر کو ہم ملے تھے، یعنی مسز آسپچر کی بھانجی میری ڈرو۔ دوسری تصویر اعلیٰ فریم میں جڑی ہوئی ایک معزز اور باوقار عمر رسیدہ خاتون کی تھی ـــ اس نے بیش قیمت لباس پہن رکھا تھا۔ میرا اندازہ تھا کہ غالباً یہ تصویر متوفیہ مس روز کی ہے جو مسز آسپچر کے لئے مرتے وقت کچھ رقم چھوڑ گئی تھی۔ اور جس رقم سے مسز آسپچر نے اپنا چھوٹا سا کاروبار شروع کیا تھا ـــــ اور تیسری تصویر میں ایک نوجوان جوڑا ہاتھ میں ہاتھ ڈالے کھڑا تھا۔

"یہ غالباً مسز آسپچر اور فرنیز آسپچر کی شادی کی تصویر ہے۔" پوئرو نے کہا۔ "ہاسٹنگ کیا تمہیں یاد ہے کہ میں نے کہا تھا کہ جوانی میں مسز آسپچر بڑی حسین عورت تھی۔"

پوئرو کا کہنا صحیح تھا۔ مسز آسپچر نوجوانی میں یقیناً ہزاروں میں ایک تھی اور یقیناً اِس تصویر میں باوجود پُرانے فیشن کا لباس پہننے بھی وہ نہایت خوبرو معلوم ہو رہی تھی۔ گہری سیاہ مُسکراتی ہوئی آنکھیں، کُشادہ پیشانی، ستواں ناک، اور گول چہرہ اور ہونٹوں پر ایک دل آویز تبسم اس کے ساتھ ہی میری آنکھوں کے سامنے مقتولہ مسز آسپچر کی وہ تصویر گھوم گئی جو ہم نے صبح مُردہ خانے میں دیکھی تھی۔ ـــــ خُدا کی پناہ ـــــ وقت کتنا ظالم ہوتا ہے۔ مسز آسپچر کیساتھ اس کا خاوند فرنیز آسپچر کھڑا تھا ـــــ میں تو اُسے دیکھ کر حیرت میں رہ گیا۔

بے شک عالمِ جوانی میں وہ بھی اپنا جواب نہ رکھتا ہوگا ـــــ لیکن اب ـــــ اب وہ کیا تھا؟ ـــــ نہایت مکروہ شکل و صورت کا ایک شرابی بُڈھا جس کا تمام جسم بیدِ مجنوں کی طرح کانپتا تھا۔

اس کمرے کے ساتھ ہی زینہ تھا جو اُوپر کی منزل کے کمروں کو جاتا تھا۔ ان میں سے ایک کمرہ خالی پڑا تھا اور دوسرے کمرے میں پڑے ہوئے ساز و سامان سے اندازہ ہوتا تھا کہ یہ کمرہ متوفیہ آسپجر کی شاید خواب گاہ تھا۔ پولیس نے تلاشی لینے کے بعد کمرے کو جوں کا توں رہنے دیا تھا اور کوئی شے اپنی اصل جگہ سے ہٹی ہوئی محسوس نہ ہوتی تھی ایک خستہ پلنگ پر پُرانے بوسیدہ چند کمبل اور چادریں پڑی تھیں۔ الماری کے ایک خانے میں چند جانگیے اور دوسرے خانے میں کھانے پکانے کی مختلف ترکیبوں پر مشتمل کاغذات رکھے تھے۔ اس کے علاوہ ایک پُرانا سا ناول جس کا نام تھا "نخلستان" نئی جرابوں کا ایک جوڑا اور کچھ زیورات اور برتن اور معمولی کھلونے پڑے تھے۔ مقتولہ کی یہی کُل کائنات تھی جو وہ اپنے پیچھے چھوڑ گئی تھی۔ ممکن ہے اس کے کچھ ذاتی کاغذات بھی ہوں، وہ ہمیں نہیں مل سکے ـــــ شاید وہ پولیس لے گئی تھی۔

"افسوس ـــــ صد افسوس ـــــ" پوئرو نے زیرِ لب کہا ـــــ "آؤ ہاسٹنگ، واپس چلیں، ہمارے مطلب کی یہاں کوئی شے نہیں۔"

جب ہم دُکان سے باہر نکل کر دوبارہ سڑک پر آئے تو مجمع غائب تھا، شاید لوگوں کو توقع کے خلاف کوئی نئی بات حاصل نہ ہوئی تھی ـــــ چنانچہ سڑک پر آنے کے بعد پوئرو ایک یا دو منٹ کے لئے رُکا۔ پھر اس نے سڑک پار کی ہم نے دیکھا کہ مقتولہ مسز آسپجر کی دُکان کے عین سامنے ایک سبزی اور پھل فروش کی دُکان تھی۔ پوئرو نے میرے کان میں کچھ کہا جسے میں

حیرت سے سُنتا رہا۔ پھر وہ مجھے باہر چھوڑ کر اکیلا دُکان کے اندر داخل ہو گیا۔"

دو منٹ کے بعد میں بھی دُکان میں پہنچ گیا۔ اُس وقت پوئرو سبزی فروش عورت سے سنتروں کا بھاؤ پوچھ رہا تھا۔ میں نے بھی اس کی دیکھا دیکھی پاؤ بھر رس بھریاں خرید لیں۔ پھر اُس نے لاپروائی کا لہجہ اختیار کرتے ہوئے دکان کی مالکہ سے گفتگو چھیڑ دی:

"توبہ۔ توبہ ——— کیا سنسنی خیز واقعہ تمہاری دُکان کے سامنے پیش آیا ہے۔ بالکل تمہاری آنکھوں کے سامنے قتل کی واردات ہوئی ——— عین سامنے۔"

پھل فروش عورت اچھی صحت مند تھی لیکن اس کے چہرے پر ناگواری اور غصّے کی علامات نمایاں تھیں، شاید وہ اس "سنسنی خیز قتل" کے بارے میں باتیں سُنتے سُنتے اُکتا گئی تھی۔ وہ دُرشت لہجے میں بولی۔

"میری سمجھ میں نہیں آتا کہ آخر لوگوں کو اس سے کیا دلچسپی ہے۔" ——— کسی کا گھر جلے اور کوئی آگ تاپے ——— وہ معاملہ ہے۔"

پوئرو نے اس ناگوار لہجے کا تاثر لئے بغیر کہا ——— "آج کی نسبت کل شام کو یہاں کی فضا مختلف ہو گی ——— اور یہ بھی ممکن ہے کہ آپ نے قاتل کو دُکان کے اندر جاتے دیکھا ہو ——— ایک گورے رنگ کا لمبا سا آدمی ——— ڈاڑھی والا۔ ایک روسی شخص۔ میں نے تو قاتل کا یہی حُلیہ سُنا ہے۔"

"کیا کہا آپ نے؟" عورت نے چونک کر تیز لہجے میں پوچھا۔ "ایک روسی یہی کہا تھا نا آپ نے؟"

"میں سمجھتا ہوں پولیس نے تو اُسے گرفتار بھی کر لیا ہے۔ اسی لئے میں نے کہا کہ شاید تم نے اُسے کل مسز آسچر کی دُکان میں جاتے دیکھا ہو؟"

"خیر مسٹر، صحیح بات تو یہ ہے کہ مجھے کسی کو دیکھنے یا نہ دیکھنے کا موقع ہی نہ مل سکا۔ شام کا وقت ہی ہماری مصروفیت کا ہوتا ہے۔ گاہک اسی وقت آتے ہیں۔ ہمیں سر اُٹھانے کی فرصت نہیں ملتی۔ اس کا سبب یہ ہے کہ شام کو لوگ اپنے کام کاج اور نوکری سے فارغ ہو کر آتے ہیں اور جو کچھ خریدنا ہوتا ہے اسی وقت خریدتے ہیں ——— لیکن جہاں تک مجھے یاد ہے میں نے اس حُلیے کا کوئی شخص نہیں دیکھا جس کا قد لمبا ہو۔ رنگ گورا اور چہرے پر ڈاڑھی ہو ——— نہیں ——— میں نے قطعی نہیں دیکھا۔"

اب موقع تھا کہ میں بھی پوئرو کی ہدایت کے مطابق گفتگو میں ایک اجنبی کی طرح حصہ لوں۔

"معاف کیجئے صاحب!" میں نے پوئرو کو مخاطب کیا ——— "میرا خیال ہے آپ کو قاتل کے متعلق غلط معلومات دی گئی ہیں۔ مجھے تو یہ معلوم ہوا ہے کہ وہ سانولے رنگ کا ایک پستہ قد شخص تھا۔"

میرے اس جملے نے مزید سنسنی پھیلا دی اور دُکان کی مالکہ، اُس کا دُبلا پتلا خاوند اور دُکان کا ملازم چھوکرا، سب کے سب نہایت سرگرمی سے بحث میں حصّہ لینے لگے ——— کسی نے کہا اُس نے اس حُلیے کے چار آدمیوں کو دیکھا ہے، لیکن ملازم لڑکے نے اپنی بھرائی ہوئی آواز میں انکشاف کیا کہ اس نے ایک گورے رنگ کے لمبے سے شخص کو ضرور دیکھا ہے ——— اس نے افسوس سے سر ہلاتے ہوئے کہا۔ "لیکن اس کے ڈاڑھی ہرگز نہیں تھی۔"

آخر کار اپنی مطلوبہ اشیاء خرید کر ہم دُکان سے باہر نکلے تو میں نے پوئرو سے پوچھا۔ "اب بتاؤ کہ اس ڈرامے کا آخر مطلب کیا تھا؟"

"مطلب تم نہیں سمجھے؟" "ارے بھئی میں یہ معلوم کرنا چاہتا تھا کہ آیا کسی نے کسی اجنبی کو تو مسز آسپچر کی دُکان میں جاتے نہیں دیکھا۔"

"ٹھیک ہے، لیکن تم اس اداکاری اور جھوٹ بولنے کے بغیر بھی تو یہ بات معلوم کر سکتے تھے؟"

"نہیں، میرے دوست، بالکل نہیں ——— جیسا کہ تم کہتے ہو اگر میں اس عورت سے براہ راست کچھ پوچھتا تو میرے سوالات کا جواب ہرگز نہ ملتا۔ صاف بات تو یہ ہے کہ تم انگریز لوگ بڑے شکی ہوتے ہو ——— بھلا بتاؤ میں تم سے کوئی سوال کر دوں تو تم مجھے فوراً جواب دینا پسند نہیں کرو گے، بلکہ یہ سوچو گے کہ یہ سوال میں نے کس نیت سے کیا ہے ——— اور جب ایک بار تمہیں شک ہو گیا تو خواہ میں لاکھ سر مار تا رہوں تم کبھی میرے سوال کا صحیح جواب نہیں دو گے۔ اس کا صحیح طریقہ یہ ہے کہ پہلے اپنی طرف سے کوئی بات کہہ دی جائے، لوگ اسے فوراً درست کر دیں گے۔ مثلاً تمہارا نام ہاسٹنگ ہے ——— فرض کرو کہ مجھے تمہارا نام معلوم نہیں۔ اب اگر میں تم سے تمہارا نام پوچھوں تو تم اپنا نام بتاتے ہوئے ہچکچاؤ گے ——— اور ممکن ہے اپنا نام غلط ہی بتا دو، لیکن اگر میں تم سے یہ کہوں:

"معاف کیجئے مسٹر جان کیا آپ امریکہ سے واپس آ گئے؟" تو تم فوراً بول اٹھو گے۔ میرا نام جان نہیں بلکہ ہاسٹنگ ہے۔"

پوئرو کی یہ مثال سُن کر میں حیران رہ گیا اور مجھے دل ہی دل میں اس کی سچائی کو تسلیم کرنا پڑا۔ وہ پھر بولا۔

"بہرحال ——— یہ معلوم ہوا کہ شام کا وقت یہاں بڑی "مصروفیت کا وقت

ہوتا ہے اور بازار میں لوگوں کی بڑی آمد و رفت رہتی ہے ـــــ پیارے دوست ، ہمارے قاتل دوست نے اپنے کام کے لئے سوچ سمجھ کر بڑا مناسب وقت ڈھونڈا ہے ـــــ اور ہاں ـــــ میں نے تو تم سے کہا تھا سیب خریدنا، تم نے رس بھریاں کیوں لے لیں ؟ "

میں نے حیرت سے کہا ـــــ " آخر اس سے کیا فرق پڑ گیا۔ سیب نہ سہی، رس بھریاں ہی سہی ـــــ کچھ نہ کچھ تو خریدنا ہی تھا۔ "

پوئرو نے مجھے کھا جانے والی نظروں سے دیکھا اور جھلا کر بولا " یار کبھی تمہیں عقل بھی آئے گی یا نہیں ؟ کیا تم نے دیکھا نہیں کہ جس تھیلے میں یہ رس بھریاں بھری ہوئی تھیں اس میں سے پہلے ہی رس ٹپک رہا تھا۔ اب اپنی جیب میں ہاتھ ڈال کر دیکھو ـــــ اچھا خاصا سوٹ ستیاناس ہو گیا ہو گا۔ "

میں نے گھبرا کر جیب سے تمام رس بھریاں نکال لیں۔ بے شک مجھ سے بڑی حماقت سرزد ہوئی تھی۔ میں نے قریب سے گزرتے ہوئے ایک بچے کو روکا اور اس کو رس بھریاں دے دیں ـــــ بچہ حیرت سے مجھے تکنے لگا ـــــ ابھی اس کی حیرت ختم نہ ہوئی تھی کہ پوئرو نے بھی سنترے اس کے دوسرے ہاتھ میں تھما کر اس کی حیرت و خوف پر مہر لگا دی۔ پھر وہ اپنے اسی ظریفانہ لہجے میں کہنے لگا۔

" تم دیکھ چکے تھے کہ وہ دوکان کس نوعیت کی ہے۔ سستے اور گلے سڑے پھل تھے۔ بندۂ خدا تم کیلے لے لیتے، سیب لے لیتے۔ اور نہیں تو گوبھی کا پھول ہی خرید لیتے۔ لیکن رس بھریاں "

" بخدا مجھے اس کا خیال ہی نہ آیا تھا کہ ان سے رس ٹپکنے لگے گا۔ " میں نے شرمندگی

سے کہا۔

"تمہیں کبھی کسی بات کا خیال ہی نہیں آتا۔" پوئرو نے مجھے ڈانٹا۔ پھر وہ اچانک رُک گیا ——— متوفیہ مسز آسچر کی دُکان کے دائیں ہاتھ پر واقع مکان خالی پڑا تھا چونکہ باہر ایک چھوٹی سی تختی پر لکھا تھا "کرائے کے لئے خالی ہے" اور بائیں جانب کے مکان کی کھڑکیوں پر نہایت میلے کچیلے پردے لٹک رہے تھے۔ پوئرو اُسی مکان کی طرف گیا۔ دروازے پر گھنٹی کا بٹن موجود نہ تھا، لہٰذا دستک دینی پڑی۔ چھ سات بار زور زور سے دروازہ کھٹکھٹانے کے بعد ایک گندہ سا بچہ جس کی ناک بہہ رہی تھی دروازے پر نمودار ہوا۔

"تمہاری امّی گھر میں ہیں؟" پوئرو نے اس سے پوچھا۔

"ایں؟" بچے نے اپنی طرف سے سوال کیا۔ پھر وہ ناراضگی اور مشکوک نظروں سے ہمیں تکنے لگا۔

"تمہاری ماں کہاں ہے؟"

یہ سوال سمجھنے میں اُس نے بارہ سیکنڈ صرف کئے۔ پھر وہ واپس پلٹا اور سیڑھیوں پر چڑھ کر چلّانے لگا ——— "امّاں۔ امّاں۔ ذرا یہاں آؤ۔ دیکھو کون آیا ہے؟"

اُوپر سے ایک عورت نے جھانک کر دیکھا اور ہمیں دیکھتے ہی اس کی بھویں تن گئیں اور وہ بڑبڑاتی ہوئی نیچے اُتری۔

"آپ صاحبان کا یہاں آنا اور ہمیں پریشان کرنا اچھی بات نہیں ——— آپ اپنا وقت بھی ضائع کریں گے ———" اس نے تقریر شروع کی لیکن پوئرو نے اخلاقیہ طور پر اپنی ٹوپی اتاری اور جھک کر اُسے سلام کیا ———

"معاف فرمایئے میڈم، میں دراصل ایک روزنامہ اخبار کا نامہ نگار ہوں۔ "ایوننگ فلکر" کا، اور میں آپ کی خدمت میں مودبانہ طریق سے عرض کرتا ہوں کہ پانچ پونڈ کا حقیر نذرانہ قبول فرمایئے اور اپنی پڑوسن مسز آسپجر سے متعلق ایک مضمون لکھ دیجئے ——"

عورت کی پیشانی سے ناراضی کی گہری شکنیں یوں غائب ہوگئیں جیسے کسی نے استری پھیر دی ہو۔ وہ درشت الفاظ جو وہ ہمارے بارے میں کہنے ہی والی تھی، اس کی زبان کی نوک پر آکر رُک گئے۔ —— پھر وہ مُسکراتے ہوئے کہنے لگی —— "براہِ کرم آپ اندر تشریف لے آیئے۔ بائیں جانب —— بیٹھئے، بیٹھئے صاحب۔"

پھر وہ معذرت چاہتے ہوئے کہنے لگی۔ "میں آپ سے معافی کی خواستگار ہوں۔ میری زبان سے چند الفاظ ایسے نکل گئے جو آپ کو بُرے لگے ہوں گے، لیکن آپ بہ مشکل یقین کریں گے کہ ہمیں کیسی کیسی مصیبتوں کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ ہر وقت کوئی نہ کوئی دردِ سر موجود رہتا ہے۔ کبھی کوئی جراہیں بیچنے آجاتا ہے، کبھی کوئی کریم یا سینٹ کی شیشیاں لے کر آنکلتا ہے۔ کوئی نالیاں صاف کرالینے پر اصرار کرتا ہے، اور اس طرح کے بے ہودہ شخص ہوتے ہیں کہ جان نہیں چھوڑتے —— مسز فولر یہ لے لیجئے اور وہ لے لیجئے۔ ناک میں دم ہے۔"

پوئرو نے کمال ہوشیاری سے اس کا نام استعمال کرتے ہوئے کہا۔

"مسز فولر، مجھے اُمید ہے کہ جو کچھ میں نے عرض کیا ہے اس پر آپ غور کریں گی اور مضمون لکھ دیں گی۔"

پانچ پونڈ کے نوٹ مسز فولر کی آنکھوں کے سامنے گھومنے لگے۔ پھر وہ کچھ سوچ

کربولی ــــــ

"بے شک میں مسز آسپجر سے اچھی طرح واقف ہوں لیکن جہاں تک کچھ لکھنے کا تعلق ہے ــــــ"

پوئرو نے جلدی سے کہا۔ "محترمہ آپ اس بارے میں تردّد نہ کریں۔ آپ سے جو سوالات دریافت کئے جائیں ان کا صحیح صحیح جواب دے دیں۔ بس یہی انٹرویو اخبار میں شائع کر دیا جائے گا۔"

اس طرح مسز فولر کو دام میں پھنسا لیا گیا اور اس نے متوفیہ کے بارے میں تقریر شروع کر دی۔ اس کا خلاصہ یہ تھا کہ مسز آسپجر بس اپنے کام سے کام رکھنے والی عورت تھی اور وہ کسی سے زیادہ میل جول اور دوستانہ تعلقات رکھنا پسند نہیں کرتی تھی لیکن وہ ایک مصیبت زدہ عورت تھی اور یہ مصیبت اس کے جرمن نژاد خاوند فریز آسپجر کی لائی ہوئی تھی جسے جیل میں ہونا چاہیئے تھا۔ مسز آسپجر اپنے خاوند سے ہرگز نہیں ڈرتی تھی۔ اُسے جب طیش آتا تھا تو پہاڑ سے بھی ٹکرا جاتی تھی، لیکن اس نے اپنے خاوند کو کبھی مایوس نہیں کیا۔ وہ اُسے گالیاں اور مارنے کی دھمکیاں دیتا، لیکن وہ پھر بھی اُسے روپے دے دیا کرتی تھی۔ مسز فولر اکثر اُسے کہا کرتی تھی ــــــ "دیکھو بہن! میری بات لکھ لو۔ یہ تمہارا خاوند ایک نہ ایک دن ضرور تمہیں ختم کر دے گا۔" اور دیکھ لو اس نے بیچاری عورت کو مار دیا۔ کیا نہیں مارا؟ اور مسز فولر کو جو پڑوس ہی میں رہتی تھی، پتہ ہی نہ چل سکا اور نہ اس نے کوئی آواز یا چیخ پکار سُنی۔"

پوئرو نے مسز فولر سے بھی یہی سوال کیا کہ کیا مسز آسپجر کو عجیب و غریب خطوط ملا کرتے تھے۔ ایسے خطوط جن کے آخر میں اے، بی، سی، درج ہو۔

مسز فولر نے اس کا نفی میں جواب دیتے ہوئے کہا۔ "مجھے معلوم ہے کہ آپ کا مطلب کس قسم کے خطوط سے ہے۔ ایسے خطوں کو گمنام کہا جاتا ہے۔ خیر، مجھے معلوم نہیں کہ ایسے خطوط کبھی فریزر آسپچر نے اپنی بیوی کو لکھے ہوں۔ اور نہ کبھی مجھے خود مسز آسپچر نے ایسی کوئی بات بتائی۔"

"آپ کو معلوم ہے کہ مسز آسپچر کے پاس اے، بی، سی ریلوے گائڈ تھی؟" پوئرو نے پوچھا۔

"اے، بی، سی گائڈ؟ نہیں ——— میں نے اس کے پاس ایسی چیز کبھی نہیں دیکھی ورنہ مجھے ضرور پتہ چل جاتا ——— توبہ ——— توبہ ——— جب میں نے سُنا تو میں سُن ہو گئی ——— میری لڑکی ایڈی نے سب سے پہلے یہ خوف ناک خبر مجھے پہنچائی۔ "اماں۔ اماں۔ ذرا دیکھنا پڑوس میں دروازے پر پولیس کے کتنے سپاہی آئے ہیں۔" اور جب میں نے یہ خبر سُنی تو کہا تھا کہ بیچاری مسز آسپچر کو دُکان میں کبھی اکیلے نہیں رہنا چاہیئے تھا۔ اس کی ایک بھانجی ہے۔ وہ اس کے ساتھ رہتی ——— خدا رحم کرے۔ آدمی شراب کے نشے میں ظالم بھیڑیا بن جاتا ہے ——— بہرحال میں نے اُس کو بار بار تنبیہ کر دی تھی، لیکن آہ۔ اُس کی موت ہی ایسے لکھی تھی۔ آخر اس مردود شرابی نے اُسے مار ہی دیا۔"

تیز بولنے سے مسز فولر کا سانس پھول گیا اور اس کی آنکھیں جوش سے سُرخ ہو گئیں۔

"کسی شخص نے اس آدمی آسپچر کو تو دُکان میں جاتے نہیں دیکھا؟" پوئرو نے پوچھا۔

مسز فولر نے جواب دیا "——— قدرتی بات ہے کہ اگر وہ جاتا تو اپنے آپ کو کسی پر ظاہر نہ کرتا۔"

اس جملے سے مسز فولر کا مطلب کیا تھا، کم از کم میں نہیں سمجھا اور نہ پوئرو نے تفصیل میں

جانا پسند کیا۔ ایک اور سوال پر مسز فولر نے تسلیم کیا کہ مسز آسچر کی دُکان میں جانے کے لئے مکان کی پچھلی طرف سے کوئی دوسرا راستہ نہیں ہے اور یہ کہ فرینچ آسچر کو انڈوور کا بچہ بچہ اچھی طرح پہچانتا ہے۔

پوئرو نے پے در پے سوالات کئے اور گفتگو کو کسی قدر طویل کر دیا، اور جب اُسے یہ یقین ہو گیا کہ مسز فولر کو واردات کے بارے میں جو کچھ معلوم تھا وہ سب اُگل چکی ہے تو اس نے نام نہاد انٹرویو ختم کر دیا ——— اور پانچ پونڈ کا نوٹ اُسے دے کر ہم باہر آ گئے۔

"پوئرو! یہ رقم اُسے دینی بہت مہنگی پڑی ہے۔ معلومات تو خاک بھی حاصل نہ ہوئیں۔ عورت فضول میں تقریر ہی کرتی رہی۔"

"اب تک تو واقعی یہ ٹھیک ہے۔"

"میرے دوست! ہم اس وقت عجب مشکل سے دوچار ہیں۔ ہمیں یہ بھی علم نہیں کہ لوگوں سے کس قسم کے سوالات کئے جائیں۔ ہماری مثال تو اُن بچوں کی سی ہے جو اندھیرے میں آنکھ مچولی کھیل رہے ہوں۔ ہم بھی اندھیرے میں ہیں اور اندھوں کی طرح اِدھر اُدھر ہاتھ مار رہے ہیں کہ شاید کوئی سہارا ہاتھ آ جائے۔ مسز فولر نے ہمیں وہ سب کچھ بتا دیا جس کے بارے میں اُس کا خیال ہے کہ اُسے علم تھا ——— اور بے شک اس کے بعض قیاسات وزن دار ہیں ——— شاید مستقبل میں اس کی شہادت ہمارے لئے مفید ثابت ہو ——— اور یہ مستقبل کے لئے ہی میں نے پانچ پونڈ کا سرمایہ صرف کیا ہے۔"

پوئرو کا یہ نکتہ میں بالکل ہی نہ سمجھ سکا کہ اس کا مطلب کیا تھا، مگر اسی لمحے ہم انسپکٹر گلن کے پاس پہنچ گئے۔

پیٹرچ اور رڈل

انسپکٹر گلن کے چہرے پر تھکاوٹ اور ملال کے آثار صاف نمودار تھے۔ اس سے میں نے اندازہ لگایا کہ صبح سے شام تک اس کا کل وقت ایسے افراد کی فہرست تیار کرنے پر صرف ہوا تھا جو مقتولہ کی دُکان میں واردات کے روز جاتے دیکھے گئے تھے۔

"کسی نے کسی خاص شخص کو دُکان میں جاتے نہیں دیکھا؟" پوئرو نے انسپکٹر سے دریافت کیا۔

"جی نہیں، قصہ یہ ہے کہ گیارہ افراد اُس روز مسز آسپچر کی دُکان میں کسی نہ کسی مقصد کے لئے داخل ہوئے تھے۔ ان میں سے تین طویل القامت شخص، چار پستہ قامت اور سیاہ مونچھوں والے ——— دو شخص ڈاڑھیوں والے ——— اور تین فربہ اندام شخص ——— کُل گیارہ افراد اور سب کے سب اجنبی تھے۔"

پوئرو نے پھر پوچھا ——— "کیا کسی شخص نے دعویٰ کیا ہے کہ اس نے فرنیز آسپچر کو کل انڈور

میں دیکھا تھا ؟ "

" نہیں ـــــــ کسی نے اُسے نہیں دیکھا اور یہ بات بھی اس کے حق میں جاتی ہے۔ میں نے تو ابھی ابھی چیف کانسٹیبل سے کہہ دیا ہے کہ یہ سلسلہ ہمارے بس کا نہیں۔ اسے تو اسکاٹ لینڈ یارڈ ہی اپنے ہاتھ میں لے سکتا ہے۔ "

" میں آپ سے متفق ہوں۔ "

" موسیو پوئرو، آپ جانتے ہیں کہ یہ قتل وغیرہ کے قصّے کتنی ذہنی کوفت کا باعث بنتے ہیں ـــــــ اور سچ پوچھئے تو میں اپنے علاقے میں ایسی وارداتوں کو پسند نہیں کرتا۔"

لندن واپس جانے سے پیشتر دو خاص افراد سے ہم نے گفتگو کی۔ ان میں سے ایک صاحب مسٹر جیمز پیٹرج تھے اور یہ خیال کیا جاتا تھا کہ مسٹر پیٹرج دُنیا میں وہ آخری شخص تھے جنہوں نے مسز آسچر کو آخری بار زندہ دیکھا تھا۔ انہوں نے وقوعہ کے روز شام کو ساڑھے پانچ بجے اس کی دُکان سے کچھ خریدا تھا۔ مسٹر پیٹرج پستہ قامت کے دُبلے پتلے آدمی تھے اور پیشے کے لحاظ سے بینک کلرک تھا۔ آنکھوں پر موٹے شیشوں کا چشمہ لگا ہوا تھا جس سے ظاہر ہوتا تھا کہ ان کی نظر بیحد کمزور ہے ـــــــ لیکن ان کا لہجہ نہایت نرم اور گفتگو فصیح تھی۔ وہ ایک چھوٹے سے مگر صاف ستھرے مکان میں رہتے تھے۔

" مسٹر ـــــــ ار ـــــــ پوئرو۔ " انہوں نے پوئرو کے تعارفی کارڈ کو بغور دیکھتے ہوئے کہا۔ " آپ کو انسپکٹر مگلن نے بھیجا ہے ؟ فرمایئے مسٹر پوئرو میں آپ کی کیا خدمت کر سکتا ہوں۔ "

" میں سمجھتا ہوں مسٹر پیٹرج کہ آپ ہی دنیا میں وہ واحد شخص ہیں جنہوں نے آخری بار مسز آسچر کو زندہ دیکھا تھا۔

مسٹر پیٹرج نے اپنے دائیں ہاتھ کی انگلیاں بائیں ہاتھ کی انگلیوں میں پھنسائیں اور پوئرو کو ایسی نظر سے گھورا جیسے وہ کوئی مشکوک چیک ہے۔"

"مسٹر پوئرو یہ نکتہ تو قابل بحث ہے۔" بینک کلرک نے کہا ——— "ممکن ہے میرے بعد بھی کئی افراد نے مسز آسچر کی دکان سے خریدا ہو۔"

"اگر ایسا ہے تو یہ لوگ اب تک اپنے بیانات کے ساتھ سامنے نہیں آئے۔"

مسٹر پیٹرج کھانستے ہوئے بولے ——— "مسٹر پوئرو! بعض لوگوں کو قومی فرض ادا کرنے کی پروا نہیں ہوتی۔" پھر اُس نے اُلو کی طرح عینک کے پیچھے سے دیدے گھما کر باری باری ہمیں دیکھا۔"

"آپ کا فرمانا بالکل بجا ہے۔" پوئرو نے زیر لب کہا ——— "اور آپ، میرا خیال ہے، کہ اپنے آپ پولیس کے پاس بیان دینے گئے تھے؟"

"یقیناً" میں خود گیا تھا ——— جونہی میں نے یہ دل ہلا دینے والی خبر سُنی، مجھے خیال آیا کہ شاید میرے بیان سے پولیس کو کچھ مدد مل سکے۔ اسی لئے میں آگے آگیا۔"

"یہ جذبہ قابل تعریف ہے۔" پوئرو نے سنجیدگی سے کہا ——— "اب آپ یہ مہربانی فرمائیں کہ جو داستان کہ پ نے پولیس کو سُنائی ہے من وعن وہی میرے سامنے بھی دُہرا دیجئے ———"

"——— بیشک۔ بیشک ——— صاحب قصّہ یہ ہے کہ شام کو عین ساڑھے پانچ بجے، جبکہ میں اپنے مکان پر واپس لوٹ رہا تھا تو ———"

"قطع کلامی معاف ———" پوئرو نے کہا ——— "آپ کو اتنے وثوق سے کیسے علم تھا کہ اُس وقت ٹھیک پانچ بج کر تیس منٹ ہوئے تھے؟"

اس مداخلت پر مسٹر پیٹرج کچھ پریشان نظر آنے لگے۔

"چرچ کلاک نے اُس وقت ساڑھے پانچ کا گھنٹہ بجایا تھا۔ میں نے اپنی گھڑی اس سے ملائی تو معلوم ہوا کہ میری گھڑی ایک منٹ پیچھے ہے۔ بس اس سے کچھ پیشتر ہی میں مسز آسچر کی دُکان پر گیا تھا ــــــ"

"کیا آپ اکثر اس دُکان سے سامان خریدا کرتے تھے؟"

"جی ہاں، اکثر ایسا ہوتا تھا۔ دراصل دُکان میرے گھر کے راستے میں پڑتی ہے اور ہفتے میں ایک یا دو بار مجھے سگرٹوں کی ضرورت پڑتی تو میں وہیں سے لے لیا کرتا تھا۔"

"آپ کو تو مسز آسچر سے بخوبی واقفیت ہوگی؟ ماضی میں اس پر جو حالات گزرے ہیں کیا آپ اُن سے واقف ہیں؟"

"جی نہیں، افسوس ہے کہ میں ناواقف ہوں۔ سوائے خرید و فروخت اور کبھی کبھار موسم کے بارے میں چند فقروں کے تبادلے سے زیادہ میری اس سے کبھی بات چیت نہیں ہوئی ــــــ"

"کیا آپ کو معلوم ہے کہ مقتولہ کا ایک شرابی خاوند ہے جو اکثر اُسے جان سے مارنے کی دھمکی دیا کرتا تھا؟"

"جی نہیں ــــــ میں نے عرض کیا کہ میں اس کے خانگی حالات سے قطعاً واقفیت نہیں رکھتا۔"

"بہرحال، بہرحال۔ آپ اسے پہچانتے تو اچھی طرح تھے ــــــ اچھا یہ بتائیے کہ گزشتہ شام کو جب آپ نے اُسے دیکھا تو کیا اس کی حالت میں کوئی غیر معمولی تبدیلی آپ نے محسوس کی؟ کیا وہ مضطرب نظر آتی تھی یا معمول کے مطابق پُرسکون تھی۔ کسی قسم کی پریشانی

یا اضطراب کی علامات اس کے چہرے پر قطعاً موجود نہ تھیں۔"

پوئرو اُٹھ کر کھڑا ہو گیا ــــ

"مسٹر پیٹریج، تکلیف دہی کے لئے معافی چاہتا ہوں۔ شکریہ ــــ ار ــــ آپ کے پاس اے، بی، سی ریلوے گائڈ تو ہو گی؟ میں لندن جانے والی گاڑی کا وقت دیکھنا چاہتا ہوں ــــ"

"آپ کے عقب میں جو شیلف ہے۔ گائڈ اس میں رکھی ہے۔" مسٹر پیٹریج نے کہا۔

جس شیلف کی طرف اشارہ کیا گیا تھا، اس میں دوسری کئی تجارتی ڈائرکٹریوں اور گائیڈوں کے علاوہ اے، بی، سی ریلوے گائڈ بھی موجود تھی ــــ پوئرو نے گاڑی کا وقت دیکھنے کے بہانے اس کی ورق گردانی کی اور اسے وہیں رکھ دیا۔ مسٹر پیٹریج کا ایک بار پھر شکریہ ادا کر کے ہم باہر آ گئے۔

دوسری ملاقات مسٹر البرٹ روڈل سے ہوئی ــــ مسٹر پیٹریج کی نسبت اس شخص نے ہمیں بہت پریشان کیا ــــ یہ ایک لمبا چوڑا، دیوزاد اور نہایت خر دماغ شخص تھا ــــ اس کی بیوی بھی اس کے ہاتھوں نالاں تھی، اور اس مسٹر روڈل کی خر دماغی کا نشانہ بن کر اس کے اعصاب کمزور ہو چکے تھے ــــ جب ہم اس کے سامنے پہنچے تو وہ چائے پی رہا تھا ــــ ہمیں دیکھتے ہی اس کی پیشانی پر سلوٹیں اُبھریں اور اس نے تُند لہجے میں کہا۔

"جو کچھ مجھے معلوم تھا وہ میں بتا چکا ہوں۔ اب تم لوگ یہاں کیا لینے آئے ہو؟ جاؤ اپنا کام کرو۔ میں نے سب داستان اُن بکواسی پولیس والوں کو بتا دی ہے اور اب تم چاہتے ہو کہ تم بکواسیوں کے سامنے یہ قصہ پھر لے بیٹھوں؟"

پوئرو نے مُسکرا کر میری طرف دیکھا۔ پھر کہا۔

"سچ تو ہے مسٹر ریڈل کہ ہمیں آپ سے بہت ہمدردی ہے، لیکن آپ کا اس میں کیا قصور ہے؟ میرے دوست یہ ایک قتل کا معاملہ ہے اور ہر شخص کو اس میں محتاط رہنا چاہیئے"

"برٹ! ان صاحبان کو بہتر یہ ہے کہ تم سب کچھ بتا دو۔" عورت نے سہمے ہوئے لہجے میں کہا۔

"تم اپنا بکواسی منہ بند کرو ——" دیو نے دھاڑ کر اپنی بیوی سے کہا۔

"میرا خیال ہے کہ تم اپنے آپ پولیس کو بیان دینے نہیں گئے؟" پوئرو نے اُس سے پوچھا

"میں خود کیوں جاتا؟ کیا میں بیکار آدمی ہوں؟ یہ میرا کام نہیں کہ ان بکواسی پولیس والوں کو بیان دیتا پھروں۔"

"افسوس ہے کہ آپ معاملے کی نزاکت کو نہیں سمجھتے۔" پوئرو نے کہا —— "قتل ہوتا ہے —— پولیس یہ معلوم کرنا چاہتی ہے کہ کل شام کون کون دکان میں گیا تھا ظاہر ہے کہ آپ کا پولیس کے پاس از خود جانا ایک فطری بات ہے —— کیوں؟"

"میں کہہ چکا ہوں کہ مجھے کام سے فرصت نہیں جو میں کہیں آؤں جاؤں جس کو ضرورت ہے وہ خود میرے پاس آجائے۔"

"بے شک اور اسی لئے پولیس تمہارے پاس آئی تھی، کیونکہ اس کو معلوم ہے کہ تم کل شام مسز آسچر کی دُکان میں گئے تھے۔ کیا پولیس والے تمہارے بیان سے مطمئن ہو گئے ہیں؟"

"کیوں نہ ہوتے؟" دیو نے گرج کر کہا۔ "اے مسٹر آخر تم کیا چاہتے ہو۔ کوئی شخص مجھ پر اُنگلی نہیں اُٹھا سکتا۔ ہر شخص جانتا ہے کہ یہ کام کس نے کیا ہے —— یہ اُسی بکوا —— شرابی کی حرکت ہے۔ اُسی نے عورت کو مارا ہے۔"

"لیکن وہ کل یہاں سرے سے آیا ہی نہیں ـــــ بلکہ تم شام کو مسز آسپجر کی دُکان پر گئے تھے۔"

"تو تم یہ قتل میرے سر منڈھنے کی کوشش کر رہے ہو۔" رڈل نے غصّے سے چلّا کر کہا۔ "تم کبھی اسے ثابت نہیں کر سکتے۔ میں بھلا اُس عورت کو کیوں ہلاک کرتا؟ کیا تمہارا یہ خیال ہے کہ میں نبّا کو چوری کرنے کی نیت سے وہاں گیا تھا ـــ؟ کیا تمہارا خیال ہے کہ میں کوئی جنونی قاتل ہوں، کیا تمہارا خیال ہے ـــــ"

پھر وہ اسی طیش کے عالم میں اپنی کُرسی سے نہایت وحشیانہ انداز میں اُٹھا۔ اس کی بیوی خوف زدہ ہو کر چیخنے لگی۔

"برٹ! برٹ! خُدا کے لئے ایسی باتیں نہ کرو ـــــ لوگ کیا خیال کریں گے۔"

"براہِ کرم سکون سے بیٹھئے۔" پوئرو نے سخت لہجے میں کہا ـــــ "میں تم سے صرف یہ پوچھنے آیا تھا کہ تم مسز آسپجر کی دکان میں کس وقت گئے تھے ـــــ اب تم مجھے بتانے سے انکار کرتے ہو ـــــ اور یہ نہایت بُری بات ہے ـــ"

"کون بکواس کہتا ہے کہ میں نے بتانے سے انکار کیا ہے؟" مسٹر رڈل نے دوبارہ اپنی کُرسی میں دھنستے ہوئے کہا ـــــ "پوچھو مجھے کوئی اعتراض نہیں۔"

"اُس وقت شام کے چھ بجے تھے جب تم دُکان میں داخل ہوئے؟"

"ٹھیک ہے ـــــ بلکہ ایک یا دو منٹ بعد ـــــ میں گولڈ فلیک کا ایک پیکٹ لینے گیا تھا ـــــ میں نے دروازے کو دھکّا دیا ـــــ"

"دروازہ تب بند تھا؟"

"ٹھیک ہے ـــــ میرا خیال تھا کہ شاید دُکان بند ہے، لیکن یہ بند نہیں تھی۔ میں

ب دُکان میں گیا تو وہاں کوئی نہیں تھا ——— میں نے کاؤنٹر کو تھپتھپایا اور انتظار
نے لگا، لیکن کوئی نہیں آیا۔ پس میں باہر آگیا۔ بس اتنی سی بات ہے۔ پھر میں نے اپنے
پ سے کام چلا لیا ——— "

"تم نے کاؤنٹر کے پیچھے لاش پڑی ہوئی نہیں دیکھی؟"

"نہیں، نہیں ——— کیا میں وہاں لاشیں دیکھنے گیا تھا؟"

"کیا وہاں ایک ریلوے گائڈ پڑی تھی؟"

"ہاں ——— تھی۔ اُلٹی رکھی ہوئی ——— اُس وقت میرے ذہن میں یہ بات
کہ عورت شاید ریل پر کہیں گئی ہے اور جلدی میں دُکان پر تالہ لگانا بھول گئی۔"

"تم نے ریلوے گائڈ کو اُٹھایا تھا؟"

"میں نے اس بکواسی ——— چیز کو ہرگز نہیں چھیڑا۔"

"اور تم نے دُکان میں جاتے ہوئے کسی شخص کو نہیں دیکھا، یا باہر نکلتے ہوئے؟"

"میں نے کسی بکواسی کو نہیں دیکھا ——— تم مجھ پر یہ جرح کیوں کر رہے ہو؟"

"یہ جرح نہیں ہے اور نہ تم پر کوئی الزام عائد کر رہا ہے، مگر ———" پوئرو اُٹھ
ا ہوا ——— اور ہم دونوں اُسے حیرت زدہ چھوڑ کر باہر آگئے ——— پوئرو نے اپنی
ی پر نگاہ ڈالی اور ایک دم میرا بازو پکڑ کر کہا۔ "جلدی کرو ہاسٹنگ، وقت نکلا جاتا ہے
، سات بج کر دو منٹ پر جانے والی گاڑی پکڑنی ہے۔"

دوسرا خط

گاڑی انڈوور کے اسٹیشن سے سرکنے ہی والی تھی کہ ہم دوڑ کر ایک ڈبے میں چڑھ گئے۔ جب حواس ذرا درست ہوئے تو میں نے پوئرو سے پوچھا۔

"اب بتاؤ قاتل کے بارے میں تمہارا نظریہ کیا ہے؟"

"یہ جرم ——" پوئرو نے کہا —— "ایک ایسے شخص نے کیا ہے جس کا قد درمیانہ، سر کے بال سُرخ اور بائیں آنکھ میں بھولا ہے۔ دائیں ٹانگ سے وہ ہلکا سا لنگ کر چلتا ہے اور اس کے کندھے کے عین نیچے ایک تل ہے ——"

"پوئرو؟" میں یک دم حیرت سے چلّا اُٹھا۔ ایک لمحے کے لئے میں قطعی مبہوت ہو گیا، لیکن پھر میرے دوست کی آنکھوں میں ایک خاص چمک پیدا ہوئی جس سے میری حیرت دُور ہوئی۔

"آہا ——" اس نے ہلکا سا قہقہہ لگا کر کہا۔ "تم ڈر گئے؟ ارے بھائی میرے

ذرا شرلاک ہومز کی نقل اُتار رہا تھا ـــــ ورنہ سچ تو ہے کہ ابھی تک میرے فرشتوں کو بھی علم نہیں کہ قاتل کا حُلیہ کیا ہے؟ وہ کہاں رہتا ہے اور اس پر کیسے ہاتھ ڈالا جا سکتا ہے ـــــ مجھے کچھ معلوم نہیں ـــــ کچھ معلوم نہیں ـــــ"

"صرف اُس صورت میں اگر وہ کوئی سراغ چھوڑ گیا ہو ـــــ" میں نے زیرِ لب کہا۔

"ہاں ـــــ کوئی سُراغ ـــــ تمہاری توجہ ہمیشہ کسی نہ کسی سُراغ کی طرف لگی رہتی ہے ـــــ افسوس ـــــ ہمارا قاتل دوست نہ سگرٹ پیتا ہے اور نہ اس کی راکھ چھوڑ جاتا ہے اور نہ اس کے پیروں میں ایسے جوتے ہیں جن کے نشان فرش پر واضح ہوں ـــــ نہیں ـــــ ہم پر وہ اتنا مہربان نہیں، مگر میرے دوست تمہارے پاس کم از کم ایک سُراغ ضرور ہے۔ اے، بی، سی ریلوے گائڈ ـــــ لے دے کہ یہی ایک شے ہے جسے ہم سُراغ کہہ سکتے ہیں۔"

"تمہارا خیال یہ ہے کہ وہ اسے غلطی سے وہاں چھوڑ گیا تھا؟"

"آہ ـــــ ہرگز نہیں ـــــ وہ اسے کسی مقصد کے لئے وہاں رکھ گیا تھا۔ انگلیوں کے نشانات ہمیں یہی بتاتے ہیں۔"

"مگر اس پر انگلیوں کے نشانات پائے ہی نہیں گئے؟" میں نے حیرت سے کہا۔

"یہی میرا مطلب ہے ـــــ کیا تم غور نہیں کرتے کہ ماہ جون کی گرم شام کو کون ایسا احمق شخص ہوگا جو دستانے پہن کر پھرتا ہے۔ ظاہر ہے کہ لوگ ضرور اُسے دیکھیں گے لیکن ہمیں معلوم ہے کہ ریلوے گائڈ پر انگلیوں کے نشانات موجود نہیں ـــــ یقیناً انہیں احتیاط سے صاف کیا گیا ہے۔ میرے دوست ایک بے گناہ شخص تو اس پر انگلیوں کے نشانات چھوڑ سکتا ہے لیکن ایک چالاک مجرم کے لئے یہ غلطی کرنا ممکن نہیں ـــــ

لہٰذا کیا نتیجہ اخذ ہوا ؟ یہی کہ ہمارا قاتل دوست اسے جان بوجھ کر وہاں چھوڑ گیا تھا۔"

"تو تمہارا خیال ہے کہ ہم اسی ذریعے سے کچھ نہ کچھ معلوم کر سکتے ہیں ؟"

"صاف صاف بات تو یہ ہے ہاسٹنگ کہ میں زیادہ پُر امید نہیں ہوں۔ یہ نامعلوم قاتل ظاہر ہے اپنی صلاحیتوں اور ہوشیاری پر بڑا نازاں ہے۔ وہ خط کے ذریعے اعلانیہ جرم کا ارتکاب کرتا ہے اور جرم کے بعد اپنے پیچھے صحیح معنوں میں ایسا کارآمد سُراغ نہیں چھوڑتا جس کی مدد سے ہم اس تک پہنچ پائیں۔"

"اس کا مطلب یہ ہے کہ اے، بی، سی گائڈ ہمارے لئے مددگار ثابت نہیں ہوسکیگی۔"

"جس خیال تم سمجھ رہے ہو، اس خیال سے نہیں ——— "

"پھر کسی اور خیال سے ؟"

پوئرو نے میرے سوال کا فوراً ہی جواب نہ دیا ——— چند منٹ تک وہ سوچتا رہا۔ پھر آہستہ سے کہنے لگا۔

"اس سوال کا جواب ہے ——— ہاں ——— ہمیں ایک نامعلوم شخصیت کا سامنا کرنا پڑا ہے۔ یہ پُراسرار شخصیت تاریکی میں ہے اور تاریکی میں رہنا چاہتی ہے، لیکن حالات کے فطری تقاضے اور اُتار چڑھاؤ کے باعث اس کی یہ کوشش زیادہ عرصہ تک کامیاب نہیں ہوسکتی ——— اُسے روشنی میں آنا پڑے گا۔ ایک اعتبار سے ہم اس کے بارے میں لاعلم ہیں ——— مگر دوسرے اعتبار سے ہم اس شخصیت کے بارے میں بہت کچھ جانتے ہیں ——— یعنی ایک ایسا شخص جو نہایت صاف ستھرے اور واضح طریق پر خط ٹائپ کرتا ہے۔ اعلیٰ قسم کا کاغذ خریدتا ہے اور جسے یہ خواہش ہے کہ اپنی شخصیت کو ہر طرح نمایاں کرے ——— میں سمجھتا ہوں کہ بچپن ہی سے بعض مخصوص حالات کی بنا پر اس

شخصیت کو احساسِ کمتری اور ناانصافی کا شکار ہونا پڑا ہے ـــــ لیکن جوں جوں وہ جوان ہوتا گیا، اس کی خواہش اندر ہی اندر اُبھرتی رہی کہ وہ دوسروں کی توجہ کا مرکز بنے لیکن واقعات اور حوادث کی بدولت اس کا یہ جذبہ کچلا جاتا رہا ـــــ اس کو ذلت اور رسوائی کا سامنا کرنا پڑا ـــــ اور وہ اندر ہی اندر پیچ و تاب کھاتا رہا۔"

"بہرحال یہ سب تمہارے قیاسات ہیں۔" میں نے اعتراض کیا۔" اور یہ قیاسات تمہیں عملی طور پر کوئی مدد نہیں دے سکتے۔"

"تم ان قیاسات کی قدر و قیمت نہیں جانتے ـــــ پوئرو نے جواب دیا۔" تم تو ہر معاملے میں ماچس کی جلی ہوئی تیلی اور سگریٹ کی راکھ، اور جوتوں کے تلے تلاش کرتے ہو۔ بہرحال ہم اپنے آپ سے کم از کم چند عملی سوالات کر سکتے ہیں۔ مثلاً اے، بی، سی گائڈ کیوں؟ مسز آسپچر کیوں؟ انڈوور کا قصبہ کیوں؟"

"مقتولہ کی گزشتہ زندگی کافی سادہ معلوم ہوتی ہے۔ اس میں کوئی خاص بات نہیں۔" میں نے کہا۔" اور اُن دو افراد، مسٹر پیٹرج اور مسٹر رڈل سے انٹرویو بھی مایوس کُن ہی رہا۔ وہ لوگ اس سے زیادہ ہمیں کچھ نہ بتا سکے جو ہمیں پہلے ہی معلوم تھا۔"

"سچ تو یہ ہے کہ اس راستے پر مجھے خود بھی کامیابی نظر نہیں آتی۔" پوئرو نے کہا۔ "لیکن بہرحال ہمیں واردات کے دو ممکن اُمیدواروں کی طرف سے غافل نہیں ہونا چاہیئے۔"

"تمہارا خیال یہ تو نہیں کہ ـــــ"

"بہرحال اس بات کا امکان ہے کہ قاتل یا تو انڈوور ہی میں رہتا ہے یا اس کے نزدیک کسی مقام پر ـــــ اور یہی ہمارے اس سوال انڈوور کا قصبہ کیوں؟ کا ممکنہ جواب ہے۔ اب ہمیں دو ایسے شخص ملے ہیں جو عین حادثے کے وقت مقتولہ کی دکان میں گئے تھے۔ ان دو میں

سے ایک قاتل ہوسکتا ہے ـــــ اوران کے بارے میں ہمارے پاس کوئی شہادت نہیں کہ ان دو میں سے کوئی بھی قاتل نہیں ہے۔"

"شاید وہ دیوزاد رڈل ہی قاتل ہو۔" میں نے رائے ظاہر کی۔

"اوہ ـــــ وہ پاگل ـــــ نہیں وہ نہیں ـــــ وہ اپنے مزاج، طبیعت کی بے چینی، اعصابی کمزوری کے باعث ایسا شخص نہیں جو اے، بی، سی خط، تحریر کرسکے۔ ہمیں تو خود اعتمادی اور خود بینی کی صفات تلاش کرنی چاہئیں جو اُس خط سے ظاہر ہوتی ہیں، مگر بہرحال بعض افراد ایسے بھی ہوتے ہیں جو وقت پر اپنی کمزوریاں چھپا سکتے ہیں۔"

"مسٹر پیٹرج قاتل نہیں ہوسکتا؟"

"وہ شخص عجیب ضرور ہے ـــــ بس اس سے زیادہ میں کچھ نہیں کہہ سکتا ـــــ بلاشبہ وہ ایسا شخص معلوم ہوتا ہے جو اے، بی، سی خط لکھ سکے ـــــ واردات کی خبر سُننے کے بعد اپنے آپ پولیس کے پاس جاتا ہے اور بیان دیتا ہے۔"

"تو کیا تم واقعی یہ سوچ رہے ہو کہ مسٹر پیٹرج ـــــ"

"نہیں۔ نہیں ـــــ میرے دوست ذاتی طور پر تو مجھے یقین ہے کہ قاتل انڈدور میں رہنے والا نہیں، بلکہ باہر سے آیا ہے، اور اگرچہ میں اپنی گفتگو میں صیغۂ مذکر استعمال کرتا آیا ہوں۔ یہ نہیں بھولنا چاہیئے کہ قاتل کوئی عورت بھی ہوسکتی ہے ـــــ میں یہ تسلیم کرتا ہوں کہ قتل کا طریقہ بلاشبہ ایسا ہے جو کوئی آدمی ہی استعمال کرسکتا ہے لیکن مرد کی نسبت گمنام خطوط عورتیں ہی زیادہ تر لکھتی ہیں۔ ہمیں یہ نکتہ اپنے ذہن میں رکھنا چاہیئے۔"

چند منٹ تک میں خاموش رہا، پھر میں نے کہا۔

"اب ہمارا اگلا قدم کیا ہوگا؟"

پوئرو نے مُسکرا کر میری طرف دیکھا پھر بولا۔ "کچھ نہیں۔"

"کچھ نہیں ــــــ"، میں نے مایوسی سے پوچھا۔

"کیا میں کوئی جادوگر ہوں؟ غیب دان ہوں؟ آخر میں کیا کروں؟"

تمام قضیّے کو اپنے ذہن میں دُہراتے ہوئے مجھے اس سوال کا جواب دینا سخت دُشوار محسوس ہوا ــــــ بہرحال میرا تو یہی خیال تھا کہ کچھ نہ کچھ کارروائی ہونی چاہیئے ورنہ معاملہ ہمارے قابو سے باہر ہو جائے گا۔ میں نے پھر کہا۔

"پھر بھی کچھ نہ کچھ تو ضرور ہونا چاہیئے ــــــ اے، بی، سی ریلوے گائڈ ہے۔ خط کا کاغذ ہے۔ لفافہ ہے۔ ڈاک خانے کی مُہر ہے۔"

"اے بھائی یہ کام پولیس کے کرنے کا ہے اور وہ اپنی ہر ممکن کوشش کر رہی ہے۔ اگر اس راستے پر چل کر کچھ دریافت ہو جائے تو اچھا ہے۔"

اس فقرے کے بعد پوئرو نے یہ بحث ختم کر دی ــــــ اور میں نے بھی زور دینا مناسب نہ سمجھا۔ دن گزرتے رہے اور میں نے محسوس کیا کہ جب بھی انڈوور کا معاملہ گفتگو میں آتا پوئرو فوراً اس پر بحث کرنے سے انکار کر دیتا۔ میں نے کئی بار کئی بار کوشش کی کہ پوئرو کی زبان کھلواؤں، لیکن وہ ہر بار سختی سے اس موضوع کو ٹال جاتا اور دوسری باتیں کرنے لگتا تھا۔ خود میرے ذہن میں اس بارے میں یہ افسوسناک شُبہ پیدا ہو چکا تھا کہ بیچارہ پوئرو اس معاملے میں پُراسرار قاتل کے ہاتھوں بُری طرح شکست کھا چکا ہے ــــــ اے، بی، سی نے اُسے چیلنج کیا تھا اور وہ جیت چُکا تھا ــــــ اور میرا دوست پوئرو جسے کبھی شکست کا سامنا نہ کرنا پڑا تھا، شاید اس ہار سے بیحد رنجیدہ تھا اور اس معاملے پر بات کرنا بھی اُسے پسند نہ تھا ــــــ بس یہی میرا اندازہ تھا۔ چنانچہ یہی سمجھ کر میں نے بھی اس واقعے کو دُہرانا

چھوڑ دیا۔ کیا فائدہ میرا دوست اور رنجیدہ ہو؟ اخبارات میں اس واردات کا مختصر سا ذکر چھپا تھا۔ اے، بی، سی خط کا سرے سے کوئی ذکر ہی نہ تھا اور جیوری نے نامعلوم قاتل یا قاتلوں سے واردات کو منسوب کر کے اپنا فیصلہ سُنا دیا تھا۔

عوام نے بھی اس معمولی کیس میں زیادہ دل چسپی نہ لی ——— دلچسپی کی اس میں بات ہی کیا تھی؟ ایک بوڑھی عورت جو سگریٹ بیچا کرتی تھی، اس کا قتل عوام میں سنسنی پھیلانے کا باعث کیا بنتا؟ ایسی معمولی وارداتیں تو ہوا ہی کرتی تھیں ——— چنانچہ یہ سلسلہ رفع دفع ہو گیا ——— اور میں خود یہ کہتا ہوں کہ میرے ذہن سے بھی اس کا اثر مٹتا جا رہا تھا لیکن ۲۵ جولائی کی آمد کے ساتھ ہی اس کی یاد دفعتاً میرے ذہن میں تازہ ہو گئی۔

میں سیر و تفریح کے لئے ہمپشائر چلا گیا ——— اور پیر کو تیسرے پہر واپس لندن آیا۔ چونکہ پوئرو سے ملے ہوئے کئی روز ہو چکے تھے، لہٰذا واپس آتے ہی میں اس کے فلیٹ پر پہنچا ——— اور خط شام کو چھ بجے کی ڈاک میں آیا۔ مجھے خوب یاد ہے کہ یہ منحوس لفافہ کھولتے ہی پوئرو کے مُنہ سے حیرت کی ایک دبی ہوئی چیخ نکلی۔

"آہ ——— یہ آ گیا۔" اس نے کہا۔

میں حیرت سے کچھ نہ سمجھتے ہوئے اس کا منہ تکنے لگا ——— "کیا آ گیا؟"

"ہمارے دوست اے، بی، سی کا دوسرا خط۔"

ایک منٹ تک میں قطعی احمقوں کی طرح اسکی طرف دیکھتا رہا۔ اے، بی، سی کا سلسلہ میرے ذہن کے پردے سے بالکل ہی مٹ چکا تھا۔

"پڑھو ———" پوئرو نے خط مجھے دیتے ہوئے کہا ——— پہلے خط کی طرح یہ خط بھی اعلیٰ قسم کے کاغذ پر ٹائپ کیا گیا تھا۔

پیارے مسٹر پوئرو ـــــ سنایئے کیسی گذر رہی ہے؟ میرا خیال ہے کہ پہلی بازی میرے ہاتھ رہی ـــــ انڈوور کا معاملہ اپنی موت آپ مر گیا۔ مسٹر تیس مار خان پوئرو! کھیل تو دراصل اب شروع ہو رہا ہے ـــــ مجھے اجازت دیجئے کہ میں آپ کی توجہ بیکس ہل (BEXHILL) کی جانب مبذول کراؤں۔ اس ماہ کی ۲۵ تاریخ کو آپ اس بہترین سمندری گاؤں کی سیر کو آیئے ـــــ آپ سوچتے تو ہوں گے کہ ہمارا وقت کن خوش فعلیوں میں گزر رہا ہے۔

فقط۔ وغیرہ وغیرہ

اے، بی، سی

"خدا رحم کرے ـــــ" میں نے خوف زدہ ہو کر کہا۔ "کیا اس کا یہ مطلب ہے کہ یہ پاگل ایک اور قتل کرے گا؟"

"فطری بات ہے ہاسٹنگ! تم اس کے علاوہ اور کیا توقع رکھتے ہو؟ تمہارا خیال یہ تھا کہ انڈوور کی واردات اس سے علیحدہ ہے؟ تمہیں یاد نہیں کہ میں نے کیا کہا تھا؟ کہ "یہ آغاز ہے۔"

مگر یہ تو نہایت بھیانک معاملہ ہے۔"

"اس میں کیا شک ہے۔"

"گویا ہم کو ایک جنونی قاتل سے واسطہ پڑ گیا ہے۔"

"ہاں ـــــ"

"میں نے کپکپاتے ہوئے وہ منحوس خط پوئرو کو واپس دے دیا۔

اگلی صبح جب یہ خط اسکاٹ لینڈ یارڈ میں گیا تو وہاں بھی سنسنی پھیل گئی ـــــ فوراً

ملی پولیس افسران کی ایک کانفرنس بُلائی گئی جس میں مجھے اور پوئرو کو بھی شریک کیا گیا۔ سسیکس کا چیف کانسٹیبل، سی آئی ڈی کا اسسٹنٹ کمشنر، انڈوور کا انسپکٹر گلن، سسیکس پولیس کا انسپکٹر کارٹر، اسکاٹ لینڈ یارڈ کا انسپکٹر جاپ اور ایک نوجوان انسپکٹر کرُوم ـــــ اور شہرۂ آفاق ماہرِ نفسیاتِ جرُم ڈاکٹر تھامپسن ـــــ یہ سب لوگ ایک کمرے میں سر جوڑ کر بیٹھے ـــــ خط پر ہیملپٹڈ کے ڈاک خانے کی مہر تھی، لیکن پوئرو کی رائے میں اس پر سر کھپانا محض وقت ضائع کرنا تھا ـــــ

معاملے کی اہمیت پر بڑے زور و شور سے بحث ہوئی ـــــ ڈاکٹر تھامپسن نہایت زندہ دل، ادھیڑ عمر کا آدمی تھا جو باوجود اپنے علم و فضل کے نہایت سلیس زبان میں گفتگو کرتا اور فنی اصطلاحات و الفاظ کو قطعاً استعمال نہ کرتا تھا۔

"بہرحال اس میں کوئی شک و شبہ نہیں کہ دونوں خط ایک ہی ہاتھ نے ٹائپ کئے ہیں۔" اسسٹنٹ کمشنر نے کہا۔

"اور اسی بنا، پر ہم یہ وثوق سے کہہ سکتے ہیں کہ یہی شخص انڈوور کی واردات کا ذمہ دار ہے۔"

"بالکل ـــــ اور اب ہمیں ایک دوسرے حادثے کی اطلاع دی گئی ہے جو ۲۵ تاریخ کو یعنی اترسوں سیکس ہل کے مقام پر وقوع پذیر ہوگا۔ اس سلسلے میں کیا اقدامات کئے جائیں۔"

سسیکس کے چیف کانسٹیبل نے اپنے علاقے کے سپرنٹنڈنٹ کی طرف دیکھا۔ "ہاں، کارٹر! تمہاری کیا تجویز ہے؟"

سپرنٹنڈنٹ نے نہایت فکرمند طریق پر اپنا سر نفی میں ہلایا۔ "کوئی تجویز پیش کرنا

سخت دُشوار ہے جناب۔ خط میں ذرا اشارہ نہیں ہے کہ اس بار قاتل کا شکار کون مظلوم ہوگا ـــــــ آپ خود ہی سوچیئے کہ ان حالات میں ہم کیا قدم اُٹھا سکتے ہیں؟"

"اگر آپ اجازت دیں تو میں عرض کروں۔" پوئرو نے آہستہ سے کہا۔

سب کی نگاہیں اس کے چہرے پر مرکوز ہوگئیں۔ "یہ ممکن ہے کہ جس پر حملہ کیا جائے اس کے نام کا پہلا حرف بی (B) سے شروع ہو۔"

"آہ ـــــــ میں سمجھ گیا ـــــــ آپ کا مطلب حروفِ تہجی کی ترتیب سے ہے۔" ڈاکٹر تھامپسن نے پُرخیال انداز میں کہا۔

"میں نے محض اس کے امکانات ہی پر عرض کیا ہے ـــــــ اس سے زیادہ نہیں۔

"دراصل یہ بات میرے ذہن میں تب آئی تھی جب میں نے اس بدنصیب عورت کی دُکان پر صاف حرفوں میں اس کا نام "آسچر" لکھا ہوا دیکھا ـــــــ اور پھر مجھے اے بی سی کا دوسرا خط ملتا ہے جس میں بکیس ہل کا نام درج کیا گیا ہے تو مجھے احساس ہوا کہ اس بات کا بھاری امکان ہے کہ جس طرح جگہ کا نام "بی" سے شروع ہوتا ہے اسی طرح نئے مظلوم کا نام "بی" سے شروع ہو ـــــــ آپ دیکھتے ہیں کہ پہلے کیس میں دونوں نام اے (A) سے شروع ہوتے ہیں ـــــــ آسچر اور انڈوور ـــــــ اور یہ جنونی قاتل حروفِ تہجی کے قاعدے پر چل رہا ہے۔"

"ایسا ممکن ہے۔" ڈاکٹر تھامپسن بولا ـــــــ "لیکن ایسا بھی تو ہوسکتا ہے کہ پہلی واردات میں آسچر اور انڈوور کے ناموں کا آغاز "اے" سے محض اتفاقیہ ہو ـــــــ اور یہ بھی ممکن ہے کہ نام کو چھوڑ کر اس بار بھی مقتولہ کوئی بوڑھی عورت ہو جو مسز آسچر کی طرح سگریٹ اور اخبار بیچتی ہو ـــــــ بہرحال یہ یاد رکھیے کہ ہمارا سابقہ ایک قطعی جنونی

ص سے ہے اور اس نے ابھی تک ان جرائم کا کوئی مقصد ظاہر نہیں کیا۔"

"کیا جنونی شخص بھی کسی کام کا کوئی مقصد رکھتا ہے جناب"؟ سپرنٹنڈنٹ نے تلخ میز لہجے میں پوچھا۔

"بلاشبہ اس کا ایک خاص منشا ہوتا ہے۔" ڈاکٹر نے فوراً جواب دیا۔ "یاد رکھیے ایک جنونی قاتل نہایت سنگین منطق کی بنیاد پر فرض کر لیتا ہے کہ اُسے خُدا کی طرف سے اس کام کے لئے مقرر کر دیا گیا ہے کہ وہ پادریوں کو قتل کرے، ڈاکٹروں کو ہلاک کر دے۔ یا پولیس کے سپاہیوں کو مار دے اور یا سگریٹ اور اخبار بیچنے والی بوڑھی دُکاندار عورتوں کو ختم کر دے۔ آپ کو معلوم ہے کہ چند سال پیشتر اسی قسم کا ایک جنونی قاتل انسپکٹر کرام نے پکڑا تھا جو معصوم بچوں کو ہلاک کرتا تھا ——— ان تمام جرائم کے پس پردہ کوئی نہ کوئی متحرک جذبہ ضرور ہوتا ہے ——— اور ہمیں اس حروفِ تہجی کے معاملے میں ہی پھنس کر نہیں رہ جانا چاہیئے۔ کیا یہ ممکن نہیں کہ انڈوور کے بعد بکیس ہل کا نام بھی محض اتفاق ہو؟"

"بہرحال۔ بہرحال ——— ہم اتنا تو کر سکتے ہیں کہ بکیس میں جتنی عورتیں سگریٹ اور اخبار بیچتی ہیں، ان کی فہرست تیار کر لی جائے اور جن عورتوں کے نام "بی" سے شروع ہوتے ہوں، اُن کی خاص نگرانی کی جائے ——— اس سے زیادہ اور ہم کیا کر سکتے ہیں؟ بس یہی ممکن ہے کہ بکیس ہل میں آنیوالے تمام اجنبیوں پر کڑی نگرانی رکھی جائے۔"

سپرنٹنڈنٹ کارٹر نے آہ بھرتے ہوئے چیف کانسٹیبل سے کہا۔

"جناب عالی! شاید آپ کو یہ یاد نہیں کہ سکولوں میں گرمیوں کی تعطیلات شروع ہو گئی ہیں اور ہزارہا لوگ بکیس ہل میں آجا رہے ہیں۔"

"اوہ ——— جو کچھ ہم کر سکتے ہیں وہ تو کرنا چاہیئے۔" چیف کانسٹیبل نے تیز ہو کر کہا۔

انسپکٹر گلن اپنی باری آنے پر بولا۔ "میں نے مسز آسپچر کے کیس سے تعلق رکھنے والے ہر شخص کی نگرانی شروع کر دی ہے۔ اُن دو گواہوں پیٹرج اور رڈل اور مقتولہ کے خاوند کی خاص طور پر نگرانی ہو رہی ہے ـــــ اگر ان میں سے کوئی انڈور سے باہر گیا تو اس کا تعاقب کیا جائیگا۔"

اس کے بعد کانفرنس ختم ہو گئی اور پولیس افسران علیحدہ علیحدہ ایک دوسرے سے باتیں کرنے میں مصروف ہو گئے ـــــ جب ہم یارڈ سے باہر نکلے تو میں نے پوئرو سے کہا ـــــ "پوئرو یقیناً یہ جرم روکا جا سکتا ہے۔"

پوئرو نے اپنا فکر سے سُنتا ہوا چہرہ میری طرف کیا اور بولا۔

"ہاسٹنگ! کیا تمہارا یہ خیال ہے؟ ـــــ افسوس ـــــ افسوس ـــــ بہت افسوس ہے ـــــ بہت افسوس ہے ـــــ یہ پاگل پن ہے۔ پاگل پن۔"

"اُف خدایا تو کیا یہ واردات ضرور ہو گی؟"

"پاگل پن! ـــــ نہایت خطرناک چیز ہے ہاسٹنگ! افسوس۔ افسوس ـــــ صد افسوس ـــــ"

دوسرا قتل

۲۵ جولائی کی صبح میں عمر بھر نہیں بھول سکوں گا ـــــ میری آنکھ کھُلی تو گھڑی میں سات بج کر تیس منٹ ہوئے تھے۔ پوُرو میرے سرہانے کھڑا آہستہ آہستہ میرا شانہ ہلا کر مجھے جگا رہا تھا۔ اس کے چہرے پر ایک سرسری سی نظر ڈالتے ہی میری نیند اس طرح اُڑ گئی جس طرح غبارے میں سے گیس نکل جاتی ہے۔

"کیا بات ہے؟" میں نے اُچھل کر بستر پر بیٹھتے ہوئے پوچھا۔

اس نے اگرچہ نہایت سکوُن سے جواب دیا لیکن میں جانتا ہوں کہ جو الفاظ اس کے مُنہ سے نکلے ان کے پیچھے جوش و اضطراب کا ایک سمندر پوشیدہ تھا۔

"واردات رونما ہو چکی ہے۔"

"کیا؟" میں چلّا اُٹھا ـــــ "تمہارا مطلب ـــــ مگر ـــــ آج تو پچیس تاریخ ہے ـــــ"

"واردات گزشتہ رات وقوع پذیر ہوئی ـــــ یا آج صبح غالباً ابتدائی گھنٹوں میں۔"

یہ الفاظ سُن کر میں پھرتی سے اُٹھا اور جلدی جلدی مُنہ ہاتھ دھویا۔ اس دوران پوئرو نے مجھے واردات کے بارے میں مختصر طور پر چند باتیں بتائیں جو اُسے فون پر پولیس نے بتائی تھیں ـــــ "تمہیں معلوم ہے کہ بکیس ہل کا قصبہ سمندر کے کنارے پر واقع ہے چنانچہ عین سمندر کے کنارے پر ایک نوجوان لڑکی کی لاش پائی گئی ہے۔ لاش کو شناخت کر لیا گیا ہے۔ لڑکی کا نام برنارڈ ایلز بتھ تھا اور بکیس ہل کے کسی چائے خانے میں بہ حیثیت ویٹرس ملازم تھی۔ اور یہ لڑکی اپنے والدین کے ساتھ ہی بکیس ہل کے ایک چھوٹے سے قصبے میں رہا کرتی تھی ـــــ میڈیکل رپورٹ کے مطابق موت رات ساڑھے گیارہ بجے اور ایک بجے کے درمیان واقع ہوئی۔"

"پولیس والوں کو یقین ہے کہ یہی وہ واردات تھی جس کے وہ منتظر تھے؟" میں نے جلدی جلدی شیو کرتے ہوئے پوچھا۔

"ایک اے، بی، سی ریلوے گائیڈ، بکیس ہل کو جانے والی گاڑیوں کے صفحے سے کھُلی ہوئی، لاش کے عین نیچے دبی ہوئی پائی گئی ہے۔"

"خدا کی پناہ ـــــ" میرا ہاتھ کانپ اٹھا۔

"اوہ ـــــ خدا کے لئے ہاسٹنگ اپنے اُوپر قابو پاؤ ـــــ میں نہیں چاہتا کہ ایک اور ٹریجڈی میرے کمرے میں واقع ہو۔"

میں نے گھبرا کر اپنی ٹھوڑی سے خون صاف کیا ـــــ میں نے بے خبری میں اپنی ٹھوڑی پر ایک گہرا زخم لگا لیا تھا۔

"اب ہمارا پروگرام کیا ہوگا؟ میں نے دریافت کیا۔

"ابھی چند منٹ کے اندر اندر پولیس کی کار ہمیں لینے کے لئے آرہی ہے ــــ اور میں تمہارے لئے ناشتہ لاتا ہوں۔ تاکہ روانگی میں کوئی تاخیر نہ ہو۔"

بیس منٹ بعد ہم ایک تیز رفتار پولیس کار میں بیٹھے ہوئے دریائے ٹیمز کے اُوپر بنا ہوا پُل پار کر کے بیکس ہل کی جانب روانہ ہو چکے تھے۔ کار میں ہمارے ساتھ انسپکٹر کُرام موجود تھا۔ جو گذشتہ روز کانفرنس میں بھی شریک تھا اور اس نے بتایا کہ سرکاری طور پر یہ کیس اس کے سپرد کر دیا گیا ہے۔

انسپکٹر جاپ کی نسبت انسپکٹر کُرام بہت علیحدہ کیفیت کا حامل اور عمر میں اس سے چھوٹا تھا۔ وہ خاموش اور سنجیدہ غور و فکر، اعلیٰ تعلیم یافتہ اور وسیع مطالعہ کا مالک تھا اور حال ہی میں اس نے بچّوں کو قتل کرنے والے ایک جنونی شخص کو نہایت ہنرمندی سے گرفتار کر کے اسکاٹ لینڈ یارڈ کو حیرت میں ڈال دیا تھا ــــــ اور اس کیس کو سنبھالنے کے لئے اس سے زیادہ موزوں افسر اور کوئی نہ ہو سکتا تھا، لیکن میرا خیال یہ تھا کہ واردات کے متعلق اس کو بھی حقائق کا زیادہ علم نہ تھا۔ پوئرو کے بارے میں اس کا رویّہ یوں تو بڑا اچھا تھا، لیکن مجھے محسوس ہوا کہ وہ محض اس وجہ سے اس کا ادب نہیں کرتا کہ میرا دوست برطانیہ کا مشہور و معروف پرائیویٹ جاسوس ہے، بلکہ وہ پوئرو کی بزرگی اور معمّر پن کا لحاظ کرتا تھا۔

کچھ عرصے تک ہم سب خاموشی کی حالت میں سفر کرتے رہے، لیکن جب ہماری کار نے نیو کراس اسٹیشن عبور کیا تو انسپکٹر کُرام نے زبان کھولی۔

"کیس کے بارے میں اگر کوئی بات ایسی ہے تو بے شک پوچھ لیجئے۔"

"کیا آپ کو مقتول لڑکی کا صحیح حُلیہ معلوم ہے؟" پوئرو نے پوچھا۔

"اُس کی عمر تئیس سال تھی ــــــ اور وہ تھرکیٹ کیفے میں ویٹرس کی حیثیت

سے ملازم تھی ــــــــ "

" چہ۔ چہ۔ چہ ــــ مجھے تعجب ہوگا ــــــ کیا وہ حسین لڑکی تھی؟" پوئرو نے کہا۔

" اس کے متعلق مجھے کچھ معلوم نہیں۔" انسپکٹر نے اس لہجے میں کہا جیسے پوئرو کا سوال اُسے ناگوار معلوم ہوا ہو ــــــــ اس کا روّیہ دبی زبان سے کہہ رہا تھا ــــــ "اونہہ ــــ یہ غیر ملکی لوگ ــــــ سب کے سب ایک جیسے ہوتے ہیں ــــ "

پوئرو کی آنکھ میں مزاح کی ایک ہلکی سی جھلک نمودار ہوئی۔

" آہ ــــــ یہ سوال آپ کو کچھ اہم معلوم نہیں ہوتا؟ حالانکہ یہ پہلا اہم نکتہ ہے ــــــ اور شاید اسی نکتے کی بدولت اس بدنصیب لڑکی کی قسمت کا فیصلہ ہوا ہو۔"

انسپکٹر کرام کے مُنہ سے نکلا " اچھا؟ " اور پھر خاموشی طاری ہوگئی ــــــ جب کار سیون اوک کے مقام پر پہنچی تو پوئرو نے گفتگو چھیڑی۔

" کیا آپ کو پتہ چلا ہے کہ لڑکی کو کس طرح اور کس چیز سے گلا گھونٹ کر مارا گیا ہے؟"

انسپکٹر کرام نے مختصراً جواب دیا ــــــ لڑکی کی اپنی کمر کی پیٹی سے۔ میرا خیال ہے یہ اُون کی بُنی ہوئی ایک موٹی سی پیٹی ہوگی۔"

پوئرو کی آنکھیں ایک دم پھیل گئیں۔

" آہا ــــــ " اس نے کہا ــــ " کم از کم ہمارے پاس ایک ایسی اطلاع تو ضرور ہے جو قطعی دُرست ہے ــــــ اور یہ اطلاع ہمیں ایک خاص بات بتاتی ہے۔"

" میں نے تو اس میں کوئی خاص بات اب تک نہیں دیکھی۔" انسپکٹر کرام نے سرد لہجے میں کہا۔

انسپکٹر کرام کی بصیرت اور دُور اندیشی کے بارے میرے عقیدے کو زبردست ٹھیس پہنچی،

حالانکہ یہ سیدھی سی بات تھی جو میرا جیسا کوڑھ مغز بھی فوراً سمجھ گیا۔ میں چُپ نہ رہ سکا اور فوراً بول اُٹھا۔

"آہ ـــــ آپ نہیں دیکھتے کہ یہ اطلاع قاتل کے مخصوص ظالمانہ ذہن کی صحیح نشاندہی کر رہی ہے ـــــ خدا رحم کرے ـــــ لڑکی کی اپنی کمر پیٹی۔"

میری بات جاری تھی کہ پوئرو نے گھور کر مجھے دیکھا ـــــ میں سمجھ گیا کہ وہ انسپکٹر کے سامنے بولنا پسند نہیں کرتا ـــــ چنانچہ میں فوراً چُپ ہو گیا۔

بکیس ہل میں ہمارا خیر مقدم سپرنٹنڈنٹ کارٹر نے کیا ـــــ سپرنٹنڈنٹ کے ہمراہ خوب صورت چہرے اور ذہین آنکھوں والا نوجوان انسپکٹر کیلے بھی تھا۔ سپرنٹنڈنٹ کارٹر کہنے لگا ـــــ "میں تمہیں کیس کی موٹی موٹی باتیں بتا دیتا ہوں اور پھر تم فوراً کارروائی شروع کر دو۔"

"شکریہ جناب۔" انسپکٹر نے کہا۔

"ہم نے لڑکی کے والدین کو خبر پہنچا دی ہے۔ بلاشبہ اُن پر تو یہ خبر پہاڑ بن کر گری ہے۔ میں نے مناسب سمجھا کہ ان بیچاروں کو ابھی سوالات کر کے مزید پریشان نہ کیا جائے ـــ ذرا صدمہ دُور ہو تو تم وہیں سے تفتیش کا آغاز کرنا۔"

"کیا مقتول لڑکی اور والدین کے علاوہ خاندان کے دوسرے افراد بھی موجود ہیں؟" پوئرو نے دریافت کیا۔

"ہاں ـــــ مقتولہ کی ایک بڑی بہن بھی ہے ـــــ جو لندن میں ٹائپسٹ کا کام کرتی ہے اور رہتی بھی وہیں ہے ـــــ اُسے ہم نے اطلاع بھجوا دی ہے۔ اس کے علاوہ ایک نوجوان ہے غالباً لڑکی کا منگیتر ـــــ اور جس کے بارے میں یہ

کہا جاسکتا ہے کہ وہ گزشتہ رات مقتولہ کو اپنے ساتھ کہیں لے گیا تھا۔"

"اے، بی، سی گائیڈ سے کسی قسم کی مدد ملی ہے؟" انسپکٹر کرام سے سوال کیا۔

"گائیڈ وہاں سامنے رکھی ہے۔" سپرنٹنڈنٹ نے میز کی طرف اشارہ کیا۔ "انگلیوں کے نشانات غائب ہیں ——— جب یہ لاش کے نیچے سے برآمد ہوئی تو بیکیں ہل کے صفحے سے کھلی تھی ——— اور بالکل نئی ہے ——— اور استعمال شدہ معلوم نہیں پڑتی ——— میں نے یہاں کے تمام اسٹیشنرز سے پوچھ لیا ہے۔ قاتل نے یہ گائیڈ بکس ہل کی کسی دکان سے نہیں خریدی ———"

"جناب لاش دریافت کس نے کی تھی؟" انسپکٹر نے پوچھا۔

"یہاں ایک کرنل صاحب ہیں ——— کرنل جیرڈم ——— ان کی عادت ہے کہ علی الصبح اپنے کتے کو ہمراہ لے کر سیر کے لئے جایا کرتے ہیں؛ چنانچہ آج صبح چھ بجے اپنے کتے کے ساتھ گھوم رہے تھے کہ اچانک کتا بھاگا اور دور جاکر کچھ سونگھنے لگا ——— کرنل صاحب نے کتے کو بلایا، لیکن وہ نہ آیا۔ تب کرنل صاحب نے غور سے دیکھا تو انہیں کوئی عجیب شے دکھائی دی، پھر وہ اُس جگہ گئے تو برنارڈ ایزبتھ کی لاش دیکھی ——— کرنل نے اُسے ہاتھ نہیں لگایا۔ فوراً واپس پلٹے اور ہمیں فون کر دیا۔"

"اور موت کا وقت آدھی رات کے قریب معین کیا گیا ہے؟"

"بارہ اور ایک بجے کے درمیان کہنا چاہیئے ——— یہ بات یقینی ہے ——— بلاشبہ ہمارا جنونی قاتل اپنے قول کا پکا نکلا ——— اس نے پچیس کا اعلان کیا تھا، اور آج پچیس تاریخ ہے ——— اگرچہ چند منٹ کا فرق ضرور ہے۔"

انسپکٹر کرام نے اثبات میں سر ہلایا ——— "بیشک ——— اس کا ذہن صحیح کام

گزر رہا ہے ـــــ ار ـــــ اور تو کوئی خاص بات نہیں ؟ کسی شخص نے کوئی ایسی چیز چیز کا مشاہدہ تو نہیں کیا جو مدد دے سکے ؟"

"جہاں تک ہمیں معلوم ہے کسی نے کچھ نہیں دیکھا ـــــ مگر بہرحال ابھی ابتدا ہے۔ ممکن ہے کسی نے لڑکی کو سفید لباس میں گزشتہ رات گھومتے ہوئے دیکھا ہو اور وہ ہمیں آکر کچھ بتائے ـــــ اور میرا خیال ہے کہ گزشتہ رات کوئی پانچ چھ سو لڑکیاں تو ضرور ہی سفید لباس پہن کر نوجوانوں کے ساتھ گھوم رہی تھیں۔"

"خیر، جناب عالی! میں کارروائی شروع کر دیتا ہوں ـــــ" کرام نے کہا ـــ "فی الحال تو دو مقام ایسے ہیں جہاں جانا چاہیئے ـــــ لڑکی کا گھر اور وہ چائے خانہ۔ ـــ انسپکٹر کیلے چاہیں تو میرے ساتھ آسکتے ہیں۔"

"اور مسٹر پوئرو ؟" سپرنٹنڈنٹ نے پوچھا۔

"میں آپ کے ہمراہ چلوں گا۔" پوئرو نے جھک کر سلام کرنے کے انداز میں کرام سے کہا۔

مجھے احساس ہوا کہ اس درخواست پر انسپکٹر کرام کچھ بے چین ہو گیا ـــــ انسپکٹر کیلے جس نے اس سے پیشتر پوئرو کو نہیں دیکھا تھا، زور سے ہنسا۔ میرے عزیز دوست کی یہ بدنصیبی ہی تھی کہ جب بھی کوئی اُسے پہلی بار دیکھتا، ہنس پڑتا۔ اپنی شکل وصورت اور چال ڈھال کے اعتبار سے وہ ایک عظیم اور اعلیٰ دماغ سراغ رساں کی بجائے کسی تھیٹر کا مینیجر نظر آتا تھا ـــــ لیکن جب وہ پیچیدہ نکتے حل کرتا تو بڑے بڑے ذہین لوگ عش عش کر اُٹھتے تھے، لیکن پوئرو ایک صفت یہ تھی کہ وہ کبھی بددل نہ ہوتا بلکہ مسکرا کر بات ٹال جاتا تھا۔

"مسٹر پوئرو کا خیال ہے کہ وہ کمر پیٹی جس سے لڑکی کا گلا گھونٹا گیا ہے، بیش قیمت سراغ ہے۔ اور مجھے توقع ہے کہ شاید وہ اس کا معائنہ کرنا پسند کریں۔" انسپکٹر کرام نے طنزیہ انداز میں سپرنٹنڈنٹ کارٹر سے کہا۔

"چہ چہ چہ ——" پوئرو نے زیرلب کہا "آپ میرا اصل مطلب نہیں سمجھے۔"

"آپ اس پیٹی سے کوئی مدد نہیں لے سکیں گے۔" کارٹر بولا۔ "وہ چمڑے کی پیٹی نہیں ہے کہ جس پر انگلیوں کے نشانات پائے جائیں۔ —— وہ تو اُون کی بنی ہوئی موٹی سی پیٹی ہے —— اور کسی کا گلا گھونٹنے کے لیے بڑی مناسب چیز ہے۔"

—— مجھے جھرجھری سی محسوس ہوئی۔

"خیر ——" کرام نے کہا۔ "جو کچھ ہوگا دیکھا جائے گا۔"

سب سے پہلے ہماری پارٹی جج کریٹ کیفے میں پہنچی —— یہ معمولی سا چھوٹا سا چائے خانہ سمندر کے کنارے پر واقع تھا۔ اس وقت گاہکوں کو صبح کی کافی پیش کی جارہی تھی۔ ہماری آمد کی خبر سنتے ہی کیفے کی مالکہ گھبرائی ہوئی اپنے کیبن سے باہر نکلی۔ اس کی شکل دیکھتے ہی مجھے یوں محسوس ہوا جیسے وہ خود ایک دُبلی پتلی بلّی ہے۔ پھر وہ جلدی سے ہمیں کیبن میں لے گئی۔

"مس —— ار —— مس میرین؟" انسپکٹر کرام نے ہکلاتے ہوئے اس سے پوچھا ——

"جی ہاں یہ میرا ہی نام ہے —— اُف خدایا —— کتنا ظالمانہ فعل ہے —— اور یہ میرے کاروبار پر کس قدر خوف ناک اثر ڈالے گا، میں تو اس بارے میں سوچ بھی نہیں سکتی ——"

مس میرین کی عمر چالیس سال کے لگ بھگ تھی۔ اس کی حرکتوں اور اندازِ گفتگو سے صاف عیاں تھا کہ برنارڈ ایلزبتھ کی اچانک موت نے اس کے اعصاب پر کیسا بُرا اثر ڈالا ہے۔

"بے شک۔ بے شک ـــــ آپ کو تو بڑا رنج پہنچا ہوگا۔" انسپکٹر نے ہمدردی سے کہا۔ "بہرحال مس میرین آپ مجھے مقتول لڑکی کے بارے میں کیا بتا سکتی ہیں۔"

"کچھ نہیں ـــــ قطعی کچھ نہیں۔" مس میرین نے وثوق سے کہا۔

"لڑکی کتنے عرصے سے یہاں کام کر رہی تھی؟"

"دو سال سے۔"

"آپ اس کے کام سے مطمئن تھیں؟"

"آہ ـــــ وہ بڑی اچھی لڑکی تھی ـــــ نہایت محنتی اور ہمیشہ چاق چوبند رہا کرتی تھی۔"

"کیا وہ خوب صورت بھی تھی؟" پوئرو نے اچانک پوچھا۔

مس میرین نے خشمگیں نظروں سے اُسے گھورا۔ بالکل اسی طرح جیسے انسپکٹر کُرام کو اس کا یہ سوال ناگوار گزرا تھا۔

"میں نے کہا نا کہ صاف ستھری اور پیاری بچی تھی۔"

"گزشتہ رات وہ کتنے بجے یہاں سے فارغ ہو کر گئی تھی؟" کُرام نے پوچھا۔

"آٹھ بجے ـــــ آٹھ بجے ہم کیفے بند کر دیتے ہیں ـــــ ہمارے ہاں ڈنر کا انتظام نہیں ہے، کیونکہ ڈنر کھانے والے گاہک بہت کم ہیں۔ ساڑھے چھ بجے تک گاہکوں کا ہجوم رہتا ہے ـــــ پھر سات بجے تک اِکّا دُکّا گاہک آ جاتا ہے۔"

"کیا اُس نے آپ کو بتایا تھا کہ چھٹی کے بعد اس کا پروگرام کیا ہے؟"

"بالکل نہیں۔" مس میرین نے اپنے الفاظ پر زور دیتے ہوئے کہا۔ "میرے اور اُس کے درمیان ایسے دوستانہ تعلقات نہیں تھے۔"

"آٹھ بجے سے پہلے کوئی آدمی اُسے بُلانے تو نہیں آیا تھا؟"

"نہیں ــــ"

"کیا اُس کی طبیعت معمول کے مطابق تھی؟ آپ نے محسوس کیا کہ وہ مضطرب یا پریشان تو نہیں تھی؟"

"میں صحیح طور پر کچھ نہیں کہہ سکتی۔"

"آپ کے کیفے میں کتنی لڑکیاں بہ حیثیت ویٹرس ملازم ہیں؟"

"عام طور پر دو ــــ اور بیس جولائی سے اگست کے اختتام تک دو اکسٹرا لڑکیاں رکھ لی جاتی ہیں۔"

"لیکن برنارڈ ایلزبتھ اُن اکسٹرا لڑکیوں میں سے تو نہیں تھی؟"

"جی نہیں ــــ مس برنارڈ یہاں مستقل ملازم تھی۔"

"دوسری مستقل ویٹرس کون ہے؟"

"مس ہنگلے؟ وہ تو بہت اچھی عورت ہے۔"

"کیا مس ہنگلے اور مس برنارڈ آپس میں سہیلیاں تھیں؟"

"میں صحیح طور پر کچھ نہیں کہہ سکتی۔"

"کیا یہ بہتر نہ ہوگا کہ ہم خود مس ہنگلے سے بات کریں؟"

"ابھی؟"

"اگر آپ اجازت دیں تو ــــــ"

"بہت اچھا۔ میں اُسے آپ کے پاس بھیجتی ہوں۔" مس میرین نے اُٹھتے ہوئے کہا۔ "براہ کرم اُسے زیادہ دیر تک نہ روکیے۔ کیونکہ اس وقت گاہک سر پر کھڑے ہیں۔"

ــــ تھوڑی دیر بعد گھنی بھوری زلفوں، سیاہ آنکھوں، سرخ گالوں اور پھولی ہوئی سانس کے ساتھ ایک موٹی تازی لڑکی ویٹرس کی وردی پہنے کیبن میں داخل ہوئی ــــ اس نے آتے ہی بلند آواز میں اعلان کیا ــــ "فرمائیے کیا حکم ہے؟ مس میرین نے مجھے بھیجا ہے ــــ"

"تمہارا نام مس ہگلے ہے ــــ"

"جی ہاں ــــ یہی میرا نام ہے ــــ"

"تم مس برنارڈ ایڈیتھ کو جانتی ہو؟"

"اوہ ــــ ہاں۔ میں بیٹی کو جانتی ہوں ــــ توبہ۔ توبہ ــــ میں تو اس پر کبھی یقین نہیں کر سکتی ــــ اور یہی بات میں صبح سے ان لڑکیوں سے کہہ رہی ہوں کہ میں کبھی یقین نہیں کر سکتی۔ مجھے تو حادثہ اصلی معلوم ہی نہیں ہوتا ــــ اُف خدایا۔ برنارڈ کو کسی نے ہلاک کر دیا ــــ بیٹی کو ــــ جو یہاں میرے ساتھ اتنے عرصے سے کام کر رہی تھی ــــ اُسے قتل کر دیا ــــ میں اس پر کبھی یقین نہیں کر سکتی ــــ کبھی نہیں ــــ میں نے کئی بار اپنے جسم میں چٹکی بھر کر دیکھا کہ کہیں میں سو تو نہیں رہی ــــ کوئی بھیانک خواب تو نہیں دیکھ رہی ــــ مگر آہ ــــ بیٹی برنارڈ قتل ہو گئی ــــ"

"تم مقتولہ کو اچھی طرح جانتی تھیں؟" کرام نے پوچھا۔

"میں ؟ وہ تو مجھ سے بھی پہلے یہاں کام کرتی تھی۔ میں تو اسی سال ماہ مارچ میں یہاں آئی ہوں۔ اور وہ گزشتہ سال سے یہاں تھی۔ وہ اکثر خاموش ہی رہا کرتی تھی ـــــ نہ کسی سے بول نہ چال ـــــ بس اپنے کام کاج سے مطلب ـــــ نہ کسی سے ہنسی نہ مذاق۔ ـــــ آپ میرا مطلب سمجھ گئے ہوں گے ؟ وہ بڑی سنجیدہ طبیعت کی لڑکی تھی۔"

انسپکٹر کرام نے صبر و سکون کا نہایت اچھا مظاہرہ کیا؛ ورنہ مس ہگلے نے ہمیں بڑا پریشان کیا۔ وہ ایک ہی بات کو بار بار دُہرائے جاتی تھی اور نتیجہ کچھ بھی برآمد نہ ہوتا تھا۔ بہرحال اس کے لمبے چوڑے بے معنی بیان میں جو کام کی باتیں نکلیں وہ یہ تھیں کہ مقتولہ سے مس ہگلے کے دوستانہ تعلقات کبھی نہیں رہے۔ اس سے ایک اندازہ یہ لگایا جاسکتا ہے کہ مس برنارڈ اپنی شخصیت کو دوسری لڑکیوں اور مس ہگلے کی نسبت برتر سمجھتی تھی۔ اس کا یہ مطلب نہیں کہ وہ اُن سے بات بھی نہ کرتی تھی ـــــ نہیں، بلکہ مس برنارڈ ڈیوٹی کے دوران میں اپنی ساتھی لڑکیوں سے پُر مذاق گفتگو بھی کیا کرتی تھی ـــــ لیکن کام سے فارغ ہونے کے بعد وہ ان لڑکیوں اور مس ہگلے سے کبھی نہیں ملتی تھی۔ مس برنارڈ کا ایک "دوست" بھی تھا جو اسٹیشن کے نزدیک جائیداد کے ایجنٹوں کی کمپنی میں بطور کلرک کے ملازم تھا۔ اس کمپنی کا نام تھا "کورٹ اینڈ برن سکل"۔ مس برنارڈ کا یہ دوست نہ تو مسٹر کورٹ تھا اور نہ مسٹر برن سکل ـــــ مس ہگلے کو اس کلرک کا نام معلوم نہ تھا، لیکن وہ اس کو اچھی طرح پہچانتی تھی۔ اس نوجوان کا جو حلیہ مس ہگلے نے بتایا اس کے مطابق وہ بہت، حسین اور پُرکشش نوجوان تھا اور لباس بھی عمدہ پہنتا تھا ـــــ میں نے یہ اندازہ کیا کہ اس نوجوان کے لئے مس ہگلے کے دل میں کچھ نہ کچھ جگہ ضرور تھی۔

مس برنارڈ نے کیفے میں کسی پر یہ ظاہر نہیں کیا تھا کہ گزشتہ روز اس کا پروگرام کیا تھا،

لیکن مس ہنگلے کی رائے میں وہ اپنے "دوست" سے ملنے گئی ہوگی، کیونکہ "اس نے نیا سفید لباس سُلوایا تھا ـــــ اور وہ لباس مس برنارڈ پر خوب سجتا تھا۔"

مس ہنگلے کے بعد ہم نے کیفے کی دو ایکٹرائز کیوں سے بھی پوچھ گچھ کی، لیکن کوئی خاص بات معلوم نہ ہو سکی۔ بیٹی برنارڈ نے اپنے پروگرام کے متعلق کسی کو کچھ بتایا تھا کہ وہ شام کو کہاں جائے گی اور کس سے ملے گی۔ اور نہ کسی نے رات کے دوران اُسے بیکیں ہل میں دیکھا تھا۔

برنارڈ ایلزبتھ

مقتولہ برنارڈ ایلزبتھ عُرف بیٹی کے والدین بیکس ہل کے نئے تعمیر شدہ چھوٹے بنگلوں میں سے ایک میں رہتے تھے۔ پچاس سالہ مسٹر برنارڈ ایک صحت مند، باوقار شخص تھے۔ ان کو پہلے سے اطلاع مل چکی تھی کہ پولیس آنے والی ہے، اس لئے وہ دروازے میں کھڑے انتظار کر رہے تھے۔

"آیئے آیئے صاحبان!" انہوں نے کہا ـــــ انسپکٹر کیلے نے تعارف کرانا شروع کر دیا۔

"یہ ہیں انسپکٹر کرام جو سکاٹ لینڈ یارڈ سے تشریف لائے ہیں جناب۔" کیلے نے اُسے بتایا۔ "اور یہ واردات کے بارے میں ہمیں مدد دیں گے۔"

"سکاٹ لینڈ یارڈ؟" مسٹر برنارڈ نے پُرامید لہجے میں سوال کیا۔ "یہ تو بہت ہی اچھا ہے ـــــ اُس ظالم قاتل کو بھاگ نکلنے کا موقع نہ ملنا چاہیے ـــــ آہ

——— میری عزیز ———" اس کا چہرہ دبے ہوئے رنج کی وجہ سے مُرجھا گیا۔
" اور یہ ہیں مسٹر ہرکوئل پوئرو ——— یہ بھی لندن سے تشریف لائے ہیں۔
اور ——— یہ صاحب ——— ار ———"
کیپٹن ہاسٹنگ ———" پوئرو نے کہا۔
" میں آپ صاحبان سے مل کر خوش ہوا ———" مسٹر برنارڈ نے رسمی طور پر کہا۔
" آیئے اندر تشریف لایئے ——— میں یہ وثوق سے نہیں کہہ سکتا میری بدنصیب بیوی کس طرح آپ کے سامنے پیش ہو سکے گی ——— اُس کا بُرا حال ہے۔"
بہرحال جب ہم مسٹر برنارڈ کی رہنمائی میں اندر پہنچے تو مسز برنارڈ بھی ایک کمرے سے نمودار ہوئیں۔ اُن کی آنکھیں رو رو کر سُوج چکی تھیں اور عورت اس طرح لڑکھڑا کر چل رہی تھی جیسے اب گری کہ اب گری ——— صاف معلوم ہوتا تھا کہ جوان بیٹی کی اچانک موت سے ماں کو کتنا دھچکا لگا ہے۔ مسٹر برنارڈ نے آگے بڑھ کر اپنی غم زدہ بیوی کو سنبھالا اور اُسے ایک کرسی پر بٹھا دیا۔
" سپرنٹنڈنٹ صاحب نے نہایت مہربانی کی ———" مسٹر برنارڈ بولے: " یہ بھیانک خبر سنانے کے بعد اُنہوں نے ہم سے کہا کہ آپ کا رنج ابھی تازہ ہے۔ اس لئے پولیس آپ کو کسی طرح پریشان کرنا نہیں چاہتی ——— جب آپ کی حالت ذرا بہتر ہوگی تو جو کچھ پوچھنا ہوگا پوچھ لیا جائے گا ———"
" ہائے ——— ہائے میری بچی ———" مسز برنارڈ نے روتے ہوئے کہا۔
" اُس کے ساتھ کیسا ظالمانہ سلوک ہوا ہے۔"
" بے شک یہ نہایت تکلیف دہ حادثہ ہے میڈم ———" انسپکٹر کرام نے کہا۔" اور

ہمیں آپ سے دلی ہمدردی ہے۔ لیکن ہم چاہتے ہیں کہ اس سلسلے میں ہمیں جو کچھ صحیح واقعات و حقائق معلوم ہو سکتے ہیں، وہ ہوں تاکہ جلد از جلد کارروائی شروع کر دی جائے۔"

"ضرور ـــــ ضرور ـــــ" مسٹر برنارڈ نے پسندیدگی سے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"آپ کی بیٹی کی عمر تیئیس سال تھی؟ اور کیا یہ صحیح ہے کہ وہ آپ کے ساتھ یہاں رہتی تھی اور جنجر کیٹ کیفے میں کام کرتی تھی؟"

"آپ کی معلومات صحیح ہیں۔"

"یہ بنگلہ تو نیا معلوم ہوتا ہے؟ آپ اس سے پیشتر کہاں رہتے تھے؟"

"اس سے پیشتر میں کینگلٹن میں لوہے کا کاروبار کرنے والی ایک فرم میں ملازم تھا۔ دو سال ہوئے میں ریٹائر ہوا ہوں ـــــ میری ہمیشہ سے یہ خواہش رہی کہ میں سمندر کے کنارے کوئی مکان خرید کر اس میں بقیہ زندگی بسر کروں ـــــ لیکن ـــــ"

"آپ کی دو لڑکیاں تھیں؟"

"جی ہاں ـــــ میری بڑی لڑکی لندن کے ایک دفتر میں بطور ٹائپسٹ کام کرتی ہے۔"

"گزشتہ رات جب آپ کی بیٹی واپس نہ آئی تو کیا آپ پریشان ہوئے تھے؟"

"ہمیں علم نہ تھا کہ وہ واپس ہی نہیں آئی ـــــ" مسز برنارڈ نے سسکیاں لیتے ہوئے کہا۔ "مسٹر برنارڈ کی اور میری جلدی سو جانے کی عادت ہے ـــــ ۹ بجے تک ہم اپنے بستروں میں پہنچ جاتے ہیں ـــــ ہمیں تو اُس وقت پتہ چلا جب پولیس یہاں آئی اور اس نے بتایا ـــــ اس نے بتایا ـــــ"

وہ فقرہ نامکمل چھوڑ کر زور زور سے سسکیاں لینے لگی۔

"کیا آپ کی لڑکی اکثر راتوں کو دیر سے گھر آیا کرتی تھی ؟"

"انسپکٹر صاحب آپ سے کیا عرض کروں ؟" مسٹر برنارڈ نے کہا۔ "لڑکیاں آج کل قطعی آزاد ہیں ـــــ اور گرمیوں کی ان راتوں میں وہ بھلا گھر میں بیٹھ سکتی ہیں۔ بہرحال ہماری لڑکی رات کے گیارہ بجے تک ضرور گھر واپس آجایا کرتی تھی ـــــ"

"یہ بتائیے کہ وہ گھر میں داخل کیسے ہوتی تھی ؟ کیا دروازہ کھلا رہتا تھا۔"

"جی نہیں دروازہ تو بند رہتا تھا ـــــ البتہ فرش کے نیچے چابی رکھ دی جاتی تھی ـــــ"

"یہاں یہ چرچا ہے کہ آپ کی بیٹی عنقریب اپنی شادی کرنے والی تھی ؟ کیا یہ صحیح ہے ؟"

"یہ بات صحیح ہے۔" مسٹر برنارڈ نے جواب دیا۔

"ڈونلڈ فریبر اُس کا نام ہے ـــــ اور وہ نوجوان مجھے بیحد پسند ہے۔"

مسز برنارڈ کہنے لگی۔ "آہ ـــــ بیچارہ ـــــ اُس کے لئے یہ صدمہ ناقابلِ برداشت ہوگا ـــــ خدا معلوم اُسے ابھی تک پتہ چلا یا نہیں ـــــ"

"یہ شخص ـــــ ڈونلڈ فریبر کورٹ اینڈ برن سکل میں کام کرتا ہے ؟"

"جی ہاں ـــــ وہ جائیداد کی خرید و فروخت کا کام کرتے ہیں۔"

"کیا یہ نوجوان اکثر آپ کی بیٹی سے شام کو فارغ ہونے کے بعد ملا کرتا تھا ؟"

"جی نہیں ـــــ تقریباً ہفتے میں ایک یا دو بار ـــــ"

"کیا آپ کو علم تھا کہ لڑکی گزشتہ رات اس سے ملنے جا رہی تھی ؟"

"جی نہیں وہ ـــــ وہ کبھی کسی کو کچھ نہیں بتاتی تھی کہ وہ کیا کر رہی ہے اور کہاں جا رہی ہے ـــــ" مسز برنارڈ بولیں۔

"یقین کیجئے انسپکٹر صاحب میں آپ کو سب کچھ بتا دیتا جو مجھے معلوم ہوتا۔"
مسٹر برنارڈ نے کہنا شروع کر دیا۔ "مگر حقیقت تو یہ ہے کہ مجھ بدنصیب کو جو اپنی بچی کا باپ ہے ——— کچھ معلوم نہیں ——— جو آپ کو مدد دے سکے اور آپ اُس بیرحم قاتل کو پکڑنے میں کامیاب ہو سکیں بیٹی کی کسی سے عداوت نہ تھی۔ وہ تو بس اپنے کام میں مگن رہا کرتی تھی ——— میری سمجھ میں بالکل نہیں آتا کہ کسی نے اُسے کیوں قتل کیا ہے؟"

"یہی میں سوچ رہا ہوں۔" انسپکٹر نے جواب دیا۔ "اچھا اب مجھے مقتولہ کا وہ کمرہ دکھلایئے جس میں وہ سوتی تھی ——— ممکن ہے کوئی ڈائری یا ذاتی خطوط دستیاب ہوں جن سے کچھ مدد مل سکے۔"

"ضرور۔ ضرور۔" مسٹر برنارڈ نے اٹھتے ہوئے کہا۔ "آیئے میرے ساتھ ———"
مسٹر برنارڈ آگے آگے تھے ——— کرام اُن کے پیچھے، پھر لوئرڈ، پھر انسپکٹر کیلے اور آخر میں میرا نمبر تھا ——— ایک منٹ کے لئے میں اپنے جوتے کا تسمہ باندھنے کے لئے رُکا، اور جب تسمہ باندھ کر اُٹھا تو میں نے دیکھا بنگلے کے باہر ایک ٹیکسی رُکی اور ایک نوجوان لڑکی جلدی سے دروازہ کھول کر باہر نکلی۔ اُس نے ٹیکسی ڈرائیور کو کرایہ ادا کیا اور تیز تیز چلتی ہوئی بنگلے کی جانب آنے لگی۔ اس کے ہاتھ میں ایک چھوٹا سوٹ کیس بھی تھا۔ دروازے میں داخل ہوتے ہی اس کی نظر مجھ پر پڑی اور وہیں ——— کھڑی ہو گئی ——— اس کے کھڑے ہونے کے انداز میں کوئی خاص بات ایسی تھی جس نے مجھے بھی جنبش کرنے سے روک دیا ———

"آپ کون ہیں؟" اس نے پوچھا۔
میں چند سیڑھیاں اُتر کر نیچے آیا۔ اس سوال کا جواب کیا دوں؟ یہ میری سمجھ میں

نہ آتا تھا۔ کیا میں صرف اپنا نام بتا دُوں! یا یہ کہوں کہ میں پولیس کے ساتھ آیا ہوں؟ ابھی میں اسی غور و فکر میں غرق تھا کہ لڑکی نے فیصلہ کرتے ہوئے کہا۔

"اوہ ——— میں سمجھ گئی ———" پھر اس نے اپنے سر سے اُودنی زنانہ ٹوپی اُتار کر فرش پر پھینکی۔ اور تھوڑا سا آگے آئی۔ اب میں اس کو بخوبی دیکھ سکتا تھا۔ اسے دیکھ کر میرے ذہن میں سب سے پہلے خیال جو آیا وہ اُن عجیب و غریب گڑیوں کا تھا جن سے بچپن میں میری بہنیں کھیلا کرتی تھیں۔ اس کے سیاہ بال ترشے ہوئے تھے اور جب وہ گردن ہلاتی تو بال بھی پیشانی پر بکھر جاتے ——— رخساروں کی ہڈیاں اُبھری ہوئی تھیں اور آنکھیں تو جیسے جھپکنا جانتی ہی نہ تھیں ——— میں نے محسوس کیا کہ لڑکی میں قوتِ ارادی کی کمی نہیں ——— لیکن اس کے باوجود اس کی چال ڈھال اور اور شکل و صورت میں کوئی خاص دلکشی موجود نہ تھی ———

"کیا آپ مس برنارڈ ہیں؟" میں نے اپنی طرف سے سوال کیا۔

"مجھے میگن برنارڈ کہتے ہیں۔ اور میرا قیاس ہے کہ آپ کا تعلق پولیس سے ہے؟"

"دراصل ———" میں نے کہا ——— "حقیقت تو یہ ہے ———"

اس نے میری بات کاٹ کر کہا۔ "میرے پاس ایسی کوئی خاص بات نہیں جو میں آپ کو بتا سکوں ——— میری بہن بہت نیک لڑکی تھی اور اس کے دوستانہ تعلقات نوجوانوں سے نہیں تھے ——— جایئے الوداع ———" پھر اس نے ایک ہلکا سا قہقہہ لگایا۔ اور کہنے لگی۔

"میں نے جو کچھ کہا ہے، وہ آپ کی سمجھ میں آگیا ہوگا۔"

"محترمہ جیسا کہ آپ سمجھ رہی ہیں، میں کوئی اخباری رپورٹر نہیں ہوں۔"

"اچھا؟ پھر آپ کیا ہیں۔" اس نے چاروں طرف نظر دوڑائی۔" والد اور والدہ کہاں ہیں؟"

"آپ کے والد پولیس کو آپ کی بہن کا کمرہ دکھا رہے ہیں اور آپکی والدہ اُس کمرے میں بیٹھی ہوں گی۔ وہ بہت رنجیدہ ہیں۔"

لڑکی نے اچانک اپنے دل میں کوئی فیصلہ کرتے ہوئے کہا۔

"آپ یہاں آیئے۔" پھر اس نے ایک دروازہ کھولا اور اندر چلی گئی۔ میں بھی اس کے پیچھے پیچھے گیا۔ یہ ایک صاف ستھرا باورچی خانہ تھا۔ میں نے دروازہ بند کرنا چاہا لیکن غیر متوقع طور پر کچھ رکاوٹ محسوس کی ـــــ اور اگلے ہی لمحے پوئرو خاموشی سے باورچی خانے میں گھس آیا اور دروازہ بند کر کے چٹخنی لگا دی ـــــ۔

"آہ ـــــ محترمہ برنارڈ؟" اس نے لڑکی کی جانب مودبانہ جھک کر پوچھا۔

"یہ مسٹر ہرکول پوئرو ہیں۔" میں نے اُسے بتایا۔

"میں نے آپ کے متعلق سُنا ہے۔" لڑکی بولی۔"کیا آپ وہی پرائیویٹ، بلکہ "فیشن ایبل" جاسوس تو نہیں ہیں جس کی بڑی شہرت ہے؟"

"ایسا تو نہیں جو آپ فرماتی ہیں ـــــ مگر۔ بہرحال یہی سمجھ لیجیے۔" پوئرو نے جواب دیا۔

باورچی خانے میں بچھی ہوئی لمبی میز کے کنارے پر مس میگن برنارڈ بیٹھ گئی۔ پھر اس نے اپنا بیگ کھول کر سگریٹ کا پیکٹ نکالا۔ سگریٹ ہونٹوں میں دبا کر اسے سلگایا ـــــ دو چار گہرے کش لیے اور پھر بڑے سکون سے بولی۔

"میں قطعی نہیں سمجھی کہ مسٹر ہرکول پوئرو ہماری معمولی سی گھریلو واردات میں کیوں

دلچسپی لے رہے ہیں۔"

"میڈموازل! خواہ آپ سمجھیں یا نہ سمجھیں، عملی طور پر اس کی اہمیت نہیں ہے عملی طور پر جو شے سود مند ہے اُسے پانا آسان نہیں۔"

"وہ شے کیا ہے؟"

"آہ ——— آپ نہیں سمجھیں میڈموازل ——— بدقسمتی سے "موت" ایک خاص نوعیت کی طرف داری پیدا کرتی ہے ——— یعنی متوفی کے حق میں ایک خاص حمایت ——— آپ نے ابھی ابھی میرے دوست ہاسٹنگ سے جو کچھ اپنی مقتول بہن کے بارے میں فرمایا ہے۔ وہ میں نے سُن لیا ہے۔ یعنی "میری بہن بہت نیک لڑکی تھی اور اس کے دوستانہ تعلقات نوجوانوں سے نہیں تھے" ——— اور بلاشبہ یہ بات سچ ہے۔ جب ایک نوجوان لڑکی اچانک فوت ہو جاتی ہے تو اس کے لیے اسی قسم کے کلمات کہے جاتے ہیں کہ وہ بڑی خوش اخلاق تھی، بڑی نیک تھی، اُسے دنیا میں کوئی رنج نہ تھا اور نہ اس کے حلقۂ احباب میں بدکردار لوگ تھے۔ وغیرہ وغیرہ۔ مرنے والے کے لیے اچھے کلمات کہنے ہی چاہئیں۔ خواہ وہ اپنی ذات سے بُرا ہی ہو، لیکن اس موقع پر میں دراصل کچھ اور معلوم کرنا چاہتا ہوں۔ میں ایسی شخصیت سے ملنا چاہتا ہوں جو برنارڈ ایلزبتھ کو بخوبی جانتا ہو لیکن اُسے معلوم نہ ہو کہ وہ مر چکی ہے۔ پھر میں جو کچھ سنوں گا، شاید وہ میرے لیے مفید ثابت ہو سکے، یعنی ——— سچ ———"

میگن برنارڈ چند منٹ تک خاموشی سے پوئرو کو دیکھتی رہی۔ اتنے عرصے میں وہ برابر سگریٹ پیتی رہی۔ جب سگریٹ ختم ہو گیا تو اس نے ایک سرد آہ بھری اور جو فقرہ کہا، وہ سُن کر میں حیران و ششدر رہ گیا ——— اس نے کہا "میری چھوٹی بہن برنارڈ ایلزبتھ عرف بیٹی حد سے زیادہ احمق تھی۔"

بڑی بہن

جیسا کہ میں نے کہا، میگن برنارڈ کے منہ سے اپنی مقتول بہن کی نسبت ان الفاظ نے مجھے مبہوت کر دیا تھا، لیکن تعجب تھا کہ پوئرو کے چہرے پر حیرت کی ہلکی سی شکن بھی نمودار نہ ہوئی۔ اُس نے محض اپنے سر کو کئی بار سنجیدگی سے ہلایا اور بولا۔

"آپ بہت سمجھدار ہیں، میڈموازل۔"

میگن برنارڈ نے اُسی سنجیدہ لہجے میں کہنا شروع کیا ——— "سچ پوچھئے تو بیٹی سے مجھے بڑی محبت تھی، لیکن میں اُس کی طرح احمق نہ تھی۔ اس کی بعض حماقتوں پر میں نے اُسے بارہا تنبیہہ کی، سمجھایا بجھایا لیکن اس کم بخت پر ذرہ برابر اثر نہ ہوا۔"

پوئرو کے لبوں پر ہلکی سی مسکراہٹ نمودار ہوئی۔

"میڈموازل! میں آپ سے پھر عرض کرتا ہوں کہ آپ بلا کھٹکے ہر بات ظاہر کر دیں۔ اسی میں آپ کا فائدہ ہے۔ میں آپ کی مدد کرنا چاہتا ہوں۔ آپ نے میرے دوست ہاسٹنگ

سے اپنی بہن کی نسبت جو جملہ کہا تھا، اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ اس کی عادات و خصائل وہ نہیں تھیں جو آپ بتاتی ہیں۔ کیا یہ سچ نہیں؟"

میگن نے آہستہ سے کہا ــــــ "بلاشبہ بیٹی کے لئے اب خطرے کی کوئی بات نہیں ــــــ میں تو خود چاہتی ہوں کہ اس کے بارے میں آپ سب کچھ جان جائیں وہ اُن لڑکیوں میں سے تھی جو ہمیشہ ایک ہی ڈگر پر چلتی ہیں۔ کام کے وقت کام اور آرام کے وقت آرام۔ اُس نے ایسا کبھی نہیں کیا کہ کام سے چھٹی کر کے سیر و تفریح کرتی پھرے۔ لیکن پھر بھی وہ یہ ضرور پسند کرتی تھی کہ اُسے کوئی نوجوان اپنے ساتھ کسی ناچ گھر یا سینما میں لے جائے ــــــ"

"اور وہ خوب صورت تھی ــــــ ہاں؟"

پوئرو کے منہ سے یہ سوال میں تیسری بار سُن رہا تھا۔ دو مرتبہ اُسے جواب ہی نہ ملا، لیکن اس مرتبہ اس سوال کا عملی جواب اُسے دیا گیا۔ میگن برنارڈ میز پر سے اُٹھی۔ اپنا سُوٹ کیس کھولا اور اس میں سے کوئی چیز نکال کر پوئرو کو دی۔ یہ ایک لڑکی کی تصویر تھی جس میں صرف اُس کا چہرہ اور بازو نظر آتے تھے۔ لڑکی کے تراشیدہ بال گھنگھریالے تھے جو گچھے کی صورت میں اس کے سر پر رکھے ہوئے معلوم ہوتے تھے۔ اس کے ہونٹوں پر ایک مصنوعی اور مکّارانہ قسم کی مسکراہٹ تھی۔ برنارڈ ایلزبتھ کو خوب صورت قطعی نہیں کہا جا سکتا تھا، بلکہ اس کی شکل و صورت میں ظاہرا طور پر بدصورتی نمایاں تھی۔

پوئرو نے تصویر واپس کرتے ہوئے کہا: "آپ کی شکل بیٹی سے بالکل نہیں ملتی۔"

"اوہ ــــــ خاندان بھر میں میری شکل کسی سے نہیں ملتی ــــــ مجھے یہ معلوم ہے۔"

"آپ کس اعتبار سے یہ سمجھتی ہیں کہ آپ کی بہن کا رویہ احمقانہ تھا؟ مسٹر ڈونلڈ فریسر

سے آپ کی بہن کے جو تعلقات تھے کیا آپ کا مطلب یہی ہے ؟"

"آپ کا اندازہ دُرست ہے۔ ڈونلڈ نہایت سنجیدہ اور خاموش طبع نوجوان ہے۔ لیکن، خیر، فطری طور پر وہ بعض باتوں پر سخت طیش میں آجاتا تھا اور پھر ——— "

"اور پھر ——— کیا ؟" پوئرو نے جلدی سے پوچھا۔ اس کی نگاہیں لڑکی کے چہرے پر جمی ہوئی تھیں۔ ممکن ہے یہ میرا وہم ہی ہو لیکن مجھے تو یوں محسوس ہوا جیسے لڑکی نے جواب دینے سے پیشتر محض ایک سیکنڈ کے لئے تامل کیا ہو۔"

"مجھے افسوس ہے کہ وہ میری بہن کو اکثر دھمکیاں دیتا تھا۔ اور یہ نہایت بُری بات تھی۔ اس میں شک نہیں کہ وہ سیدھا سادا اعتنتی نوجوان ہے اور ایک اچھا خاوند ثابت ہوتا۔"

پوئرو مسلسل اُس کی طرف ٹکٹکی باندھے دیکھتا رہا۔ اس طرح گھورنے سے لڑکی کے چہرے پر ذرہ برابر بھی سُرخی نمودار نہ ہوئی بلکہ وہ خود بھی پوئرو کو اسی طرح تکنے لگی۔ اور میں نے ان گھورتی ہوئی نظروں میں ایک خاص بات بھی محسوس کی۔

"ہوں ——— تو یہ بات ہے۔" پوئرو نے آخر کار کہا۔ "تو آپ سچ نہیں بولیں گی"

مس میگن نے اپنے کندھے سکوڑے اور اُٹھ کر دروازے کی جانب بڑھی ———

"جو کچھ میں آپ کی مدد کر سکتی تھی، وہ میں نے کر دی ہے۔" وہ بولی۔

پوئرو کی آواز نے اُسے رد کر دیا۔ "ٹھہریئے! میڈموازل! ٹھہریئے! میں بھی آپ کو کچھ بتا دوں ——— اِدھر آیئے۔"

نہایت بد دلی سے وہ واپس پلٹی اور کہا۔ "فرمایئے آپ کیا کہنا چاہتے ہیں۔"

میری حیرت کی انتہا نہ رہی جب پوئرو نے اُسے اے، بی، سی کے پُراسرار خطوط اور انڈوور کے کیس کی داستان سُنانی شروع کی اور اے، بی، سی ریلوے گائڈوں کا حوالہ دیا جو

لاشوں کے نیچے سے برآمد ہوئی تھیں۔ مس میگن کو یہ داستان بلاشبہ بیحد دلچسپ محسوس ہوئی، کیونکہ میں دیکھ رہا تھا کہ حیرت سے اُس کا منہ کھلا ہوا تھا۔ اور اُس کی آنکھیں چمک رہی تھیں۔ پوئرو جب یہ داستان سُنا چکا تو وہ بولی۔

"مسٹر پوئرو! کیا یہ تمام واقعات بالکل سچ ہیں؟"

"ہاں ——— ان میں ذرہ برابر بھی مبالغہ آمیزی نہیں۔"

"گویا آپ کے کہنے کا مقصد یہ ہے کہ میری پیاری بہن واقعی ایک جنونی قاتل کے ہاتھوں ہلاک ہوئی ہے؟"

"یقیناً۔"

"لڑکی نے ایک آہ سرد بھری۔" اوہ ——— بیٹی ——— بیٹی ——— خدا رحم کرے ——— خدا رحم کرے۔"

"اب آپ پر روشن ہو گیا ہوگا میڈموازل کہ جو معلومات میں آپ سے حاصل کرنا چاہتا ہوں، وہ آپ بلا کسی خوف و خطر مجھے بہم پہنچا سکتی ہیں۔ ان سے کسی کو کوئی خطرہ نہیں ہے۔ لہٰذا صاف صاف بتلا دیجیے جو آپ کے دل میں ہے۔"

"جی ہاں! میں اب بخوبی سمجھ گئی ہوں۔"

"تو آیئے ہم وہیں سے اپنی گفتگو جاری کر دیں، جہاں اسے چھوڑا تھا۔" پوئرو نے کہا۔

"میرے ذہن میں یہ بات آتی ہے کہ یہ شخص ڈونلڈ فریزر حد درجہ کا تند و تیز اور فاسدانہ مزاج کا مالک ہے۔ کیا میرا خیال صحیح ہے؟"

میگن برنارڈ آہستہ آہستہ کہنے لگی۔

"مسٹر پوئرو! میں اب آپ پر مکمل اعتماد کر کے بات کر رہی ہوں ——— اور اب

میں آپ کو قطعی طور پر تمام بات کھول کر بتا دیتی ہوں۔ جیسا کہ میں نے پہلے کہا ڈونلڈ نہایت سنجیدہ اور خاموش طبع نوجوان ہے لیکن اس کے باوجود فطری طور پر وہ رقابت اور حاسدانہ جذبات ضرور رکھتا ہے۔ اُسے بیٹی سے بلاشبہ بڑی محبت ہے اور بیٹی بھی اُسے چاہتی تھی، لیکن بیٹی پھر بھی دوسرے آدمیوں سے ربط وضبط بڑھایا کرتی تھی اور یہ بات ڈونلڈ فریسیر کو ہرگز پسند نہ تھی۔ مصیبت تو یہ تھی کہ وہ ایک کیفے میں کام کرتی تھی جہاں روزانہ سینکڑوں نئے نئے آدمی آتے تھے۔ اور بیٹی میں یہی کمزوری تھی کہ جہاں کسی خوبصورت نوجوان کو دیکھا، اس سے پینگیں بڑھانی شروع کیں۔ وہ اپنی اس عادت سے مجبور تھی۔ وہ تو یہاں تک کہا کرتی تھی کہ ڈونلڈ سے شادی ہونے کے بعد بھی وہ اپنا یہ کھیل جاری رکھے گی۔"

میگن سانس لینے کو رُکی۔ پوئرو نے کہا۔ "میں سمجھ رہا ہوں ——— اپنی بات جاری رکھیے ———"

"بس ——— بیٹی کا یہ عجیب وغریب رویّہ ڈونلڈ کی سمجھ میں نہ آتا تھا ——— اور یہ ہے بھی حیرت کی بات کہ اگر وہ دل وجان سے فدا تھی تو پھر دوسرے نوجوانوں کے ساتھ ناچ گھروں اور سنیماؤں اور ہوٹلوں میں کیوں جاتی تھی؟ اور پھر اسی معاملے پر اُن کے درمیان کئی مرتبہ نہایت زوردار چخ چخ بھی ہوئی۔"

"آہ ——— مسٹر ڈونلڈ نے آخر کار اپنی "خاموشی" کو توڑ دیا ———"

"آخر وہ کہاں تک یہ تماشا دیکھتا؟ اس کا پیمانۂ صبر جب لبریز ہو گیا تو ایک روز چھلک اُٹھا، چنانچہ ایک روز وہ اتنے طیش میں تھا کہ بیٹی بھی خوف زدہ ہو گئی۔"

"یہ کب کی بات ہے؟"

"کوئی سال بھر ہوا جب ان میں جھگڑا ہوا تھا ——— اور دوسرا کوئی مہینہ بھر

پہلے ——— میں اُس روز یہاں آئی ہوئی تھی کیونکہ میری چھٹی تھی۔ پھر میں نے اُن میں صلح کرادی۔ اور جبھی میں نے اپنی بہن کو سمجھانے کی کوشش کی تھی۔ کہ وہ یہ بے وقوفانہ حرکتیں چھوڑ دے، لیکن وہ بار بار یہی کہتی تھی کہ اس میں کوئی ڈر نہیں ——— میں خاموش ہوگئی۔ گئی ——— اس کے بعد بیٹی نے ڈونلڈ سے خواہ مخواہ جھوٹ بولنا شروع کر دیا۔ ایک روز اس نے ڈونلڈ سے کہا کہ وہ اپنی کسی سہیلی سے ملنے کے لئے میسٹنگر جا رہی ہے۔ ڈونلڈ نے پتہ لگایا تو اُسے معلوم ہوا کہ فی الحقیقت وہ ایک آدمی سے ملنے ایسٹ بورن گئی تھی ——— وہ شخص شادی شدہ تھا ——— چنانچہ ڈونلڈ پھر آگ بگولا ہوگیا اور دونوں میں خوب تلخ کلامی ہوئی ——— بیٹی نے اُس سے کہا کہ میں تم سے ہرگز ہرگز شادی نہیں کروں گی اور نہیں مجھے روکنے کا کوئی حق نہیں۔ جس سے میرا جی چاہے گا ملوں گی اور جہاں میری مرضی ہوگی جاؤں گی ——— یہ سُن کر ڈونلڈ غصّے سے کانپنے لگا۔ اس کا چہرہ سُرخ ہوگیا تھا اور اس نے کہا تھا کہ ایک روز ——— ایک روز ———"

"ہاں ——— ؟ ایک روز ——— پھر اُس نے کیا کہا تھا ؟" پوئرو نے جلدی سے پوچھا۔

"اُس نے بیٹی سے کہا تھا کہ ایک روز میں تجھے قتل کر دوں گا۔" میگن برنارڈ نے مدّہم آواز میں جواب دیا۔

وہ رُک گئی اور پوئرو کی شکل گھورنے لگی ——— پوئرو نے نہایت فکرمند انداز میں اپنا سر کئی بار اثبات میں ہلایا۔

"اور اسی لئے آپ قدرتی طور پر خائف تھیں کہ ———"

"میں ایک منٹ کے لئے بھی یہ سوچ نہیں سکتی تھی کہ ڈونلڈ ہی نے بیٹی کو قتل کیا ہوگا۔

——— لیکن مجھے ڈر تو اسی بات کا ہے کہ کہیں اُس بچارے کا نام نہ آجائے ——— کیونکہ بہت سے لوگوں نے خود اپنے کانوں سے ڈونلڈ کی دھمکی سُنی تھی۔"

پوئرو نے دوبارہ اُسی انداز میں اپنے سر کو حرکت دی۔

"میڈموازل آپ کو ہمارے اے، بی، سی کا شکر گذار ہونا چاہیے کہ اس نے قاتلانہ انانیت کے زیرِ اثر ڈونلڈ فریزر کو بچالیا ہے ——— ورنہ اُسے دُنیا کی کوئی طاقت پھانسی کے پھندے سے نہیں بچا سکتی تھی۔"

"کیا آپ کو علم ہے کہ بیٹی برنارڈ حال ہی میں کسی نئے آدمی سے ملی تھی؟"

میگن نے نفی میں سر ہلایا۔ "مجھے علم نہیں ——— آپ جانتے ہیں کہ میں بکیں ہل میں نہیں رہتی۔"

"لیکن اس بارے میں آپ کی رائے کیا ہے؟"

"میرا خیال تو یہی ہے کہ بیٹی دوبارہ اس شادی شدہ آدمی سے نہیں ملی ہوگی ——— لیکن میں وثوق سے کچھ نہیں کہہ سکتی ——— یہ بھی ممکن ہے کہ بیٹی نے ڈونلڈ سے کچھ اور جھوٹ بولے ہوں ——— کیونکہ اُسے تو ناچ گھروں اور سنیماؤں میں جانے کی لت پڑی ہوئی تھی اور ڈونلڈ میں اتنے اخراجات برداشت کرنے کی ہمّت نہ تھی۔"

"اگر یہ بات ہے تو یہ بھی ممکن ہے کہ آپ کی بہن نے کسی کو اپنا رازدار نہ بنایا ہو؟ مثال کے طور پر کیفے میں کام کرنے والی وہ موٹی سی لڑکی، مس ہگلے؟"

"بہرحال میرا خیال یہ نہیں ——— اس لڑکی ہگلے کو بیٹی پسند نہیں کرتی تھی اور دوسری لڑکیاں نئی نئی آئی تھیں۔"

دفعتاً مس میگن کے عین سر کے اُوپر دیوار میں لگی ہوئی برقی گھنٹی پُرزور آواز میں بج اُٹھی۔

لڑکی نے اُٹھ کر کھڑکی سے باہر جھانکا اور جلدی سے اپنا سر اندر کر کے کہا
"ڈونلڈ آیا ہے ——— "
"آہ ——— اُسے فوراً یہاں لے آیئے۔" پوئرو نے جلدی سے کہا۔ "اس سے پیشتر کہ ہمارے انسپکٹر دوست یہاں آئیں میں مسٹر ڈونلڈ سے چند سوال کرنا چاہتا ہوں۔"
بجلی کی مانند میگن برنارڈ باورچی خانے سے نکلی اور چند سیکنڈ بعد ڈونلڈ فریسر کا ہاتھ پکڑے ہوئے کمرے میں داخل ہوئی۔

ڈونلڈ فریسیر

ڈونلڈ فریسیر کی صورت دیکھتے ہی میرے دل کو ایک دھچکا سا لگا۔ اس کا لاغر سفید چہرہ اور حیران آنکھیں اس حقیقت کی صاف غمازی کرتی تھیں کہ بیٹی برنارڈ کی ناگہانی موت سے اس کو کتنا صدمہ پہنچا ہے۔ اس میں شک نہیں کہ طویل القامت (تقریباً چھ فٹ) اور صحت مند جسم کا مالک تھا ——— اُسے خوب صورت نہیں کہا جا سکتا، لیکن پھر بھی پُرکشش اور خصوصاً لڑکیوں کے لئے اس میں جاذبیت کے خطوط موجود تھے۔

"میگن، یہ معاملہ کیا ہے؟" وہ بولا۔ "تم یہاں کیوں بیٹھی ہو؟ خدا کے واسطے مجھے بتاؤ کہ اصل معاملہ کیا ہے؟ میں نے ابھی ابھی سُنا ہے کہ بیٹی ——— "

اُس کی آواز جیسے حلق سے نکلنی بند ہو گئی۔ پوئرو نے آگے بڑھ کر ایک کرسی اُٹھائی اور نوجوان کو اس پر بیٹھ جانے کا اشارہ کیا ——— پھر میرے دوست نے اپنی جیب سے برانڈی کی ایک چھوٹی سی شیشی نکالی۔ قریبی الماری کے خانے سے ایک کپ اُٹھایا اور

تھوڑی سی برانڈی اس میں اُنڈیل کر ڈونلڈ کو دیتے ہوئے کہا۔

"لیجئے مسٹر فریسر یہ پی لیجئے۔ آپ کی طبیعت کچھ بحال ہو جائے گی۔"

نوجوان نے اس کی تعمیل کی ——— برانڈی پیتے ہی نوجوان کے چہرے کی ہلکی سُرخی عود کر آئی۔ وہ کرسی میں سیدھا ہو کر بیٹھ گیا اور ایک بار پھر لڑکی کی جانب مخاطب ہونے کے لئے پلٹا۔ اب وہ قطعی طور پر اپنی حالت پر قابو پا چکا تھا۔

"کیا یہ سچ ہے کہ بیٹی مر گئی ——— قتل ہو گئی؟" اس نے لڑکی سے پوچھا۔

"یہ سچ ہے ڈون ———"

"کیا تم بھی ابھی لندن سے آ رہے ہو؟"

"ہاں ——— ابّا نے مجھے فون کیا تھا۔"

"ساڑھے نو کی گاڑی سے شاید؟" ڈونلڈ فریسر نے کہا۔

میں حیران تھا کہ اصل معاملہ سے اس کا ذہن ہٹ کر غیر اہم باتوں کی طرف کیوں جا رہا ہے؟

"ہاں ———" میگن نے مختصراً جواب دیا۔

چند منٹ تک خاموشی رہی۔ پھر فریسر کہنے لگا۔

"پولیس؟ کیا پولیس کچھ کارروائی کر رہی ہے؟"

پولیس افسران اوپر کی منزل میں ہیں ——— اور میرا خیال ہے کہ بیٹی کا کمرہ دیکھ رہے ہوں گے۔"

"پولیس کا کیا خیال ہے کہ کس نے؟ ——— انہیں معلوم نہیں ———؟"

وہ رُک گیا۔

وہ ذکی الحس اور شرمیلا نوجوان تھا جو ناگوار واقعات کو الفاظ میں بیان کرنا پسند نہیں کرتے۔

پوئرو اچانک تھوڑا سا آگے جھکا اور ڈونلڈ فریزر سے اس لہجے میں ایک سوال کیا جیسے وہ سوال قطعی غیر ضروری اور بیکار ہو۔

"کیا مس برنارڈ نے آپ کو بتایا تھا کہ گذشتہ رات وہ کہاں جا رہی تھی؟"

فریزر نے سوال کا جواب رسمی طور پر دیا۔

"اس نے مجھے بتایا تھا کہ وہ ایک سہیلی کے ساتھ سینٹ لینارڈ جا رہی ہے۔"

"اور آپ نے اُس کی بات پر یقین کر لیا؟"

"میں نے ——" دفعتاً اُس بے جان مشین میں جیسے جان پڑ گئی۔ وہ غصے میں چلایا —— "اس بے ہودہ سوال سے تمہارا مطلب؟"

اُس کا چہرہ غصے سے یکدم لال بھبھوکا ہو گیا —— چہرے کی کمانیاں بل کھا گئیں —— آنکھوں میں خون اُتر آیا —— اور میں نے صاف طور پر محسوس کیا کہ اُس کا غصہ دیکھ کر ایک لڑکی کیونکر ڈر سکتی ہے —— میں تو حیران تھا کہ اس نے پوئرو پر حملہ کیوں نہیں کیا —— اتنے میں پوئرو سخت لہجے میں بولا۔

"بیٹی برنارڈ کو ایک جنونی قاتل نے ہلاک کیا ہے —— اور جب تک ہمیں صحیح صحیح اور سچ سچ باتیں نہ بتائی جائیں گی۔ اس بے رحم قاتل کو پکڑنا ناممکن ہو گا ——"

نوجوان کی نگاہیں سوالیہ انداز میں میگن کے چہرے کو تکنے لگیں۔

"یہ بات ٹھیک ہے ڈون —— یہ وقت ذاتی معاملات و احساسات پر غور و فکر کرنے کا نہیں ہے۔ تمہیں سب کچھ دل سے نکال دینا چاہیئے۔"

ڈونلڈ فریبر نے مشتبہ انداز میں پوئرو کو دیکھا۔
"تم ہو کون؟ تم پولیس سے تعلق تو نہیں رکھتے؟"
"پولیس کی نسبت میں زیادہ بہتر ہوں۔" پوئرو نے جواب دیا۔
ڈونلڈ فریبر تھوڑی دیر تک سوچتا رہا۔ میگن برنارڈ نے ایک دفعہ پھر اس پر زور ڈالا کہ وہ سب کچھ ظاہر کر دے۔ مجبوراً اُسے بولنا پڑا۔
"جب اُس نے مجھ سے کہا تو میں نے اس کی بات پر یقین کر لیا ——— اور میرے ذہن میں کوئی خیال نہ تھا کہ اس نے جھوٹ بولا ہوگا ——— مگر ——— بعد میں مجھے شک ہوا کہ اس کا رویہ نہایت عجیب تھا ——— تو پھر میں ——— مجھے تعجب ہوا ———"
"اچھا؟" پوئرو نے کہا
وہ ڈونلڈ فریبر کے عین سامنے بیٹھ گیا اور اس کی آنکھیں بدنصیب نوجوان کے چہرے پر مرکوز تھیں۔
"میرے دل میں جب شک و شبہے نے سر اُبھارا تو میں شرمندہ بھی ہوا ——— لیکن ——— خدا معلوم میرا دل مطمئن کیوں نہ ہوتا تھا ——— میں نے شبہ مٹانے کے لئے یہ سوچا کہ جج کریٹ کیفے کے سامنے کسی جگہ چھپ کر دیکھوں کہ کام سے فارغ ہونے کے بعد وہ کہاں جاتی ہے۔ میں واقعی وہاں گیا ——— لیکن پھر مجھے احساس ہوا کہ وہاں جانا ٹھیک نہیں ——— ممکن ہے وہ مجھے دیکھ لے تو پھر سخت ناراض ہوگی اور محسوس کرے گی کہ میں اس کی نگرانی کر رہا ہوں ———"
"پھر تم نے کیا کیا؟"

"میں سیدھا سینٹ لینارڈ گیا۔ جب میں وہاں پہنچا تو آٹھ بجے تھے، پھر میں نے بسوں کی نگرانی شروع کی۔ یہ دیکھنے کے لئے کہ شاید وہ کسی بس میں نظر آجائے، لیکن اس کا نام و نشان تک نہ تھا ــــــ"

"اور پھر ــــــ"

"مجھے اپنے اُوپر قابو نہ رہا ــــــ مجھے یقین ہو گیا کہ اُس نے مجھ سے قطعاً جھوٹ بولا ہے اور وہ ضرور کسی آدمی کے ہمراہ گئی ہو گی۔ میں نے سوچا کہ شاید اس آدمی کے پاس اپنی کار ہو اور وہ دونوں ہاسٹنگز گئے ہوں۔ پھر میں ہاسٹنگز گیا۔ ہوٹلوں ریستورانوں اور سینماؤں میں اُسے تلاش کیا، لیکن وہ نہ ملی، اور یہ بھی ممکن ہے کہ وہ شخص اُسے ہاسٹنگز کے بجائے کسی اور مقام پہ لے گیا ہو۔"

وہ رُک گیا ــــــ اس کا چہرہ اب بھی طیش کے مارے سُرخ ہو رہا تھا جیسے وہ ابھی ابھی وہاں سے واپس آرہا ہو۔

"آخر کار تھک ہار کر میں واپس آگیا ــــــ"

"کس وقت؟"

"مجھے صحیح طور پر معلوم نہیں ــــــ میں پیدل واپس آیا۔ شاید بارہ بجے رات یا اس کے بعد میں گھر پہنچا ــــــ"

"پھر ــــــ"

باورچی خانے کا دروازہ کھلا۔

"آہ ــــــ آپ یہاں ہیں۔" انسپکٹر کیلے کے مُنہ سے نکلا۔ انسپکٹر کرام اُسے ایک طرف ہٹا کر باورچی خانے میں داخل ہوا۔ پہلے اس نے پوئرو پر ایک سرسری نگاہ ڈالی۔

اور پھر بقیہ دو اجنبیوں پر ——————

"مس میگن برنارڈ اور مسٹر ڈونلڈ فریسر سے ملیے۔" پوئرو نے تعارف کرایا۔

"اور آپ ہیں انسپکٹر کرام —————— لندن سے تشریف لائے ہیں۔" پھر وہ انسپکٹر کی جانب پلٹا اور بولا۔

"آپ تو اُوپر کی منزل میں تفتیش کر رہے تھے، میں نے سوچا کہ لگے ہاتھوں مس میگن برنارڈ اور مسٹر فریسر سے دو دو باتیں کر لوں۔ شاید کوئی کام کی بات مل جائے۔"

"اچھا؟" انسپکٹر کرام نے بے خبری میں جواب دیا۔ اُس کی نگاہیں ابھی تک دونوں اجنبیوں کا جائزہ لینے میں مصروف تھیں۔

پوئرو واپس ہال میں جانے کے لئے اُٹھا اور جب وہ انسپکٹر کیلے کے قریب سے گزرا تو اُس نے پوئرو سے دریافت کیا۔

"کہیئے کچھ معلوم کیا؟"

لیکن عین اُس وقت انسپکٹر کرام نے کیلے کی توجہ اپنی جانب مبذول کرالی اور وہ پوئرو کے جواب کا انتظار کئے بغیر کرام کے پاس چلا گیا —————— پوئرو کے پیچھے پیچھے میں بھی ہال کمرے میں جا پہنچا۔

"کیا کوئی خاص بات معلوم ہوئی؟" میں نے اُس سے دریافت کیا۔

"آہ —— صرف یہ کہ ہمارا اجنبی قاتل نہایت اعلیٰ دماغ کا مالک ہے ہاسٹنگ"۔ میں اُس کا مطلب بالکل نہ سمجھا کہ وہ کیا کہنا چاہتا ہے، لیکن اس کے باوجود مزید تفصیل پوچھنے کی مجھے جرأت ہوئی۔

کانفرنس

جہاں تک مجھے یاد پڑتا ہے، اے، بی، سی کیس میں جتنی سرکاری اور غیر سرکاری کانفرنسیں منعقد ہوئیں، اتنی کسی دوسرے کیس میں نہیں ہوئیں۔ تقریباً روزانہ ایک کانفرنس منعقد ہوتی تھی۔ کبھی اسکاٹ لینڈ یارڈ میں، کبھی پوئرو کے فلیٹ پر اور کبھی انسپکٹر کرام کے گھر ــــ بہرحال جس کانفرنس کا میں خاص طور پر ذکر کرنا چاہتا ہوں، وہ اس فیصلے کے لئے منعقد ہوئی تھی کہ اے، بی، سی کے گمنام خطوط کا تذکرہ اخبارات کے ذریعے پبلک کے سامنے لایا جائے یا نہ لایا جائے۔؟ انڈوور کیس کی نسبت بکیس ہل کی واردات قتل نے خوب سنسنی پیدا کی تھی اور بلاشبہ اس میں دلچسپی کے عناصر زیادہ تھے۔ ایک تو یہ کہ مقتولہ ایک نوجوان لڑکی تھی اور دوم یہ کہ واردات ساحلِ سمندر پر واقع ایک دلکش مقام پر وقوع پذیر ہوئی تھی، چنانچہ واردات کی تفصیلات نمایاں طور پر اخبارات نے شائع کیں تھیں۔ خاص طور پر اے، بی، سی کی ریلوے گائیڈ نے عوام میں دلچسپی کا کافی مواد بہم پہنچایا تھا۔ عام خیال یہ تھا کہ یہ

گائیڈ قاتل نے وہیں سے خریدی ہوگی اور یہ اس کی شناخت کے لئے نہایت کارآمد سراغ بن سکتی ہے۔ بعض لوگوں کی رائے یہ تھی کہ قاتل بذریعہ ٹرین بکیس ہل گیا تھا اور وہاں سے لندن جانے والی گاڑیوں کا وقت دیکھنے کے لئے ہی اس نے ریلوے گائیڈ خریدی ہوگی۔ بہرحال جتنے منہ اُتنی باتیں جاری تھیں۔

جیسا کہ قارئین کو یاد ہوگا، انڈوور کیس میں ریلوے گائیڈ کا تذکرہ اخبارات میں نہیں آیا تھا، لہٰذا عوام کی نظروں میں ان دونوں واردا توں کا ایک دوسرے سے کسی قسم کا تعلق پیدا ہونا ممکن نہیں تھا۔

کانفرنس کا افتتاح اسسٹنٹ کمشنر پولیس نے کیا۔

"اس مرحلے پر ہمیں ایک پالیسی وضع کرنی پڑے گی۔ سوال یہ ہے کہ آیا ہم پبلک کے سامنے کُل حقائق پیش کردیں، اس کا تعاون حاصل کریں۔ ظاہر ہے کہ لاکھوں افراد کو اس سے مزید دلچسپی پیدا ہوگی اور وہ ایک پاگل شخص ——"

"آہ —— جنابِ عالی! مجرم پاگل قطعاً نہیں ہے۔" ڈاکٹر تھامپسن نے قطع کلامی کرتے ہوئے کہا۔ "میرے خیال میں اے، بی، سی گائیڈوں کی فروخت پر کڑی نگرانی رکھی جانی چاہیے —— میں خود ذاتی طور پر اس کا حامی ہوں کہ ہمیں اندھیرے میں رہ کر کام کرنا چاہیئے اور مجرم کو قطعاً علم نہ ہونے دیا جائے کہ ہم اس کے خلاف کیا کچھ کر رہے ہیں، لیکن بدقسمتی سے یہ حقیقت ہے کہ وہ بخوبی جانتا ہے کہ ہمیں کیا معلوم ہے —— اُس نے تو خود ہی خطوط بھیج کر ہماری توجہ اپنی جانب مبذول کرائی ہے۔ کہیئے مسٹر کرُام آپ کی رائے کیا ہے؟"

"میرا تو خیال یہ ہے جناب کہ اگر اس معاملے کو پبلک کے سامنے لایا جائے تو یہ

وہی بات ہوگی جس کا اے، بی، سی ہم سے متمنّی ہے۔ وہ تو چاہتا یہی ہے کہ اُسے پبلسٹی ملے، شہرت ——— حاصل ہو ——— کیا میں صحیح نہیں کہہ رہا ڈاکٹر صاحب؟ وہ تو سنسنی پیدا کرنا چاہتا ہے۔"

ڈاکٹر تھامپسن نے اثبات میں سر ہلایا۔ پھر اسسٹنٹ کمشنر نے پُرفکر انداز میں کہا۔ "مگر تم تو اُسے ناامید کر رہے ہو۔ گویا جس نوعیت کی پبلسٹی مجرم چاہتا ہے وہ تم اُسے دینے سے انکار کرتے ہو ——— فرمایئے ایم پوئرو۔ آپ کا کیا خیال ہے؟"

پوئرو ایک منٹ تک خاموش رہا اور جب وہ بولا تو مجھے یوں محسوس ہوا جیسے وہ نہایت احتیاط سے ایک ایک لفظ زبان سے ادا کر رہا ہے۔

"میرے لئے اس سوال کا جواب دینا دشوار ہے سر لائنل!" اس نے کہا۔ "جیسا کہ آپ کو معلوم ہے کہ اس معاملے میں بھی ایک فریق ہوں۔ چیلنج میرے نام بھیجے گئے ہیں۔ اگر میں یہ کہتا ہوں کہ "معاملے کو پبلک کے سامنے نہ لایا جائے" تو کیا اس کا مطلب یہ نہیں سمجھا جائے گا کہ یہ میری بزدلی ہے جو بول رہی ہے؟ اور یہ کہ میں اپنی ناموری سے شاید ڈرتا ہوں؟ ——— اس کے برعکس مجھے اس بات سے پورا پورا اتفاق ہے جو انسپکٹر نے کہی ہے یعنی قاتل ہم سے یہی چاہتا ہے کہ ہم ان وارداتوں کو خوب شہرت دیں۔

"ہوں ———" اسسٹنٹ کمشنر نے کہا۔ "فرض کیجئے کہ ہم اس کو وہ پبلسٹی دینے سے انکار کر دیں تو پھر وہ کیا کرے گا؟"

"ایک اور قتل ———" ڈاکٹر تھامپسن نے فوراً جواب دیا۔ "وہ آپ کو مجبور کر دے گا۔"

"اور اگر ہم اخبارات کی شہ سُرخیوں میں یہ وارداتیں درج کرا دیں تو پھر مجرم کا ردِّعمل کیا

کیا رہے گا ؟ "

" وہی جو میں نے عرض کیا۔ یعنی ایک اور واردات ـــــــ نتیجہ بہرحال ایک ہی نکلے گا۔ ـــــــ مزید جرم۔"

" ایم ـــــ پوئرو آپ کیا کہتے ہیں ؟ "

" میں ڈاکٹر تھامپسن کی رائے سے متفق ہوں۔"

" آپ کی رائے میں یہ جنونی مجرم اپنے ذہن میں کتنی وارداتیں عمل میں لانے کا ارادہ رکھتا ہوگا ؟ "

ڈاکٹر تھامپسن نے اس سوال پر پوئرو کی جانب دیکھا۔

" شاید اے (A) سے لے کر زیڈ (Z) تک" پوئرو نے ظریفانہ لہجے میں جواب دیا، لیکن فوراً ہی بولا۔

" بلاشبہ مجرم زیڈ تک کبھی نہ پہنچ سکے گا۔ آپ اس سے پیشتر ہی اُسے گرفتار کرلیں گے۔ لیکن میں تو اس پر غور کر رہا ہوں کہ حرف ایکس (X) کے لئے مجرم نے کیا طریقہ سوچا ہوگا۔ ظاہر ہے کہ ایکس (x) سے انگریزی زبان میں کسی مرد یا عورت کا نام شروع نہیں ہوتا ـــــ مگر بہرحال آپ اُسے جی (G) یا ایچ (H) تک پہنچنے سے پہلے ہی گرفتار کر چکے ہوں گے۔"

اسسٹنٹ کمشنر نے میز پر زور سے گھونسا مارا۔

" خدا رحم کرے ـــــــ کیا آپ ہمیں یہ بتا رہے ہیں کہ مجرم ابھی پانچ سے زیادہ قتل کرے گا ؟ "

" نہیں نہیں جناب ایسا کبھی نہیں ہوگا ـــــــ" انسپکٹر کرام جلدی سے بولا۔ " آپ مجھ پر اعتماد کیجئے۔"

اس کے لہجے میں خود اعتمادی موجود تھی۔

"خوب، خوب" پوئرو نے کہا ــــ "انسپکٹر صاحب، یہ تو بتایئے کہ آپ قاتل کو کب تک پکڑ سکیں گے؟"

اس سوال پر کرام نے پوئرو کو بے چینی سے گھورا اور جب وہ بولا تو اس کے لہجے میں عجیب سی تلخی محسوس ہوئی۔

"ممکن ہے اُسے اگلی بار ہی پکڑ لوں۔ میں گارنٹی دیتا ہوں مسٹر پوئرو کہ حرف ایف (F) تک پہنچنے سے پہلے ہی اُسے گرفتار کر لوں گا۔" پھر وہ اسسٹنٹ کمشنر کی جانب پلٹا ــــ "جناب میرا خیال تو یہ ہے کہ کیس کی اصل نفسیاتی کیفیت سے میں کسی حد تک واقف ہو چکا ہوں ــــ اور اگر کہیں غلطی کا امکان ہوگا تو ڈاکٹر تھامپسن اس کی تصحیح کریں گے میں سمجھتا ہوں کہ جوں جوں اے، بی، سی جرائم کا ارتکاب کرتا جاتا ہے توں توں اس کی خود اعتمادی بڑھتی جاتی ہے اور وہ یہی سوچتا ہے کہ میں بڑا ہوشیار ہوں ــــ میں بہت چالاک ہوں پولیس مجھے کبھی نہیں پکڑ سکتی ــــ چنانچہ وہ اپنی اس خود اعتمادی کی بدولت ہی بے پروا ہو جائے گا۔ وہ اپنے آپ کو عقل مند اور ہر شخص کو احمق تصور کرے گا اور نتیجہ یہ کہ وہ کسی قسم کی احتیاط سے کام لینا ترک کر دے گا ــــ اور اپنے آپ کو ہمارے حوالے کر دے گا ــــ کیوں ڈاکٹر میں ٹھیک کہہ رہا ہوں؟"

تھامپسن نے اثبات میں سر کو جنبش دی ــــ پھر اُس نے پوئرو کی جانب دیکھا اور کہا۔

"کیوں مسٹر پوئرو کیا آپ بھی اس بات سے اتفاق کرتے ہیں؟"

انسپکٹر کے چہرے پر ناگوار اثرات نمودار ہوئے۔ شاید اُسے ڈاکٹر کی یہ بات پسند نہ آئی۔

کہ اُس نے پوئرو سے اپیل کیوں کی۔ غالباً وہ اپنے آپ ہی کو اس معاملے کا ماہر خیال کرتا تھا۔

"انسپکٹر کرام کا کہنا صحیح ہے۔" پوئرو نے تسلیم کیا۔ پھر وہ انسپکٹر سے کہنے لگا۔

"بیکس ہل کی واردات کے سلسلے میں آپ کو کچھ اور معلومات حاصل ہوئی ہیں؟"

"ملی ہیں ـــــ لیکن قطعیت کے ساتھ نہیں کہا جا سکتا کہ کہاں تک صحیح ہیں۔" انسپکٹر نے جواب دیا۔ "سپلینڈڈ ہوٹل کے ایک بیرے نے مقتولہ کو شناخت کر لیا ہے۔ اس کا بیان ہے کہ اس لڑکی نے ۲۴ جولائی کی رات کو ایک ادھیڑ عمر آدمی کے ہمراہ ہوٹل میں کھانا کھایا تھا۔ اس آدمی نے عینک لگا رکھی تھی۔ اس لڑکی کو چند اور لوگوں نے شناخت کیا۔ بیکس ہل اور لندن کے درمیان واقع ایک جگہ سکارلٹ رنّر کے نام سے مشہور ہے۔ لوگوں کا بیان ہے کہ مقتولہ وہاں ایک شخص کے ہمراہ ٹھہری تھی۔ یہ شخص چال ڈھال کے اعتبار سے بحری فوج کا افسر معلوم پڑتا تھا۔ وقت کا اندازہ ۹ بجے رات کا ہے۔ ظاہر ہے کہ سپلینڈڈ ہوٹل کا بیرا اور ان لوگوں کے بیانات میں ایک بات ضرور صحیح ہے ـــــ لیکن یہ اے، بی، سی کا سراغ لگانے کے لئے ناکافی ہے ـــــ"

"بہرحال جو کچھ تم کر سکتے ہو وہ کر رہے ہو۔" اسسٹنٹ کمشنر نے کہا۔ "مسٹر پوئرو آپ کیا کہتے ہیں؟ آپ کی رائے میں تحقیقات کے لئے کونسا راستہ اختیار کرنا مناسب رہے گا؟"

پوئرو نے آہستہ سے کہا۔ "مجھے تو یوں معلوم ہوتا ہے کہ ایک نہایت اہم سُراغ ہمارے ہاتھ آیا ہے ـــــ یعنی واردانوں کے اصل مقصد کی دریافت ـــــ"

"وہ تو ظاہر ہی ہے ـــــ یعنی حروف تہجی کا معمّا ـــــ اور بس ـــــ کیوں ڈاکٹر صاحب؟"

"اوہ ـــــ" پوئرو نے کہا۔ "لیکن سوال تو یہ ہے کہ یہ معمّا ہے کیوں؟

ایک پاگل شخص خاص طور پر جن جرائم کا ارتکاب کرتا ہے تو اس کے پاس اس ارتکاب کے لئے کوئی نہ کوئی سبب ضرور ہوتا ہے۔"

"یہ صحیح ہے۔" انسپکٹر کرام بولا۔ "آپ کو یاد ہوگا ۱۹۲۹ء میں ایک آدمی اسی طرح کے پاگل پن کا شکار تھا۔ جو شخص بھی اُسے ذرا سی تکلیف پہنچانے کا باعث بنتا تھا، وہ اس کو جان سے مار دیتا تھا ــــــــــ"

"جی ہاں ــــــــــ" پوئرو نے کہا۔ "اگر آپ فی الواقع ایک بڑی اور اہم شخصیت ہیں تو یہ ضروری ہے کہ آپ پریشانیوں سے محفوظ رہیں۔ اس بات کو مثال کے ذریعے میں واضح کرتا ہوں۔ فرض کیجئے کہ ایک مکھی بار بار آپ کی ناک پر آکر بیٹھتی ہے۔ آپ اُسے اُڑاتے اُڑاتے تنگ آجاتے ہیں لیکن وہ پھر آپ کی ناک پر آ بیٹھتی ہے تو کیا آپ غصّے سے پاگل نہ ہو جائیں گے؟ آپ پھر اُس مکھی کو مار دیں گے اور اس حرکت میں آپ کو کوئی خدشہ نہ ہوگا، کیوں کہ آپ کی شخصیت اہم ہے مکھی نہیں۔ مکھی کو مارتے ہی آپ کی مشکل رفع ہو جائے گی اور آپ کا یہ فعل درحقیقت انصاف اور بے گناہی پر مبنی ہوگا۔ مکھی کو ہلاک کرنے کی ایک دوسری وجہ یہ بھی ہو سکتی ہے کہ آپ کو صحت کے اصولوں کا علم ہو اور آپ جانتے ہوں کہ مکھی نوعِ انسانی کے لئے شدید خطرے کا باعث بن سکتی ہے، لہٰذا مکھی کو مرنا ہی چاہیئے۔ اب اس کیس پر غور کیجئے۔ اگر مجرم محض حروف تہجی کی ترتیب سے اپنے شکار کا انتخاب کرتا ہے تو پھر قتل ہونے والے افراد اس لئے نہیں ہٹائے جا رہے کہ وہ قاتل کی اپنی ذات کے لئے مصیبت کا باعث ہیں۔"

"یہ نکتہ بھی قابلِ غور ہے۔" ڈاکٹر تھامپسن نے کہا۔ "مجھے ایک مقدمہ یاد آتا ہے جس میں ایک عورت کے شوہر کو سزائے موت دی گئی تھی، چنانچہ عورت نے ایک ایک کر کے جیوری

کے ارکان کو قتل کرنا شروع کر دیا۔ کسی کی سمجھ میں نہ آتا تھا کہ یہ کیا ہو رہا ہے اور آیا ان وارداتوں کا آپس میں کیا تعلق ہو سکتا ہے؟ یہ اموات محض اتفاقی حادثہ محسوس ہوتی تھیں مگر جیسا کہ ابھی مسٹر پوئرو نے کہا، دُنیا میں ایسا کوئی قاتل نہیں ہے جو محض اتفاقیہ لوگوں کو ہلاک کرتا پھرے یا تو وہ اُن افراد کو ہلاک کرتا ہے جو اُس کے راستے کا روڑا ہوں یا وہ محض ایک خاص یقین و ایمان کی بنا پر یہ حرکت کرتا ہے۔ وہ بادریوں، طوائفوں اور پولیس والوں کو قتل کرتا ہے۔ چونکہ اپنی دانست میں وہ یہ یقینِ کامل رکھتا ہے کہ ان افراد کو قتل ہونا ہی چاہیئے۔ بہرحال جہاں تک میں دیکھتا ہوں یہ قاعدہ اس کیس میں صحیح نہیں بیٹھتا۔ مسز آسچر اور بیٹی برنارڈ ایک ہی طبقے کی عورتوں میں سے نہیں تھیں، البتہ یہ کہا جا سکتا ہے کہ وہ دونوں ایک ہی جنس سے تعلق رکھتی تھیں، خیر یہ پیچیدگی اور دُور ہو جائے گی جب آئندہ قتل ——— "

" خُدا کے واسطے اتنے اعتماد کے ساتھ تو آئندہ قتل کا ذکر نہ کرو۔" اسسٹنٹ کمشنر نے تنک مزاجی سے کہا۔ " ہم ہر قیمت پر آئندہ جُرم کو روکنے کی کوشش کریں گے۔"

" آپ اپنی مرضی کے مالک ہیں۔" ڈاکٹر نے جواب دیا۔ " اگر آپ حقائق کا سامنا کرنے سے گریز کرتے ہیں تو جانے دیجئے۔"

اسسٹنٹ کمشنر نے پوئرو کی جانب مڑ کر کہا۔

" میں سمجھ رہا ہوں جو آپ نے کہا ——— تاہم بات واضح نہیں ہو سکی۔"

" بعض اوقات خود میں اپنے سے پوچھتا ہوں کہ قاتل کے ذہن میں صحیح طور پر کیا گزر رہا ہے ———" پوئرو بولا۔ " اس کے خطوط سے تو یوں محسوس ہوتا ہے جیسے وہ محض اپنی ذات کو خوش کرنے کے لئے قتل کی وارداتیں کرتا ہے ——— کیا واقعی یہ بات صحیح ہو سکتی ہے؟ اگر یہ صحیح بھی ہو تو حروف تہجی کو چھوڑ کر، وہ کس اصول کے تحت اپنے شکار کا

انتخاب کرتا ہے ؟ اگر وہ اپنا دل خوش کرنے کے لئے قتل کی وارداتیں کرتا ہے تو پھر خطوط بھیجنے کے کیا معنی ؟ وہ ان وارداتوں کو شہرت دینا چاہتا ہے۔ ہمیں تسلیم ہے کہ وہ اس ذریعے سے پبلک میں ہیجان پیدا کرنے کا خواہش مند ہے اور اپنی شخصیت کو پبلک کے سامنے لانا چاہتا ہے، اور پھر ان دو مقتولوں کی ذات سے اُسے کیا نقصان پہنچا ہے ؟ اس کی شخصیت سے ان کا کیا تعلق ہے ؟ ایک آخری رائے ——— کیا وہ ذاتی طور پر مجھ سے نفرت کرتا ہے ؟ یعنی ہرکیول پوئرو سے ؟ کیا وہ مجھے پبلک میں اس لئے چیلنج دیتا ہے کہ میں نے اپنی عملی زندگی میں کبھی اس کی شخصیت کو صدمہ پہنچایا ہے (جس کا مجھے علم نہیں) یا اس کی مجھ سے نفرت غیر شخصی نوعیت کی ہے اور براہ راست ایک غیر ملکی فرد کے لئے ہے ؟ کیونکہ میں انگریز نہیں، بلجیم کا باشندہ ہوں ؟ اور اگر ایسا ہے تو اُس نے ایک غیر ملکی شخص کے ہاتھوں کو نساز خم کھایا ہے ؟ "

"یہ تمام سوالات بے شک نہایت اہم اور قابلِ غور و فکر ہیں۔" ڈاکٹر تھامپسن نے کہا انسپکٹر کرام نے اپنا گلا صاف کیا۔ پھر بولا۔

" اچھا ؟ " یہ " اچھا " گویا اس کا تکیہ کلام تھا۔" شاید اس وقت یہ سوالات ناقابلِ جواب ہیں۔ "

" حالانکہ ! میرے دوست ! " پوئرو نے اس کی جانب دیکھتے ہوئے کہا۔" انہی سوالات میں ہماری مشکلات کا حل پوشیدہ ہے۔ اگر ہمیں ان وارداتوں کی اصل وجہ ——— (شاید وہ ہمارے لئے تو محض خیالی ہو ——— مگر قاتل کے لئے منطقی) دستیاب ہو جائے کہ ہمارا جنونی شخص قتل کیوں کرتا ہے۔ تو پھر ہمیں یہ بھی پتہ چل سکتا ہے کہ اس کا آئندہ شکار کون مظلوم ہوگا۔ "

انسپکٹر کرام نے نفی میں سر ہلایا۔

"میری رائے تو یہی ہے کہ وہ مقتولوں کا انتخاب محض اتفاقیہ طور پر کرتا ہے۔"

"وہ اعلیٰ دماغ قاتل ہے ——" پوئرو نے زیر لب کہا۔

"کیا کہا آپ نے؟"

"میں نے کہا 'وہ اعلیٰ دماغ قاتل، ذرا غور تو کیجیے اپنی بیوی کو قتل کرنے کے الزام میں فرینز آسچر گرفتار کیا جاتا —— اور بیٹی برنارڈ کو ہلاک کرنے کے الزام میں ڈونلڈ فریسر کو پکڑ لیا جاتا —— کیا ہمارا جنونی قاتل اتنا نرم دل ہے۔ وہ اُن افراد کو سزا بھگتتے دیکھنا پسند نہیں کرتا جنہوں نے یہ وارداتیں کی ہی نہ ہوں —— لہٰذا وہ ہمیں پہلے ہی سے خطوط لکھ کر خبردار کر دیتا ہے ——"

"آہ —— میں سمجھ گیا۔" ڈاکٹر تھامپسن ایک دم بول اُٹھا۔ "مجرم چاہتا ہے کہ ان وارداتوں کا سہرا اسی کے سر باندھا جائے —— کوئی دوسرا اس میں شریک نہ ہو۔ یہی بات ہے، یہی بات ہے ——"

"حضرات ابھی تک ہم نے اصل بات پر غور ہی نہیں کیا کہ آیا اس قضیے کو پبلک میں لایا جائے یا نہیں؟" اسسٹنٹ کمشنر بولا۔

"جناب عالی اگر مجھے اجازت دی جائے تو عرض کروں۔" انسپکٹر کرام نے کہا۔ "میرا خیال ہے کہ آئندہ خط ملنے تک ہم انتظار کریں اور جب اے، بی، سی کا خط مل جائے تو فوراً سب معاملہ اخبارات کو سونپ دیا جائے۔ میرا مطلب ہے کہ خاص نمبر نکالے جائیں۔ بلاشبہ جس مقام پر واردات ہونے والی ہوگی، وہاں ضرور بے چینی پھیلے گی، لیکن اس سے یہ فائدہ ہوگا —— کہ جس فرد کا نام سی (c) سے شروع ہوگا، وہ چوکنا ہو جائے گا اور اپنی حفاظت

کا انتظام خود کرے گا۔ دوسری طرف قاتل بھی ضرور کامیابی حاصل کرنے کا تہیّہ کر چکا ہوگا اور پھر وہ ہمارے ہاتھ سے بچ کر کہیں نہیں جا سکتا ——— "

انسپکٹر کرم تو یہ ڈینگیں مارنے میں مصروف تھا لیکن ہم میں سے کسی کو علم نہ تھا کہ مستقبل سے کیا ظہور میں آنے والا ہے۔

تیسرا خط

مجھے وہ دن اچھی طرح یاد ہے جب اے، بی، سی کا تیسرا خط آیا تھا۔

اس سے پیشتر تمام پیش بندیاں مکمل ہو چکی تھیں اور ہم سب کیل کانٹے سے لیس تھے تاکہ جونہی اے، بی، سی اپنی مجرمانہ کارروائی کا اعلان کرے، ہماری طرف سے کسی قسم کی تاخیر واقع نہ ہو۔ اس مقصد کے لئے سکاٹ لینڈ یارڈ کی طرف سے پوئرو کے مکان پر ایک پولیس افسر تعینات کر دیا گیا تھا تاکہ اگر ہماری غیر موجودگی میں کوئی خط آجائے تو وہ اسے کھول سکے اور یارڈ کو فوراً اطلاع دے دے۔

انسپکٹر کرام اپنی تحقیقات میں شب و روز مصروف رہتا تھا۔ اس سلسلے میں بے شمار بے گناہ افراد کو پولیس نے اپنی حراست میں لے لیا تھا اور اُن سے پوچھ گچھ جاری تھی لیکن کوئی کارآمد سُراغ نہ ملتا تھا۔ اِدھر میرا اور پوئرو کا یہ حال تھا کہ جونہی دروازے پر ڈاکیئے کی مخصوص دستک سنائی دیتی، ہمارے دل دھڑکنے لگتے۔ یا کم از کم میرا دل تو ضرور تیزی سے دھڑکنے لگتا تھا۔

اور پوئرو کے بارے میں مجھے پکا یقین نہیں کہ آیا اس پر یہی کیفیت گزرتی تھی؟

مجھے یوں محسوس ہوتا تھا جیسے اس پُراسرار کیس پر وہ خود بھی پریشان و مضطرب ہے۔ اس دوران میں وہ لندن سے باہر بھی نہیں گیا۔ اس کا زیادہ وقت اپنے کمرے ہی میں بسر ہوتا تھا۔ اس کی پلی ہوئی خوش نما مونچھیں بھی اپنی اکڑ بھول کر لٹکی ہوئی تھیں۔ ساری عمر میں غالباً یہ پہلا اتفاق تھا کہ وہ اپنی مونچھوں سے غافل رہا۔

اُس روز جمعہ تھا، جب اے، بی، سی کا تیسرا خط رات کی ڈاک سے آیا ——— ہم دونوں ملاقاتی کمرے میں خاموش بیٹھے تھے کہ ڈاکئے نے دروازہ اپنے مخصوص اور جانے پہچانے انداز میں کھٹکھٹایا۔ میں اپنی کرسی سے اُٹھ کر لیٹر بکس تک گیا۔ مجھے یاد ہے بکس میں چار پانچ خط پڑے تھے اور ان میں سے آخری خط پر ٹائپ شدہ الفاظ میں پوئرو کا پتہ درج تھا۔

"پوئرو ———" دہشت کی ایک چیخ میرے مُنہ سے نکل گئی۔ میں نے کچھ کہنا چاہا لیکن زبان جیسے مُردہ ہو چکی تھی۔

"خط آگیا؟ کھولو۔ جلدی کرو۔ ہاسٹنگ اسے کھولو۔ ایک ایک منٹ قیمتی ہے اور ابھی ہمیں کچھ سوچ بچار بھی کرنا ہے۔"

پوئرو کی جگہ کوئی دوسرا شخص ہوتا تو اب تک وہ مجھ سے خط چھین چکا ہوتا لیکن آفرین ہے کہ وہ اپنی کرسی سے ہلا تک نہیں۔

میں نے فوراً لفافہ کنارے پر سے پھاڑ کر خط نکالا جو حسبِ معمول اُسی اعلیٰ کاغذ پر ٹائپ کیا ہوا تھا۔

"پڑھو ———" پوئرو نے کہا ——— اور میں نے بلند آواز سے اُسے خط کا مضمون سُنایا۔

میرے پیارے مسٹر پوئرو! مجھے آپ کی بیچارگی پر بڑا رنج ہے ـــــ افسوس، صد افسوس کہ آپ جیسا ذہین و فطین سراغ رساں ان "معمولی" وارداتوں کو حل کرنے میں ناکام رہا ـــــــ جن کے متعلق ابتداء میں آپ کا خیال یہ ہوگا کہ یہ عام واردتیں ہیں ـــــــ چلو خیر اس ذکر کو جانے دو۔ دیکھیں اس مرتبہ بھی آپ سے کچھ ہوتا ہے یا نہیں؟ اور بلاشبہ اس بار واردات "آسان" نہیں ہوگی ـــــــ مقام چرسٹن اور تاریخ اس ماہ کی تیس۔ ارے صاحب کوشش کیجئے۔ میں تو آپ کی کامیابی کے لئے بے چین ہوں ـــــــ اچھا، میرے دوست۔ الوداع۔

مخلص ـــــ اے، بی، سی۔

"چرسٹن۔" میں نے کہا اور لپک کر الماری میں سے اپنی اے، بی، سی ریلوے گائیڈ نکالی۔

"دیکھیں یہ چرسٹن کس جگہ واقع ہے۔"

"ہاسٹنگ!" پوئرو نے تیز لہجے میں کہا۔ "خط کس تاریخ کو لکھا گیا ہے؟ کیا اس پر تاریخ درج ہے؟"

میں نے خط پر نگاہ ڈالی۔

"۲۷ تاریخ کو لکھا گیا ہے۔" میں نے اعلان کیا۔

"آہ! تب تو میں نے ٹھیک ہی سنا ہے ہاسٹنگ!" پوئرو نے فوراً کہا۔ "کیا قاتل نے آئندہ جرم کی تاریخ تیس بتائی ہے؟"

"ہاں ـــــ یہی تاریخ ہے ـــــ ار ـــــ ذرا مجھے سوچنے تو دو کہ۔"

"نہ نہ نہ ـــــ ہاسٹنگ ـــــ سوچنے کی ضرورت نہیں ـــــ کیا تم نے

اب تک محسوس نہیں کیا کہ آج ہی تیس تاریخ ہے ؟"

پھر اُس نے دیوار پر ٹنگے ہوئے کیلنڈر کی جانب اشارہ کیا ——— میں نے روزنامہ اخبار سے بھی اس کی تصدیق کر لی۔

بلاشبہ اس روز تیس تاریخ تھی ———

"مگر ——— کیوں ——— کیسے ———" میرے مُنہ سے الفاظ ہی نہ نکلتے تھے۔

پوئرو نے اس اثنا میں فرش پر سے پڑا ہوا لفافہ اُٹھایا اور جس رُخ پتہ درج تھا، اس پر گہری نظر ڈالی ——— شروع شروع میں خود میرے ذہن میں بھی اس بارے میں شک پیدا ہوا تھا کہ پتہ خلافِ معمول زیادہ جگہ گھیرے ہوئے ہے، لیکن میں لفافے کے اندر رکھا ہوا اصل مضمون پڑھنے کے لئے اتنا بے چین تھا کہ میں نے پتے کی جانب توجہ دینے کی کوشش ہی نہ کی۔

اُن دنوں پوئرو وائٹ ہیون مینشن میں رہائش پذیر تھا ——— لفافے پر پتہ یوں درج تھا۔

مسٹر ہرکول پوئرو، وائیٹ ہارس مینشن۔ اور لفافے کے کونے میں ایک جانب لکھا تھا۔

"معلوم نہیں اصل نام کیا ہے۔ وائٹ ہارس مینشن ای، سی، آئی ہے نہ وائٹ ہارس کورٹ۔ وائٹ ہیون مینشن میں دیکھئے۔"

"خدا معلوم اس کا مقصد کیا ہے۔" پوئرو نے زیرِ لب کہا۔ "ہمیں فوراً اسکاٹ لینڈ یارڈ سے رابطہ قائم کرنا چاہیے۔"

اور چند منٹ بعد ہی وہ انسپکٹر کرام سے ٹیلی فون پر گفتگو کر رہا تھا۔ پوئرو کی بات سننے

کے بعد انسپکٹر نے چرسٹن سے فون کا سلسلہ قائم کرنے کے لئے جلدی سے ایکس چینج کو اطلاع دی۔

"وقت گذر گیا ہاسٹنگ ——— وقت گزر گیا۔" پوئرو مایوسانہ انداز میں سر ہلا رہا تھا۔

"اوہ ——— ابھی یقینی طور پر کچھ نہیں کہا جا سکتا۔" میں نے محض دل کی تسلی کے لئے اصرار کیا۔

پوئرو نے گھڑی کی جانب دیکھا۔ "دس بج کر بیس منٹ ہوئے ہیں اور ابھی تیس ۳۰ تاریخ ختم ہونے میں ایک گھنٹہ چالیس منٹ باقی ہیں ——— کیا یہ ممکن ہے کہ اے، بی، سی اتنے عرصے تک اپنا ہاتھ روکے رکھے؟"

میں نے ریلوے گائیڈ کھولی ——— جو میں پیشتر ہی الماری سے نکال چکا تھا۔ اس کے ورق اُلٹ کر چرسٹن کا نام تلاش کیا۔

"چرسٹن ڈیون۔" میں نے بلند آواز سے پڑھا۔ "پینڈنگٹن سے ۲۰۴ ۳/۴ میل کے فاصلے پر واقع ہے۔ آبادی صرف ۱۶۵۶ افراد پر مشتمل ہے ——— معلوم ہوتا ہے یہ بہت ہی چھوٹا گاؤں ہے اور یقیناً ہمارا مجرم لوگوں کی نظروں سے محفوظ نہ رہا ہوگا۔"

"لیکن اب کیا ہوتا ہے۔ ایک قیمتی جان تو ضائع ہو چکی ہوگی۔" پوئرو بڑبڑایا۔ "کون کون سی گاڑیاں وہاں جاتی ہیں؟ میرا خیال ہے کہ کار کی نسبت ہم ریل کے ذریعے جلدی پہنچ سکتے ہیں۔"

"ایک گاڑی رات بارہ بجے جاتی ہے ——— ٹوٹن ایبٹ چھ، پندرہ پر اور چرسٹن صبح سات بج کر پندرہ منٹ پر پہنچ جاتی ہے۔"

"یہ گاڑی پیڈنگٹن سے جاتی ہے نا؟"

"پیڈنگٹن سے۔"

"ہم اسی پر چلیں گے۔" پوئرو نے فیصلہ کیا۔ اس اثنار میں پوئرو نے ایک مرتبہ پھر اسکاٹ لینڈیارڈ کو فون کیا اور میں سفر کے لئے چند ضروری سامان اور کپڑے سوٹ کیس میں رکھنے لگا ——— چند منٹ بعد وہ خواب گاہ میں داخل ہوا اور زور سے کہنے لگا۔

"ارے؟ تم یہ کیا کر رہے ہو؟"

"میں تمہارا سامان کیس میں رکھ رہا ہوں ——— بعد میں تاخیر نہ ہو جائے۔" میں نے حیرت سے جواب دیا۔

"اونہہ ——— سب سنیاناس کر دیا تم نے۔ ذرا دیکھو یہ طریقہ ہے کوٹ رکھنے کا؟ اور یہ دیکھو تم نے میرے پاجاموں کے ساتھ کیا سلوک کیا ہے۔ ذرا سوچو تو سہی کہ اگر یہ تیل کی بوتل ٹوٹ جائے تو پاجاموں کا کیا حشر ہوگا؟"

"لعنت ہے۔" میں چلایا۔ "اُدھر کسی کی زندگی اور موت کا معاملہ ہے اور تمہیں اپنے پاجاموں کی پڑی ہے۔"

"تمہیں صحیح طور پر سوچنے سمجھنے کی اہلیت تو قدرت نے بخشی ہی نہیں۔ ظاہر ہے کہ گاڑی کے جانے کا جو وقت مقرر ہے، ہم اس سے پیشتر اس پر نہیں جا سکتے۔ اور نہ اس طرح کپڑوں کا ناس مارنے سے ہم قاتل کا ہاتھ پکڑ سکتے ہیں، لہذا ہمیں سکون و اطمینان سے اپنا کام کرنا چاہیے۔"

یہ کہہ کر اس نے مجھے پرے ہٹایا اور تمام چیزوں کو از سرِ نو سلیقے اور نفاست سے ترتیب دے کر رکھا۔ پھر اس نے بتایا کہ اے، بی، سی کا خط اور لفافہ ہمیں اپنے ساتھ پیڈنگٹن لے جانا

پڑے گا اور اسکاٹ لینڈ یارڈ کا کوئی آدمی وہاں ہم سے ملے گا۔ چنانچہ جب ہم پیڈنگٹن کے ریلوے پلیٹ فارم پر پہنچے تو انسپکٹر کرام وہاں موجود تھا۔ اس نے پوئرو کو دیکھتے ہی کہا:

"چرسٹن سے ابھی تک کوئی خبر نہیں ملی ——— وہاں رہنے والے اُن تمام افراد کو فون کے ذریعے پولیس نے خبردار کر دیا ہے۔ جن کے نام حرف سی (C) سے شروع ہوتے ہیں۔ ہمارے لئے اب بھی ایک موقع ہے۔ آپ وہ خط لائے؟"

پوئرو نے خط نکال کر اُسے دیا جس کا انسپکٹر نے نہایت غور و خوض سے معائنہ کیا۔ اور مُنہ ہی مُنہ میں کچھ بے معنی الفاظ بڑبڑاتا رہا۔ پھر میں نے لفافے کی پُشت پر درج پتے کی جانب اُس کی توجہ مبذول کرائی اور پوچھا۔

"آپ کا کیا خیال ہے؟ کیا قاتل نے کسی مقصد کے تحت پتہ غلط درج کیا ہوگا؟"

انسپکٹر نے نفی میں سر ہلایا۔ "اوہ! نہیں ——— اس شخص کا ستارہ اب آہستہ آہستہ گردش میں آ رہا ہے۔ میں ایک ماہ کی تنخواہ پر شرط لگانے کے لئے تیار ہوں کہ وہ ضرور وائٹ ہارس شراب پیتا ہے ———"

"خوب، خوب" پوئرو کے مُنہ سے کلمات تحسین بلند ہوئے۔

"یہ ممکن ہے کہ جب اس نے پتہ ٹائپ کیا تو 'وائٹ ہارس' کی بوتل اس کے سامنے رکھی ہوگی۔"

"بالکل یہی بات ہوگی۔" انسپکٹر نے کہا۔ "بعض اوقات ہم بھی ایسی ایسی حرکتیں غیر شعوری طور پر کر جاتے ہیں۔ بے دھیانی میں یا غیر شعوری طور پر کچھ لکھتے لکھتے ایسی باتیں بھی لکھ جاتے ہیں جو اچانک ہمارے کانوں میں پڑ جائیں یا کوئی شے نظروں کے سامنے ہو تو اسی کا نام لکھ دیں۔ قطعی یہی ماجرا ہمارے جنونی قاتل کے ساتھ پیش آیا ہے۔ لفظ وائٹ لکھنے

کے بعد غیر شعوری طور پر اس نے بجائے ہیون کے 'ہارس' لکھ دیا۔"

ہمیں اس نے بتایا کہ وہ خود اسی گاڑی سے چرسٹن جا رہا ہے۔ پھر وہ کہنے لگا: "میں نے اپنے آدمیوں میں سے ایک کو اس مقصد کے لئے یہاں متعین کر دیا ہے کہ جونہی چرسٹن سے کوئی خبر ملے وہ فوراً مجھے پہنچا دے، مگر اب تک کوئی خبر نہیں ——— شاید قاتل کو جرم کا موقع ہی نہ ملا ہو ——— بہرحال یہ تو طے ہے کہ قاتل چرسٹن کے مقام پر ضرور موجود ہے ———"

اس اثنا میں گاڑی آہستہ آہستہ رینگنے لگی اور اسٹیشن سے باہر نکل ہی رہی تھی کہ ایک شخص پلیٹ فارم پر بے تحاشا دوڑتا ہوا دکھائی دیا، اور انسپکٹر کے ڈبے کی کھڑکی کے قریب قریب پہنچا اور اس سے کچھ الفاظ کہے۔ پوئرو اور میں جلدی سے اٹھ کر گاڑی کی راہداری میں آئے اور انسپکٹر کے ڈبے پر دستک دی۔ اس نے دروازہ کھولا تو پوئرو نے پوچھا۔

"فرمائیے کوئی خبر ہے؟"

"بے شک ———" انسپکٹر نے آہستہ سے کہا۔ "اور شاید یہ بدترین خبر ہے۔ سر کارمائیکل کلارک مُردہ پائے گئے ہیں۔ ان کا سر کسی وزنی شے سے کچلا گیا ہے۔"

سر کلارک کا نام سنتے ہی میرے دل کو بڑا بھاری صدمہ پہنچا۔ میرا خیال ہے کہ یہی حال پوئرو کا بھی تھا۔ چونکہ ایک لمحے کے لئے اس کے چہرے کا رنگ متغیر ہوا تھا۔ اگرچہ سر کلارک کا نام عوامی حلقوں میں اتنا مشہور نہ تھا لیکن اُمرا اور طبقۂ خاص کے افراد میں وہ اونچی حیثیت کے اور شہرت یافتہ شخص گنے جاتے تھے۔ وہ اپنے دور کے اُن چند برطانوی ڈاکٹروں میں سے تھے جن کو گلے کی بیماریوں کا علاج کرنے میں بڑی مہارت حاصل تھی اور وہ چند سال پیشتر ملازمت سے ریٹائر ہوئے تھے۔ انہوں نے اپنی پریکٹس کے دوران دولت بھی خوب کمائی۔

اُن کی زندگی کا بس ایک ہی مشغلہ تھا چینی کے برتن اور نادرِ روزگار اشیاء جمع کرنا۔ ڈاکٹری سے ریٹائر ہونے کے بعد انہیں ایک چچا کی وفات کے ذریعے اس کی ساری جائیداد اور روپیہ وراثت میں ملا ——— انہوں نے دولت کا بیشتر حصّہ اپنے عجیب و غریب شوق پر صَرف کیا اور یہ بات بلا مبالغہ کہی جا سکتی ہے کہ قدیم و جدید چینی ظروف، تصاویر اور زیبائش و آرائش کا جو ذخیرہ اُن کے پاس تھا، وہ شاید یورپ میں کسی اور شخصیّت کے پاس نہ ہوگا۔

سر کلارک شادی شدہ تھے، مگر اولاد سے محروم ——— انہوں نے ڈیون کے قصبے میں ساحل سمندر پر اپنے رہنے کے لئے ایک خوش نما کوٹھی تعمیر کرائی تھی اور وہ اپنا زیادہ وقت وہیں بسر کیا کرتے تھے اور بعض ضروری کاموں اور عجیب و غریب اشیاء کی خرید و فروخت کے لئے ہی کبھی کبھار لندن آیا کرتے تھے۔

اُن کی موت ایک معمولی شخص کی موت نہ تھی جسے محسوس نہ کیا جاتا۔ اخبارات کے لئے تو مدّت کے بعد سنسنی پھیلانے کا موقع ہاتھ آیا تھا۔ اس سے پیشتر بیٹی برنارڈ کے قتل نے بڑی دہشت پھیلا رکھی تھی۔ یہ نہلے پر دہلا ثابت ہوا۔

"ممکن ہے ان وارداتوں کی پبلسٹی ہی سے کوئی خاص فائدہ حاصل ہو جو ہماری اور پولیس کی انفرادی کوششوں سے حاصل نہ ہو سکتا ہو۔ اب تو پورا ملک اے، بی، سی کو تلاش کرنے میں مصروف ہو جائے گا ———" پوئرو نے کہا۔

"بدقسمتی سے یہی بات تو قاتل چاہتا ہے کہ ملک کا ہر فرد اُسے جان جائے۔" میں نے کہا۔

"سچ ہے۔" انسپکٹر نے اپنی باری پر کہا۔ "لیکن سمجھ لیجئے کہ اب اس کے دن پورے ہو گئے۔ جیسا کہ میں نے پہلے کہا تھا، وہ اپنی کامیابیوں پر بے پروا ہو رہا ہے۔ مثلاً وائٹ ہارس

شراب پی کر پتہ ٹائپ کرنا ——— "

لیکن پوئرو نے انسپکٹر کی طرف قطعاً توجہ نہ دی ——— وہ کھڑکی سے سر باہر نکالے خلا میں کچھ گھور رہا تھا۔ میں نے بھی اُسے ٹوکنا مناسب نہ سمجھا اور خاموش بیٹھا رہا ——— دفعتاً اُس نے ایک سرد آہ بھری۔ کئی بار اپنا سر ہلایا اور آہستہ سے بولا۔

"یہ واردا تیں اب ختم ہونی چاہئیں ہاسٹنگ ——— کاش مجھے یہی پتہ چل جائے کہ قاتل کا اصل مقصد کیا ہے؟ کاش ——— کاش ———" پھر اس نے چونک کر اپنی گھڑی کی طرف دیکھا اور مجھ سے کہنے لگا۔

"رات زیادہ آگئی ہے ——— جاؤ تم سو جاؤ ہاسٹنگ ——— کل ہمیں بہت کام کرنا ہے۔"

سر کار رمائیکل کلارک

چرسٹن کے مختصر مگر خوب صورت گاؤں کے ایک جانب برکسہام اور دوسری جانب پیڈنگٹن اور ٹارکائے کے دیہات آباد تھے۔ دس سال پیشتر یہاں ایک ہرا بھرا میدان تھا جہاں گاف کھیلنے کے شوقین آیا کرتے تھے لیکن ساحلِ سمندر پر ہونے کے سبب یہاں اِکّا دُکّا بنگلے اور چھوٹی چھوٹی کوٹھیاں بننے لگیں اور دیکھتے ہی دیکھتے پیڈنگٹن اور چرسٹن کے درمیان نئی سڑکیں بن گئیں اور یہاں ہر طرف آبادی کے نشانات ظاہر ہونے لگے۔

سر کلارک نے سمندر کے قریب ہی دو ایکڑ زمین خریدی تھی۔ اور جدید طرز کی نہایت خوب صورت چھوٹی سی کوٹھی بنوائی تھی۔ جب ہم چرسٹن پہنچے تو صبح کے آٹھ بجے تھے۔ اسٹیشن پر ایک مقامی پولیس آفیسر نے ہماری پارٹی کا استقبال کیا اور واردات کی صورتِ حال سے مطلع کیا۔ اس نے بتایا کہ سر کلارک کی یہ عادت تھی کہ رات کا کھانا کھا کر ٹہلنے کے لئے سمندر کی جانب جایا کرتے تھے۔ پولیس نے رات کو تقریباً گیارہ بجے اُن کی کوٹھی فون کیا تو معلوم ہوا

کہ وہ ابھی تک واپس نہیں آئے ہیں، لہٰذا تشویش ہوئی اور یہ معلوم ہی تھا کہ وہ کس راستے پر چہل قدمی کے لئے جایا کرتے تھے۔ پولیس کے چند سپاہی انہیں تلاش کرنے گئے تو انہوں نے لاش دیکھی۔ ڈاکٹر کی رپورٹ یہ ہے کہ سر پر کسی وزنی شے سے نہایت شدید ضرب پہنچا کر انہیں ہلاک کیا گیا ہے۔ لاش کے قریب ہی ایک کھلی ہوئی اے، بی، سی ریلوے گائیڈ پائی گئی۔

ہم فوراً ہی کوٹھی پر پہنچے ——— ایک عمر رسیدہ خانساماں نے دروازہ کھولا۔ اس کے ہاتھ رعشہ کے سبب کانپ رہے تھے اور چہرے پر غم واندوہ کے گہرے تاثرات یہ ظاہر کرتے تھے کہ اپنے آقا کی ہیبت ناک موت سے اُسے کیسا رنج پہنچا ہے۔

"گڈ مارننگ۔ ڈیورل!" مقامی پولیس آفیسر نے کہا۔

"گڈ مارننگ مسٹر ویلز!" خانساماں نے بھرّائے ہوئے لہجے میں جواب دیا۔

"یہ صاحبان لندن سے تشریف لائے ہیں۔" ویلز نے گویا ہمارا تعارف کرایا۔

"اس راستے تشریف لائیے صاحبان۔" خانساماں نے جلدی سے اندر جاکر ایک دروازہ کھولا۔ معلوم ہوا یہ ڈائننگ روم ہے اور صبح کا ناشتہ میز پر تیار رکھا تھا۔ پھر وہ بولا۔

"میں مسٹر فرنکلن کو اطلاع کرتا ہوں!"

چند منٹ بعد سانولے رنگ کا ایک موٹا تازہ شخص کمرے میں داخل ہوا۔ یہ فرنکلن کلارک تھا، سر کار مائیکل کلارک کا چھوٹا بھائی ——— اس کے خدوخال اور شخصیت سے عیاں تھا کہ وہ نہایت مستقل مزاج، پُرسکون اور ہنگامی حالات کا پامردی سے مقابلہ کرنے والا آدمی ہے۔ اس نے آتے ہی بلند آواز سے سب کو سلام کیا۔

"گڈ مارننگ، حضرات۔"

انسپکٹر ویلز تعارف کرانے کا فرض انجام دینے لگا۔
"آپ ہیں مسٹر کرام انسپکٹر سی۔ آئی۔ ڈی، آپ مسٹر ہرکول پوئرو اور یہ صاحب
ــــــ ار ــــــ کیپٹن ہیسٹنگ ــــــ"
"ہاسٹنگ ــــــ" میں نے سرد لہجے میں تصحیح کی۔
فرینکلن کلارک نے باری باری ہر ایک سے مصافحہ کیا اور چبھتی ہوئی نظروں سے سب کو دیکھا۔ پھر بولا۔
"آیئے حضرات ناشتہ تیار ہے۔ کھانے کے دوران ہم اس رنجیدہ صورتِ حال پر گفتگو کر سکتے ہیں۔"
ہمارے انکار کی کوئی معقول وجہ موجود نہ تھی، پس ہم تینوں بھی ناشتے کی میز پر ڈٹ گئے اور نہایت بے تکلفی سے اپنا گھر سمجھ کر مال اُڑانا شروع کر دیا۔
"انسپکٹر ویلز نے سرسری طور پر مجھے گذشتہ رات کے حادثے کے سلسلے میں چند باتیں بتائی ہیں۔" فرینکلن کلارک نے گفتگو کا آغاز کیا۔ "بخدا میں نے اپنی زندگی میں ایسی ظالمانہ اور وحشیانہ داستان نہیں سُنی اور انسپکٹر کیا میں واقعی یقین کر لوں کہ میرا بدنصیب بھائی ایک جنونی قاتل کے بیرحم ہاتھوں کا شکار ہو چکا ہے؟ میں نے یہ بھی سُنا ہے کہ یہ اس کے ہاتھوں تیسرا قتل ہے اور ہر بار لاش کے پاس ایک اے بی سی گائیڈ پڑی پائی گئی ہے۔"
"بدقسمتی سے ٹھیک یہی صورت حال ہے جو آپ نے سُنی۔" انسپکٹر کرام نے جواب دیا۔
"لیکن کیوں؟ میں نہیں سمجھ سکتا کہ اس واردات سے اُس جنونی قاتل کو کیا فائدہ پہنچ سکتا ہے؟"
پوئرو نے اظہارِ پسندیدگی کرتے ہوئے اپنا سر ہلایا۔

"آہ، مسٹر فرینکلن آپ تو ایک دم اس نکتے پر آ گئے۔"

"مسٹر کلارک اس مرحلے پر ان واردا توں کا جواز ڈھونڈنا سود مند نہیں ہوگا۔" انسپکٹر کرم نے کہا۔ "یہ دراصل ایک پاگل کی حرکتیں ہیں اور پاگل آدمی اپنی کسی کارروائی کے لئے کوئی خاص مقصد اپنے سامنے نہیں رکھتے ——— مجھے بھی اس میدان کا عملی طور پر کچھ تجربہ حاصل ہے، لیکن اس کیس میں یہ حقیقت صاف ہے کہ قاتل اپنی شخصیت کو عوام کے سامنے نمایاں کرنا چاہتا ہے۔"

"مسٹر پوئرو کیا یہ بات صحیح ہے؟"

کلارک کا پوئرو سے یہ پوچھنا شاید انسپکٹر کو بہت برا محسوس ہوا۔ اس کی پیشانی پر ناراضگی کی شکنیں پھیل گئیں۔

"قطعی سچ ہے۔" پوئرو نے جواب دیا۔

"بہرحال ایسا شخص کسی قیمت پر بھی زیادہ دیر تک اپنے آپ پوشیدہ نہیں رکھ سکتا۔" کلارک نے کہا۔

"آہ ——— مگر آپ کو یہ یاد رکھنا چاہیئے کہ یہ شخص اپنے اندر کوئی خاص شخصیت نہیں رکھتا۔" پوئرو نے کہا۔ "وہ اُن لوگوں میں سے ہے جن پر کبھی توجہ نہیں دی جاتی، اُن کو کبھی غور سے نہیں دیکھا جاتا بلکہ میں تو یہ کہوں گا کہ شاید بیوقوف سمجھ اُن کا مذاق بھی اُڑایا جاتا ہے۔"

"براہِ کرم مسٹر کلارک کیا آپ مجھے چند سوالات کا جواب دینے کی زحمت گوارا کریں گے؟" انسپکٹر نے کہا۔

"یقیناً۔"

"آپ کے بھائی کی طبیعت کل کیسی تھی؟ کیا اُن کا مزاج معمول کے مطابق تھا؟ یا وہ پریشان تھے؟ اُن کو ایسے خطوط تو نہیں موصول ہوئے جن کو پڑھ کر وہ مضطرب ہوئے ہوں؟"

"جی نہیں ـــــــ اُن کی طبیعت معمول کے مطابق تھی کسی قسم کی پریشانی یا اضطراب ظاہر نہ ہوتا تھا۔"

"گویا کسی اعتبار سے بھی وہ فکرمند نہ تھے؟"

"اوہ ـــ ـــــ معاف فرمایئے انسپکٹر صاحب، میں نے آپ کو اصل بات نہیں بتائی، حالانکہ پریشان اور فکرمند رہنا تو میرے بدنصیب بھائی کے لئے مقدّر ہو چکا تھا۔"

"وہ کیوں؟"

"شاید آپ کو علم نہیں کہ میری بھاوج، لیڈی کلارک کی صحت جواب دے چکی ہے اور میں آپ سے صاف صاف ہی کیوں نہ کہہ دوں کہ وہ سرطان کے لاعلاج مرض میں مبتلا ہیں اور کوئی دن کی مہمان معلوم ہوتی ہیں۔ میری بھاوج کی شدید بیماری کے سبب میرا بھائی اکثر پریشان رہتا تھا۔ اُسے اپنی بیوی کی صحت کے بارے میں بڑی تشویش تھی۔ میں خود مشرقی ممالک کی سیاحت سے حال ہی میں واپس آیا ہوں اور جب میں نے اپنے بھائی کو دیکھا کہ وہ سوکھ کر کانٹا ہو رہا ہے تو مجھے دلی صدمہ پہنچا۔"

پوئرو نے اچانک ایک عجیب سوال کیا۔

"فرض کیجئے مسٹر کلارک اگر آپ کے بھائی اس حالت میں کسی پہاڑی ٹیلے کے نیچے مُردہ پائے جاتے کہ ان کی کنپٹی میں گولی لگی ہوتی اور پاس ہی ریوالور پڑا ہوتا تو آپ کا پہلا خیال کیا ہوتا؟"

"نہایت صفائی سے عرض کروں گا کہ میں فوراً یہ نتیجہ اخذ کرتا کہ بھائی نے خودکشی کر لی ہے۔"

"خوب۔ خوب۔" پوئرو کے مُنہ سے عجیب لہجے میں یہ الفاظ نکلے۔

"اس کا کیا مطلب ہوا؟" مسٹر کلارک نے حیرت سے بھویں تان کر پوچھا۔

"اوہ ——— کچھ نہیں۔ ایک حقیقت جو اپنے آپ کو دُہراتی ہے۔ کوئی خاص بات نہیں۔"

"بہرحال یہ ——— یہ واردات خودکشی کی نہیں ہے۔" انسپکٹر کرام نے مداخلت کی ——— "اچھا مسٹر کلارک یہ بتایئے کہ کیا آپ کے بھائی روزانہ شام کا کھانا کھانے کے بعد سیر کے لئے جایا کرتے تھے۔؟"

"جی ہاں ——— وہ ہمیشہ جایا کرتے تھے؟"

"ہر شب کو؟"

"اگر بارش ہو رہی ہو تو پھر نہ جاتے تھے۔ ورنہ جاتے ہر شب تھے"

"اور گھر کا ہر فرد اُن کی اس عادت سے بخوبی واقف تھا؟"

"بے شک۔"

"اور باہر؟"

"میں نہیں سمجھا کہ 'باہر' سے آپ کا مطلب کیا ہے۔ بہرحال مجھے علم نہیں کہ مالی بھی اُن کی عادت سے واقف تھا یا نہیں۔"

"اور گاؤں میں؟"

"گاؤں میں؟ ——— ارے صاحب اسے گاؤں آپ کس قاعدے سے کہتے

ہیں۔ سوائے چند کانوں اور ایک ڈاک خانے کے اور رکھا ہی کیا ہے۔ کوئی دکان بھی نہیں ——"

"ہوں ہوں۔" انسپکٹر کرام نے گویا سمجھتے ہوئے کہا۔ "بہرحال اس جگہ کسی اجنبی کو آسانی سے پہچانا جا سکتا ہے؟"

"اس کے برعکس میں تو یہ کہوں گا کہ قطعی نہیں ——" فرینکلن کلارک نے کہا۔ "یہ ماہِ اگست ہے اور تعطیلات میں ہزارہا افراد سیر و تفریح کی غرض سے یہاں آتے جاتے رہتے ہیں۔ روزانہ ہی کاروں، بسوں، ریلوں کے ذریعے اور پیدل سفر کرنے والے افراد یہاں آ رہے ہیں۔ بلاشبہ یہ مقام پکنک اور تفریحی مقاصد کے لیے بہت مناسب ہے۔"

"گویا آپ کی رائے یہ ہے کہ اس موسم میں یہاں کسی اجنبی شخص کی موجودگی پر غور نہیں کیا جا سکتا؟"

"یہی بات ہے۔"

"بہرحال میرا اندازہ یہ ہے کہ قاتل یہاں آیا اور کسی ذریعے سے اُسے آپ کے بھائی کی عادت کا علم ہو گیا کہ وہ رات کھانے کے بعد چہل قدمی کے لیے سمندر کے کنارے جایا کرتے ہیں اور اس نے موقع پا کر اُن کا کام تمام کر دیا —— اچھا یہ بتائیے کہ کل کوئی اجنبی شخص سرمائیکل کلارک سے ملنے تو نہیں آیا تھا؟"

"جہاں تک مجھے علم ہے کوئی نہیں آیا —— لیکن ٹھہریئے میں خانساماں سے پوچھتا ہوں ——"

اس نے گھنٹی بجا کر خانساماں کو بلایا اور یہی سوال کیا۔

"نہیں جناب، کل کوئی آدمی سرمائیکل سے ملاقات کے لئے گھر میں نہیں آیا، اور

نہ میں نے کسی آدمی کو گھر کے آس پاس مشتبہ حالت میں گھومتے دیکھا۔ میں گھر کی نوکرانیوں سے بھی پوچھ چکا ہوں۔ ان کا بیان بھی یہی ہے۔"

خانساماں جواب دے کر ایک منٹ تک خاموش رہا پھر اس نے پوچھا۔

"فرمایئے جناب کچھ اور پوچھنا چاہتے ہیں؟"

"نہیں ——— تم جا سکتے ہو۔"

خانساماں کے جاتے ہی ایک نوجوان خاتون کمرے میں داخل ہوئی۔ اُس کے کمرے میں داخل ہوتے فرینکلن کلارک اپنی نشست سے اُٹھ کھڑا ہوا۔ اُس نے تعارف کرایا کہ یہ اُس کے آنجہانی بھائی کی سیکریٹری مس گرے ہیں۔ اس کی عمر زیادہ نہ تھی۔ غالباً ۲۷ یا ۲۸ برس کی ہوگی اور وہ خاصی ہوشیار اور چاق چوبند دکھائی دیتی تھی۔ کرسی پر بیٹھنے کے بعد اُس نے پوچھا۔

"کیا میں آپ کی اس معاملے میں کچھ مدد کر سکتی ہوں؟"

"کیا آپ ہی سر مائیکل کی طرف سے خط و کتابت کا کام سرانجام دیتی تھیں؟"

"جی ہاں۔ خطوں کے جوابات اور تحریر کا سب کام میرے سپرد تھا۔"

"کیا اُنہیں کبھی ایسا خط یا خطوط تو نہیں ملے جن کے لکھنے والے کا نام اے، بی، سی ہو؟"

"اے، بی، سی؟" مس گرے نے نفی میں گردن ہلائی۔ "مجھے یقین ہے کہ ایسا کوئی خط کبھی موصول نہیں ہوا۔"

"کیا سر مائیکل نے حال ہی میں کبھی اس بات کا ذکر تو نہیں کیا کہ شام کے وقت انہوں گھر کے قریب کسی اجنبی شخص کو دیکھا ہے؟"

"جی نہیں۔ انہوں نے اس نوعیت کی کبھی کوئی بات نہیں کہی۔"

"اور نہ خود آپ نے ہی کسی اجنبی آدمی کو مکان کے پاس مشتبہ انداز میں گھومتے پایا؟"

"جی نہیں، مشتبہ انداز میں تو نہیں دیکھا، البتہ اجنبی چہرے بے شمار دیکھنے میں آئے ہیں جو اس موسم میں سیر و تفریح کے لئے باہر سے آتے رہے ہیں۔"

پوئرو نے پُرخیال انداز میں اپنے وزنی سر کو جنبش دی لیکن زبان سے کچھ نہ کہا۔ پھر انسپکٹر کرام کی درخواست پر فرینکلن کلارک کی راہنمائی میں ہم سب اس مقام تک گئے جہاں سر مائیکل کلارک کو ہلاک کیا گیا تھا۔ مس گرے ہمارے ہمراہ تھیں۔ راستے میں ہم اور وہ دونوں ذرا پیچھے رہ گئے تو میں نے کہا۔

"مس گرے، اس حادثے سے تو آپ کو نہایت شدید صدمہ پہنچا ہوگا؟"

"جی ہاں ——— اوّل تو مجھے یقین ہی نہ آتا تھا کہ ایسا دردناک حادثہ وقوع پذیر ہو سکتا ہے۔ گزشتہ رات جب پولیس والوں نے فون کیا ہے تو میں شب باشی کے لئے بستر پر جا چکی تھی۔ پھر میں نے نچلی منزل میں کسی کو زور زور سے بولتے سنا۔ میں اُٹھ کر نیچے گئی اور پوچھا کہ معاملہ کیا ہے تو پتہ چلا کہ خانساماں ڈیویرل اور مسٹر فرینکلن کلارک لالٹین لے کر باہر جانے کی تیاریاں کر رہے ہیں۔"

"سر مائیکل کلارک عموماً کس وقت تک گھر واپس آجاتے تھے۔"

"پونے دس بجے تک ——— وہ دروازے میں لگی ہوئی چھوٹی کھڑکی کے راستے اندر آیا کرتے اور اکثر وہ آتے ہی سونے کے لئے چلے جاتے تھے اور کبھی کبھی گیلری کی جانب جہاں اُن کے جمع شدہ نوادرات سجے ہوئے ہیں۔"

"اُن کی بیوی کو بھی اس حادثے سے بڑا رنج پہنچا ہوگا؟"

"اوہ ——— لیڈی کلارک تو بہت بیمار ہیں ——— اور اکثر

اوقات ان کو مار فیا کے ذریعے بے ہوش ہی رکھا جاتا ہے۔ میرا خیال تو ہے کہ اُن کو پتہ ہی نہ چل سکا ہوگا کہ گھر میں کیا قیامت گزر چکی ہے۔"

اس طرح کی باتیں کرتے ہوئے آخر کار ہم سب اس مقام پر پہنچ گئے جہاں سر مائیکل کلارک کی لاش پائی گئی تھی۔ بلاشبہ مناظرِ فطرت کے اعتبار سے یہ جگہ بہت مناسب تھی اور اس کی یہی خوب صورتی انگلستان کے دُور افتادہ شہروں اور دیہاتوں میں رہنے والے افراد کو اپنی جانب کھینچتی تھی۔ جس جگہ سر مائیکل کلارک کی لاش ملی تھی وہاں درختوں کا ایک جھنڈ تھا جس میں کسی شخص کا چھُپ جانا بڑا آسان کام تھا۔ انسپکٹر کرُم نے موقعۂ واردات کو ایک نظر دیکھتے ہی کہا۔

"ٹھیک، ٹھیک ——— قاتل ضرور یہاں پہلے سے چھُپ گیا ہوگا اور جب آپ کے بھائی یہاں پہنچے تو قاتل نے پیچھے سے اُن کے سر پر کوئی وزنی شے دے ماری۔"

انسپکٹر کے ان الفاظ سے مس گرے نے ایک جھرجھری لی اور اس کے چہرے کا رنگ دفعتاً خوف سے پیلا پڑ گیا۔ فرینکلن کلارک نے اس کی جانب دیکھا اور بولا۔

"صبر کرو۔ تھورا، صبر کرو۔ بلاشبہ یہ حادثہ نہایت سنگین تھا، لیکن اس طرح ڈر کر کانپنے سے کیا فائدہ ہے۔"

تھورا گرے ——— میں نے اپنے دل میں سوچا۔ یہی نام لڑکی کے مناسب ترین تھا۔ ہم یہاں سے پھر بنگلے پر واپس آ گئے۔ لاش کی تصاویر اتارنے کے بعد اُسے بھی ڈاکٹروں کے سپرد کر دیا گیا تھا۔ جب ہم سیڑھیوں پر چڑھ رہے تھے تو ایک کمرے میں سیاہ رنگ کا بیگ پکڑے ہوئے ڈاکٹر صاحب برآمد ہوئے۔

"کہیئے ڈاکٹر صاحب آپ ہمیں کچھ بتائیں گے؟" مسٹر کلارک نے دریافت کیا۔

ڈاکٹر نے نفی میں اپنا سر ہلایا۔ "کیس تو بالکل سادہ نوعیت کا ہے۔ سر کلارک کی موت تشدد کے ذریعے واقع ہوئی ہے۔" اتنا کہہ کر ڈاکٹر آگے بڑھ گیا۔ "میں ذرا لیڈی کلارک کو دیکھ آؤں۔"

راہداری کے پرلے سرے کے ایک کمرے سے نرس نکلی اور ڈاکٹر اس کے ساتھ ہی کمرے میں چلا گیا۔ اور ہم سب اُس کمرے میں گھس گئے جہاں سے ڈاکٹر پہلی بار برآمد ہوا تھا۔ پھر میں جلد ہی نکل آیا۔ تھورا گرے ابھی تک زینے کے سرے پر کھڑی تھی۔ اس کے چہرے پر خوف و دہشت کی عجیب سی علامات چھائی ہوئی تھیں۔

"مس گرے ——" میں نے کہا۔ "آپ کیا سوچ رہی ہیں؟"

اس نے چونک کر میری جانب دیکھا۔

"میں —— میں ڈی (D) کے بارے سوچ رہی تھی۔" وہ آہستہ سے بولی۔

"ڈی (D) کے بارے میں؟" میں قطعی احمقانہ انداز سے اس کی جانب تکنے لگا۔

"ہاں —— اس سے اگلا قتل —— اسے روکنے کے لئے کچھ نہ کچھ ضرور کیا جانا چاہیئے۔"

اتنے میں فرینکلن کلارک کمرے سے باہر نکلا۔ اس نے شاید مس گرے کے الفاظ سُن لئے تھے، وہ فوراً کہنے لگا۔

"کیا کہا تم نے تھورا؟ کیا روکا جائے؟"

"یہی بھیانک وارداتیں —— قتل۔"

"ہاں ——" اس کا جبڑا سختی سے بندھ گیا۔ "میں اس سلسلے میں مسٹر پوئرو سے کسی وقت بات کروں گا —— یہ انسپکٹر کرام کس قابلیت کا آدمی ہے؟"

میں نے جواب دیا: انسپکٹر کرام کے بارے میں عام خیال یہ ہے کہ وہ بہت ذہین اور تجربہ کار آفیسر ہے، لیکن میرے اس جواب سے شاید اس کی تسلی نہ ہوئی۔

"میرے نزدیک تو اس کا رویّہ انتہائی ناپسندیدہ ہے" کلارک کہنے لگا۔ "باتیں سنو تو یوں محسوس ہو جیسے وہ سب کچھ جانتا ہے، لیکن اصلیت کچھ نہیں ——— جہاں تک میں سمجھ سکا ہوں اُسے کچھ پتہ ہی نہیں ہے ———" پھر وہ تھوڑی دیر تک خاموش رہنے کے بعد بولا۔

"میری رائے میں تو مسٹر پوئرو ہی اس کام کے لئے موزوں ترین شخص ہیں۔ بہرحال میں نے ایک پلان بنایا ہے، مگر میں اس بارے میں آئندہ کسی وقت بات کروں گا۔" پھر وہ راہداری میں چلتا ہوا اس کمرے کی جانب گیا جس میں ڈاکٹر نرس کے ہمراہ داخل ہوا تھا۔ دروازے پر اس نے دستک دی۔ میں نے ایک لحظہ کے لئے تامّل کیا۔ مس گرے عین اپنی نظروں کے سامنے کوئی غیر مرئی شے گھور رہی تھی۔

"مس گرے آپ کیا سوچ رہی ہیں؟"

اس نے اپنی نگاہیں میرے چہرے پر مرکوز کیں۔ "میں سوچ رہی ہوں کہ وہ اب کہاں ہوگا ——— میرا مطلب ہے قاتل ——— واردات کو گزرے ابھی ۱۲ گھنٹے بھی پورے نہیں ہوئے ——— آہ ——— کیا دُنیا میں اب کوئی ایسا ولی موجود نہیں جو اُسے دیکھ سکے کہ اب وہ کہاں ہے اور کیا کر رہا ہے۔"

"پولیس بہرحال اُسے تلاش کر ———" میں نے کہنا شروع کیا، لیکن یہ الفاظ فوکو زبان پر آنے سے رُک گئے۔ ٹھوراگرے تن کر کھڑی ہو گئی اور بولی ———

"ہاں ——— بے شک پولیس اُسے تلاش کر رہی ہے۔" پھر وہ پلٹی اور نیچے اُترنے لگی۔ میں چند منٹ تک وہیں کھڑا رہا۔ اس کے مُنہ سے نکلے ہوئے الفاظ بار بار میرے دماغ میں گھُوم رہے تھے۔

اے، بی، سی ———

اب وہ کہاں ہوگا ——— ؟

○

الیگزنڈر بوناپارٹ کسٹ (ALEXANDER BONAPART CUST) دوسرے تماشائیوں کے ہمراہ ٹارکوائے کے سینما ہال سے باہر نکلا۔ جہاں وہ ایک جذباتی فلم ناٹ اے سپارو (NOT A SPARROW) دیکھ رہا تھا۔ ہال سے باہر نکلتے ہی سورج کی چمکیلی دھوپ میں اس کی آنکھیں یکدم چندھیا گئیں۔ اس نے کھوئے ہوئے احمقانہ انداز میں چاروں طرف دیکھا جیسا کہ اس کی عادت تھی۔ پھر وہ آپ ہی آپ مُنہ میں کچھ بڑبڑایا۔ ایک اخبار فروش چھوکرا اس کے قریب سے چلّاتا ہوا گزرا۔

"جنونی قاتل کی چرسٹن میں ایک اور خوف ناک واردات۔"

مسٹر کسٹ نے جلدی سے اپنے بوسیدہ اوورکوٹ کی جیبوں کو ٹٹول کر ایک سکہ نکالا اور اخبار خریدا۔ اس نے فوراً ہی اخبار نہیں کھولا۔ پرنسس گارڈن میں داخل ہو کر وہ ایک محفوظ سی جگہ پر پہنچا اور بنچ پر بیٹھ کر اخبار کھولا۔ موٹی موٹی سرخیوں میں یہ عبارت درج تھی۔

سر کلارک مائیکل قتل کر دیئے گئے

چرسٹن کے مقام پر دہشت ناک واردات

ایک جنونی قاتل کا بہیمانہ قتل

ابھی ایک ہی مہینہ گزرا ہے کہ انگلستان میں قتل کی ہولناک وارداتیں شروع ہوئی ہیں۔ اس کی ابتدا بکیس ہل میں ایک نوجوان لڑکی برنارڈ ایلز بتھ کے قتل سے ہوئی۔ قارئین کو یاد ہوگا کہ لاش کے نیچے ایک اے، بی سی ریلوے گائیڈ پائی گئی تھی۔ اور اب سر مائیکل کلارک کی لاش کے نیچے سے بھی ایک اے، بی، سی ریلوے گائیڈ دستیاب ہوئی ہے۔ پولیس کو یقین ہے کہ دونوں وارداتیں ایک ہی فرد کے ہاتھوں انجام کو پہنچی ہیں۔ کیا یہ ممکن ہے کہ ایک جنونی قاتل انگلستان کے سمندری ساحلوں پر واقع دیہاتوں میں اپنی ظالمانہ سرگرمیاں جاری رکھے ہوئے ہے؟

کسٹ کو علم ہی نہ تھا کہ اُس بنچ پر کونے میں ایک اور نوجوان بیٹھا ہے۔ جب اس نوجوان نے اخبار میں یہ خبر دیکھی تو بولا۔

"اوہ ـــــ نہایت ظالمانہ فعل ـــــ کیوں جناب؟"

کسٹ ایک دم اُچھل پڑا ـــــ "اوہ ـــــ بہت ہی ظالمانہ ـــــ بہت۔"

نوجوان نے محسوس کیا کہ اس کے برابر بیٹھے ہوئے شخص کے ہاتھ کانپ رہے ہیں اور اس نے بہ مشکل اخبار تھام رکھا ہے۔

"اے صاحب آپ ان پاگلوں سے شاید واقف نہیں۔" باتونی نوجوان نے کہنا

شروع کیا۔ "عام طور پر یہ لوگ کوئی خصوصیت نہیں رکھتے۔ بس میری یا آپ ہی کی طرح ہوتے ہیں ——"

"بے شک۔ بے شک۔ اسی طرح کے ہوتے ہیں۔" مسٹر کسٹ نے جواب دیا۔

"اور ایسے لوگ جنگ کے سبب پاگل ہو جایا کرتے ہیں۔" نوجوان بولا۔ "میں اسی لئے فوج میں بھرتی نہیں ہوا۔"

"اچانک مسٹر کسٹ قہقہے لگانے لگا اور نوجوان سہم کر چپ ہو گیا۔ اُس نے سوچا یہ شخص بھی جنونی ہے —— پھر وہ بولا:

"معاف فرمایئے صاحب! میں سمجھا شاید آپ بھی جنگ میں شریک ہو چکے ہیں۔"

"ہاں ہاں میں بھی تھا۔" مسٹر کسٹ نے کہا۔ "لیکن جنگ نے مجھے بڑا نقصان پہنچایا۔ میرا سر اُس وقت سے ٹھیک نہیں ہوا۔ اس میں درد ہوتا ہے۔ شدید درد ——"

"مجھے نہایت افسوس ہے۔" نوجوان نے ڈر کر کہا۔

"اور بعض اوقات تو مجھے معلوم ہی نہیں ہوتا کہ میں کیا کر رہا ہوں۔" مسٹر کسٹ نے مزید کہا۔

"واقعی؟" نوجوان نے خوف زدہ ہو کر کہا۔ "اچھا اب مجھے چلنا چاہیئے۔" پھر وہ جلدی سے اُٹھا اور ایک طرف چلا گیا۔

مسٹر کسٹ اخبار لئے وہیں بیٹھا رہا اور پڑھتا رہا۔ لوگ اس کے قریب ہی سے گزرتے رہے اور ان کی زبانوں پر قتل اور قاتل ہی کی باتیں جاری تھیں۔ کوئی کچھ کہتا تھا، کوئی کچھ —— جتنے منہ اتنی باتیں —— مسٹر کسٹ نے اخبار پڑھ کر اُسے تہہ کیا اور وہیں رکھ دیا پھر وہ اُٹھا اور سیدھا چلتا ہوا قصبے کی جانب روانہ ہو گیا —— راستے میں

خوب صورت لڑکیاں، فیشن ایبل لباس پہنے نوجوان دوستوں کے ساتھ خوش گپیاں کرتی جارہی تھیں، لیکن کسی ایک نے بھی ایک لمحہ کے لئے مسٹر کسٹ کی جانب نگاہ نہ ڈالی ——— وہ ایک چھوٹے سے قہوہ خانے میں پہنچا اور میز پر بیٹھ کر بیرے کو چائے اور کریم لانے کا آرڈر دینے لگا۔

دو خط

سر مائیکل کلارک کے ساتھ ہی اے، بی، سی کا قصہ اخباروں کے لئے وقف ہو کر رہ گیا۔ صفحے کے صفحے اسی سے متعلق پُر ہوتے تھے۔ روزانہ "نئے" سراغوں" کا اعلان کیا جاتا تھا۔ اور قاتل کی گرفتاری کی باوثوق پیشین گوئیاں کی جاتی تھیں۔ مقامِ واردات اور مقتول کے رشتے داروں کی تقریریں، انٹرویو اور سوانح عمریاں دھڑا دھڑ چھپ رہی تھیں، حتیٰ کہ پارلیمنٹ تک میں یہ بات جا پہنچی اور وہاں حزبِ مخالف کے ارکان نے اس موضوع پر حکومت سے سوالات بھی کئے۔

سکاٹ لینڈ یارڈ کا ایمان یہ تھا کہ ان وارداتوں کو جتنی شہرت دی جائے گی اتنی ہی جلد قاتل کو پکڑنے میں آسانی رہے گی۔ دوسری جانب بیچارے پوئرو کی جان عجیب ضیق میں تھی۔ اے، بی، سی کے خطوط اسی کو ملے تھے، لہٰذا عام طور پر اُسے گالیوں کا ہدف بنایا جا رہا تھا کہ وہ کیوں نہیں قاتل کو پکڑواتا ——— اخباروں میں فرضی طور پر اس کے انٹرویو

شائع ہوتے مثلاً:

مسٹر پوئرو صورتِ حال کا نہایت سنجیدگی سے مطالعہ کر رہے ہیں۔

مسٹر پوئرو کامیابی کی راہ پر۔

کپتان ہاسٹنگ نے جو مسٹر پوئرو کے گہرے دوست ہیں، ہمارے خاص نامہ نگار کو بتایا کہ ——

غرض اس طرح کی ہزار باتیں —— حالانکہ نہ میں نے کسی اخباری نمائندے کو کبھی انٹرویو دیا اور نہ تصویر۔

پولیس اپنی طرف سے قاتلوں کا سراغ پانے کی سرتوڑ کوششوں میں مصروف تھی۔ ہوٹلوں، بورڈنگ ہاؤسوں، کتب خانوں، چائے خانوں، پارکوں میں پوچھ گچھ جاری تھی۔ حتیٰ کہ ٹیکسی کاروں، بسوں، ٹراموں کے اڈوں، ریلوے اسٹیشنوں، ہوائی اڈوں، بندرگاہوں اور بک اسٹالوں پر خفیہ پولیس کے سپاہی تعینات کر دیئے گئے۔ جس شخص پر ذرا بھی شبہ ہوا اُسے دھر لیا گیا —— لیکن نتیجہ صفر تھا —— پولیس تو اپنی کارروائی میں مصروف تھی اور اِدھر پوئرو اطمینان سے اپنے کمرے میں پڑا رہتا۔ اور اسی بات پر میں اکثر اس سے بحث کیا کرتا کہ اس طرح گھر میں پڑے رہنے سے کیا فائدہ ہے۔ وہ جواب دیتا۔

"میرے دوست تم آخر چاہتے کیا ہو؟ میں کیا کروں؟ تم چاہتے ہو کہ میں بھی پولیس والوں کی طرح اِدھر اُدھر بھاگتا پھروں۔ پولیس یہ کام مجھ سے بہتر طور پر کر سکتی ہے لیکن تم یہ چاہتے ہو کہ میں کُتّے کی طرح مارا مارا پھرتا رہوں۔"

"لیکن گھر بیٹھنے سے فائدہ؟" میں جھنجھلا کر پوچھتا۔

"میرے پیارے دوست میری اصل قوت میرے دماغ میں ہے، میرے پیروں میں

نہیں ——— اس تمام وقت میں جب کہ میں تمہیں آرام سے بیٹھا دکھائی دیتا ہوں میں اپنے دماغ کو ذرا بہلا رہا ہوں۔"

"کیا یہ دماغ بہلانے کا وقت ہے؟" میں چلّا اُٹھا۔

"ہاں۔ ہاں ——— کئی ہزار بار ہاں۔"

"لیکن اس سے فائدہ؟ گذشتہ تینوں وارداتوں کے بارے میں تمہیں سب حقائق معلوم ہیں پھر تم کیوں نہیں اُن پر غور کرتے؟"

"آہ ——— میں اُن حقائق پر غور نہیں کر رہا بلکہ قاتل کے ذہن کا مطالعہ کر رہا ہوں۔"

"ایک پاگل کا ذہن۔"

"صحیح ہے اور جب مجھے یہ علم ہو جائے گا کہ قاتل کس قسم کی شخصیت ہے تب میں بہ آسانی پتہ چلا لوں گا کہ وہ کون ہے اور بلاشبہ ہر واردات کے بعد مجھے قاتل کے بارے میں پہلے سے زیادہ معلومات حاصل ہوئی ہیں۔ انڈوور کی پہلی واردات کے بعد ہمیں قاتل کے بارے میں کچھ بھی علم نہ تھا ——— بیکس ہل کی واردات کے بعد تھوڑا سا علم ہوا۔ چرسٹن کی واردات کے بعد اس میں مزید اضافہ ہوا اور اب آئندہ جُرم کے بعد"

"پوئرو ———" میں خوف سے چیخ اُٹھا۔

اُس نے چونک کر میری طرف دیکھا اور بولا۔

"ہاں ——— میرے دوست، یہ یقینی بات ہے کہ ایک واردات اور ہوگی۔ اب تک تو قاتل کی قسمت کام کرتی رہی ہے، اب ہماری قسمت کام کرے گی۔"

ایک دو منٹ چُپ رہنے کے بعد وہ کہنے لگا:

"بہرحال میں نے ایک خاص منصوبہ سوچا ہے۔ ممکن ہے وہ تمہیں عجیب معلوم ہو، لیکن اگر یہ کامیاب رہا تو ——— "

"وہ کیا ؟" میں نے اشتیاق سے پوچھا۔

"مقتولوں کے رشتہ داروں، نوکروں اور دوستوں سے وہ تمام باتیں دریافت کرنا جن سے مقتول کی موت پر روشنی پڑتی ہو۔"

"تو تمہارا خیال ہے کہ مقتولین کے رشتہ دار بعض باتیں چھپا رہے ہیں ؟" میں نے حیرت سے پوچھا۔

"آہ ——— ہرگز نہیں۔ وہ جان بوجھ کر ایسا نہیں کر رہے ———" پوئرو نے جلدی سے بات واضح کی۔" اس بات کو مثال کے طور پر سمجھو کہ میں تم سے کہتا ہوں۔ گذشتہ روز تمہارا کیسا گزرا، سب حال مفصل بیان کرو، تو تم اس کا یوں جواب دو گے "میں صبح نو بجے اُٹھا ——— ساڑھے نو بجے ناشتہ کیا ——— ناشتے میں میں نے کافی پی اور انڈے کھائے۔ پھر میں کلب گیا، وغیرہ وغیرہ۔ لیکن تم ان باتوں میں یہ باتیں شاید شامل نہ کرو کہ شیو کرتے وقت میں نے اپنا رخسار کاٹ لیا ——— میں نے کافی میز پوش پر بھی گرائی، غسل گرم پانی سے کیا، اپنے ہیٹ کو بُرش سے صاف کیا اور پھر پہنا، وغیرہ وغیرہ۔ یہ باتیں تم یوں نہیں بتاؤ گے کہ تمہاری نظر میں یہ معمولی اور غیر اہم باتیں ہیں، لیکن کیا ممکن نہیں کہ میری نظر میں یہ معمولی باتیں بہت اہم ہوں؟ چنانچہ ہر شخص لاشعوری طور پر تمام باتیں نہیں بتایا کرتا۔ یہ تو پوچھنے والے کا فرض ہے کہ وہ اُس سے تمام باتیں اُگلوا لے ——— "

"یہ کس طرح اگلوائی جا سکتی ہیں ؟"

"نہایت آسانی سے ـــــــــ جیسا کہ میں نے کہا، گفتگو کے ذریعے، بحث مباحثہ کر کے، کسی خاص حادثے، خاص شخص، خاص دن اور خاص مقام کے بارے میں بار بار سوالات کرو۔ تفصیلات نکلتی چلی آئیں گی اور انہی میں سے مطلب کی بات معلوم ہو سکتی ہے۔ خیر چھوڑو اس قصّے کو، لو یہ خط پڑھو۔"

اس نے میری جانب ایک لمبا سا کاغذ بڑھایا جس پر موٹے اور بھدّے خط میں یہ مضمون تحریر تھا۔

جنابِ من تسلیم

معاف فرمایئے گا، میں نے یہ خط لکھ کر آپ کو زحمت ہی دی ہے۔ میری بدنصیب خالہ کے قتل کے بعد اسی طرح قتل کی دو اور وارداتیں ہو چکی ہیں اور میں انہی کے بارے میں ہر وقت سوچتی رہتی ہوں۔ مجھے تو یوں محسوس ہوتا ہے کہ ہم سب ایک ہی کشتی میں سوار ہیں۔ میں نے گزشتہ روز اُس نوجوان خاتون کی تصویر اخبار میں دیکھی جس کی چھوٹی بہن بسکیس ہل میں قتل ہوئی ہے۔ پھر میں نے اس خاتون کو خط لکھا کہ میں لندن آنا چاہتی ہوں۔ آیا وہ یا اس کی والدہ مجھے اپنے ہاں رکھنا پسند کریں گی۔ میں معمولی اُجرت پر ہی کام کرنا پسند کروں گی۔ میں سمجھتی ہوں کہ وہ لوگ بھی میری طرح ہی مصیبت زدہ ہیں اور ممکن ہے ہم سب مل کر اُس ظالم قاتل کو پکڑنے میں کامیاب ہو سکیں جس نے یہ حرکتیں کی ہیں اور ممکن ہے کہ آپس میں گفتگو کے بعد کوئی نیا سراغ حاصل ہو۔

میرے خط کا جواب اُس خاتون نے نہایت اچھے طریق پر دیا ہے، لیکن وہ لندن کے ایک ہوٹل میں رہتی ہے، لیکن اس نے یہ رائے ظاہر کی ہے کہ میں آپ کو خط لکھوں اور اس کا کہنا ہے کہ وہ خود بھی میرے خیالات سے متفق ہے اور انہی خطوط پر

کارروائی کرنا چاہتی ہے۔ بس اسی لئے جناب میں نے آپ کو خط لکھنا ضروری سمجھا ہے کہ میں لندن آرہی ہوں اور یہ میرا پتہ ہے۔ اُمید تو ہے کہ میں آپ کو مزید زحمت نہ دوں گی ـــــــ خادمہ

ـــــــ میری ڈرووِر

"میری ڈرووِر نہایت سمجھدار لڑکی ہے۔" پوئرو نے کہا۔ پھر اس نے اپنی میز پر سے ایک دوسرا خط مجھے دیتے ہوئے کہا۔

"لو یہ پڑھو۔"

یہ خط محض ایک سطر پر مشتمل تھا جو فرینکلن کلارک کی جانب سے آیا تھا اور اس میں لکھا تھا کہ وہ لندن آرہا ہے اور اگر مسٹر پوئرو کو زحمت نہ ہو تو اگلے روز وہ ملاقات کے لئے آئے گا۔

"میرے دوست ہاسٹنگ تم قطعاً مایوس نہ ہو۔" پوئرو بولا۔ "میری کارروائی تو اب شروع ہو رہی ہے۔"

اور میں حیرت سے اس کا منہ تکتا رہ گیا۔

پوئرو تقریر کرتا ہے

اگلے روز دوپہر تین بجے کے قریب فرینکلن کلارک پوئرو سے ملنے کے لئے آیا اور رسمی گفتگو کے بغیر ہی براہِ راست اپنے مطلب پر آگیا۔

"مسٹر پوئرو!" اس نے کہا۔ "میں مطمئن نہیں ہوں۔"

"کیا واقعی؟" پوئرو نے مصنوعی حیرت سے پوچھا۔

"بلاشبہ مجھے انسپکٹر کرام کی قابلیت اور مہارت کا اعتراف ہے، لیکن میں آپ سے صاف صاف عرض کرتا ہوں کہ یہ کیس اُس کے معیار پر پورا نہیں اُترتا۔ میں اس سے پیشتر آپ کے دوست ہاسٹنگ سے بھی اس قسم کی سرسری بات کر چکا ہوں کہ یہ کیس انسپکٹر کرام کے بس کی بات نہیں، لیکن چونکہ مجھے اپنے آنجہانی بھائی کی جائیداد اور کاروبار کے بعض معاملات طے کرنے تھے اس لئے آپ سے پہلے گفتگو نہ کر سکا۔ بہرحال مسٹر پوئرو میری رائے تو یہ ہے کہ معاملے کو ہاتھ سے بے ہاتھ نہ ہونے دیا جائے ——"

"یہی بات ہاسٹنگ بھی اکثر کہا کرتا ہے۔"

"جی ہاں ——— اب ہمیں آئندہ واردات کے لئے تیار ہو جانا چاہیے۔"

"آہ! تو آپ کا یہ خیال ہے کہ ایک واردات اور ہوگی؟" پوئرو نے پوچھا۔

"تو کیا آپ کا یہ خیال نہیں؟"

"یقیناً ہے۔"

"بہت خوب، تب میں چاہتا ہوں کہ ہم اپنی ایک تنظیم قائم کریں۔"

"مجھے بتائیے کہ آپ کا قطعی ارادہ کیا ہے۔"

"مسٹر پوئرو میں یہ تجویز پیش کرتا ہوں کہ ایک خاص پارٹی بنائی جائے جو آپ کی زیر ہدایت کام کرے اور پارٹی مقتولین کے قریبی عزیزوں اور دوستوں پر مشتمل ہو۔"

"خیال تو بہت اچھا ہے۔"

"شکر ہے کہ میری تجویز آپ کو پسند آئی۔" فرینکلن کلارک نے کہا۔ "میں سمجھتا ہوں کہ ہم سب پر ایک ہی مصیبت نازل ہوئی ہے اور ہم سر جوڑ کر سوچیں تو شاید کوئی کام کی بات نکل آئے۔ اس کے علاوہ جب قاتل کا اگلا چیلنج موصول ہوگا تو ہم سب موقع پر موجود ہوں گے اور ممکن ہے کہ ہم میں سے کوئی فرد کسی خاص شخص کو پہچاننے میں کامیاب ہو جائے جسے اس نے کسی گزشتہ موقع واردات پر دیکھا ہو۔ یہ سب ممکنات ہیں لیکن انہیں آزمانے میں کیا حرج ہے۔"

"میں سمجھ گیا جو آپ کہنا چاہتے ہیں اور مجھے یہ تجویز پسند بھی ہے لیکن مسٹر کلارک آپ کو یہ ذہن میں رکھنا چاہیے کہ دوسرے مقتول افراد کے رشتہ دار اور دوست آپ کی طرح مال دار نہیں ——— وہ سب کے سب ملازم پیشہ افراد ہیں اور اگرچہ وہ سب مختصر رخصتوں پر آ بھی سکتے ہیں لیکن ———"

فرینکلن کلارک نے جلدی سے قطع کلامی کرتے ہوئے کہا۔

"میں نے یہ بات پہلے ہی سوچ لی ہے۔ بلاشبہ میری مالی حالت نہایت مستحکم ہوگئی ہے۔ آنجہانی بھائی کی تمام دولت وراثت میں مجھے ہی ملی ہے ——— چنانچہ میں یہ تجویز بھی پیش کرتا ہوں کہ پارٹی کے تمام افراد کو اسی حساب سے معاوضہ دیا جائے گا جو وہ اپنی ملازمت میں حاصل کرتے ہیں۔ اس کے علاوہ اُن کے تمام اخراجات کا بھی کفیل رہوں گا۔"

"پارٹی کی تشکیل کے لئے آپ نے کن کن لوگوں کو تجویز کیا ہے؟"

"حقیقت تو یہ ہے کہ میں نے اس مسئلہ پر مس میگن برنارڈ کو خط لکھا تھا اور یہ تمام تجویز اسی کی ہے، چنانچہ پارٹی میں مس میگن برنارڈ، متوفیہ بیٹی برنارڈ کا منگیتر مسٹر ڈونلڈ فریسر، انڈوور کی بوڑھی خاتون مسز آسپچر کی بھانجی میری ڈروور۔ میرا خیال ہے کہ متوفیہ مسز آسپچر کے خاوند کو اس میں شامل کرنا مناسب نہ ہوگا۔ وہ ہر وقت شراب کے نشے میں دُھت رہتا ہے اور ہمارے کام کا آدمی بھی نہیں ——— اور میں خود ——— میں نے سوچا تھا کہ مس میگن برنارڈ کے والدین کو بھی شریک کر لیا جائے لیکن اُنہیں اس عمر میں تکلیف دینا مناسب نہیں۔"

"اور کوئی نہیں؟" پوئرو نے دریافت کیا۔

"اور ——— ار ——— ؟ اور مس گرے ———"

مس گرے کا نام لیتے وقت اس کے چہرے پر ہلکی سی سُرخی دوڑ گئی۔

"آہ ——— مس گرے؟" پوئرو نے چبھتے ہوئے لہجے میں کہا اور ۲۵ سالہ تنومند شخص فرینکلن کلارک کا چہرہ اور سُرخ ہوگیا۔ اور دفعتاً مجھے یوں محسوس ہوا جیسے وہ اسکول میں پڑھنے والا کوئی شرمیلا سا لڑکا ہو۔

"جی ہاں، مس گرے بھی پارٹی میں شامل ہوگی ـــــــ" اُس نے جھینپتے ہوئے کہا۔ "آپ کو علم ہوگا کہ مس گرے دو سال سے زائد میرے آنجہانی بھائی کی سیکریٹری رہ چکی ہے اور وہ چرسٹن اور اردگرد علاقے میں رہنے والے ہر فرد کو بخوبی جانتی ہے۔ میں تو تقریباً ۲½ سال ملک سے باہر رہا۔"

پوئرو نے دفعتاً گفتگو کا رُخ بدل کر پوچھا۔

"آپ مشرق میں تھے شاید؟ غالباً چین میں؟"

"جی ہاں ـــــــ بس یوں سمجھ لیجئے کہ اپنے آنجہانی بھائی کی طرف سے میں وہاں بعض اشیاء خریدنے گیا تھا۔"

"تب تو آپ کا یہ سفر بڑا دلچسپ رہا ہوگا۔ خیر، خیر مسٹر کلارک مجھے آپ کی یہ تجویز بیحد پسند آئی ہے اور کیسا عجب اتفاق ہے کہ اسی سے ملتی جلتی بات میں گزشتہ روز ہی مسٹر ہاسٹنگ سے کہہ رہا تھا کہ ہمیں مقتول افراد کے رشتہ داروں سے گفتگو کی شدید ضرورت ہے ـــ بار بار کی پوچھ گچھ سے بعض اوقات مُفید سراغ ہاتھ لگ جاتا ہے ـــــ"

اور چند روز بعد ہی اس پارٹی کا پہلا اجلاس پوئرو کے مکان پر منعقد ہوا۔ پوئرو کی حیثیت جلسے کے صدر کی سی تھی اور سب لوگ میز کے گرد بیٹھے نیاز مندانہ نگاہوں سے اُسے دیکھ رہے تھے ـــــــ مجھے تو یوں محسوس ہوتا تھا جیسے کسی بورڈ کی میٹنگ ہو رہی ہو۔ تین متضاد طبیعت اور متضاد رنگ و روپ اور متضاد لباس کی لڑکیاں یعنی تھوراگرے ـــــ مس میگن برنارڈ اور مس میری ڈرو ور ـــــــ اور ان کے بالمقابل باتونی اور موٹا تازہ فرینکلن کلارک اور کم سخن دُبلا پتلا ڈونلڈ فریزر خاموش بیٹھے تھے۔

پوئرو اپنی جگہ سے اُٹھا۔ کھنکھار کر اپنا گلا صاف کیا اور ایک مختصر سی تقریر کی۔

"معزز خواتین و قابلِ صد احترام حضرات! آپ کو علم ہے کہ ہم سب یہاں کس مقصد کے لیے جمع ہوئے ہیں۔ پولیس مجرم کو پکڑنے سر توڑ کوشش کر رہی ہے اور میں بھی اپنے طریق پر اس کوشش میں مصروف ہوں اور اسی لئے آپ کو یہاں اکٹھا کیا گیا ہے کہ آپ مرنے والوں کے قریبی عزیز ہیں اور ان کے بارے میں بہت کچھ جانتے ہیں، اور یہ عین ممکن ہے کہ آپس کی بات چیت اور بحث مباحثہ سے ہمیں وہ فائدہ حاصل ہو جو بیرونی تحقیقات سے دستیاب نہیں ہو سکتا۔ اب تک قتل کی تین وارداتیں ہوئی ہیں۔ پہلی میں ایک عمر رسیدہ غریب عورت، دوسری میں ایک نوجوان لڑکی اور تیسری واردات میں ایک دولت مند اور عمر رسیدہ آدمی۔ ان تین مختلف جگہوں اور مختلف حیثیتوں کے افراد کو صرف ایک چیز نے آپس میں منسلک کر دیا ہے۔ یعنی یہ حقیقت کہ ان تینوں افراد کو ایک ہی شخص نے مارا ہے۔ دوسرے الفاظ میں اس کا مطلب یہ ہے کہ یہی شخص ان تین مقامات پر مختلف اوقات میں موجود تھا اور ضروری ہے کہ بہت سے لوگوں نے اسے دیکھا ہو۔ اس شخص کے بارے میں ایک رائے تو یہ ہے کہ وہ قطعی پاگل ہے لیکن دوسری جانب اس کا رویّہ اور واردات کرنے کا ڈھنگ اس نظریے کی واضح تردید کرتا ہے۔ اور یہ شخص ——— اگرچہ میں اپنی گفتگو میں اسے ایک آدمی ہی کہتا رہا ہوں لیکن یاد رکھیے کہ یہ کوئی عورت بھی ہو سکتی ہے ——— بہرحال یہ شخص نہایت چالاک اور اعلیٰ ذہن کا مالک ہے اور اپنے پیچھے کوئی ایسی معمولی سی علامت بھی نہیں چھوڑتا جس پر چل کر ہم اس تک پہنچ سکیں۔ پولیس کے پاس بعض مشکوک نشانات ضرور موجود ہیں لیکن وہ اُن سے کوئی مدد نہیں لے سکتی۔

بہرحال جہاں تک میں سمجھتا ہوں بعض علامتیں ایسی ہیں جو مشتبہ نہیں ہو سکتیں۔ میں اس وقت ایک خاص نکتہ بیان کرتا ہوں۔ یہ قطعی ممکن نہیں کہ قاتل رات کو بارہ بجے بکیں ہل پہنچا

ہو، اُسے ساحلِ سمندر پر نہایت آسانی سے ایک نوجوان لڑکی مل گئی ہو جس کا نام بی (B) سے شروع ہو۔"

"کیا یہ تفصیل بیان کرنا ضروری ہے۔ حاضرین میں سے کسی نے دُرشت لہجے میں کہا۔

یہ فقرہ ڈونلڈ فریسر کے منہ سے نکلا تھا اور یوں محسوس ہوتا تھا جیسے وہ اندر ہی اندر تاؤ کھا رہا ہے۔

"میرے دوست یہ نہایت ضروری ہے۔" پوئرو نے اس سے مخاطب ہو کر کہا۔ "مجھے احساس ہے کہ اس تذکرے سے آپ کے جذبات کو ٹھیس پہنچتی ہے لیکن ہماری مجبوری کا بھی تو خیال کیجئے اور ناراض نہ ہوئیے۔ ہاں تو میں عرض کر رہا تھا کہ اے، بی، سی کو محض اتفاقیہ طور پر یہ موقع نہیں ملا کہ اس نے بکیس ہل پہنچ کر بیٹی برنارڈ کو قتل کر دیا ہو بلکہ اس نے سوچ سمجھ کر پہلے سے منصوبہ تیار کر رکھا تھا اور بیٹی برنارڈ کو خاص طور پر اس بہیمانہ قتل کے لئے منتخب کیا اور پیش بندی کی اور میں کہہ سکتا ہوں کہ واردات سے پیشتر بھی اس نے خوب اچھی طرح اپنے پروگرام پر غور کیا اور پھر مہلک قدم اُٹھایا ——— کیا آپ نہیں دیکھتے کہ قاتل نے جُرم کے لئے کون کون سے اوقات مقرر کئے ——— انڈوور کی واردات کے لئے شام ساڑھے پانچ بجے کا وقت نہایت مناسب تھا ——— بکیس ہل کے لئے رات بارہ بجے کا وقت بہترین تھا۔ اور پھر اس نے چرسٹن میں سر مائیکل کلارک کی اس عادت کا مشاہدہ کیا کہ وہ رات کو کھانے کے بعد سمندر کے کنارے چہل قدمی کے لئے جاتے ہیں ——— اور یہی وقت واردات کے لئے موزوں تھا ——— کیا یہ تمام باتیں قاتل کی سمجھ بوجھ اور پہلے سے پیش بندیوں کو نمایاں نہیں کرتیں؟

میرا قیاس یہ ہے کہ آپ میں سے کوئی فرد یا یہ بھی ممکن ہے کہ آپ سب کسی نہ کسی ایسی حقیقت

سے ضرور واقف ہیں جس کے بارے میں آپ کو لاشعوری طور پر یہ احساس ہو کہ آپ اس حقیقت کو نہیں جانتے اور جلد یا بدیر آپس کی گفتگو اور سوچ بچار سے یہ پوشیدہ حقیقت ضرور روشنی میں آجائے گی ــــــــــــ"

"محض الفاظ ــــ" میگن برنارڈ اچانک بول اُٹھی۔

"ہیں؟ کیا فرمایا آپ نے؟" پوئرو نے اس سے دریافت کیا۔

"آپ جو کچھ کہہ رہے ہیں یہ محض الفاظ ہی الفاظ ہیں۔ اور ان کا مطلب کچھ نہیں۔" میگن برنارڈ نے تلخ لہجے میں کہا۔

"آہ ــــــ بالکل آپ کو علم نہیں کہ الفاظ ہی خیالات و نظریات کا ظاہری لباس ہوتے ہیں۔" پوئرو نے فلسفیانہ انداز میں جواب دیا۔

"خیر میں خوب سمجھتی ہوں کہ جو کچھ مسٹر پوئرو نے فرمایا ہے، سب سچ ہے۔" میری ڈروور بولی ــــــ۔

"محترم خواتین! اس مباحثے میں نہ پڑیے اور مطلب کی بات کہیے جس کے لئے ہم یہاں جمع ہوئے ہیں۔" فرینکلن کہنے لگا۔

"فرمایئے مسٹر فرلیر آپ کی کیا رائے ہے؟"

"مسٹر پوئرو آپ نے جو کچھ کہا ہے بلاشبہ اس کی صحت میں مجھے تو شبہ معلوم ہوتا ہے۔"

"تھورا تم کیا کہتی ہو؟" کلارک نے مس گرے سے پوچھا۔

"میرا خیال تو یہ ہے کہ کسی بھی موضوع پر تفصیلی بات چیت کرنا ہمیشہ فائدہ مند ثابت ہوتا ہے۔"

"آپ سب اپنے اپنے ذہنوں پر زور دیجئے اور وارداتوں سے پیشتر جو حالات گزرے

ہیں وہ یاد کیجئے۔ پہلے آپ بتائیے مسٹر کلارک؟"

"جس روز میرا بھائی ہلاک کیا گیا ہے، اُسی روز میں صبح سویرے کشتی لے کر سمندر میں گیا تھا، آٹھ مچھلیاں پکڑیں، گھر پر آکر لنچ کھایا۔ پھر میں سو گیا ـــــ سہ پہر کی چائے پی، چند خطوط لکھے اور ڈاک میں دیر ہونے کے باعث یہ خطوط پوسٹ کرنے کے لئے میں پیگ ٹن گیا۔ واپس آکر ڈنر کھایا، اور مجھے یہ کہنے میں قطعاً شرم محسوس نہ ہوگی کہ پھر میں نے بچّوں کا ایک ناول پڑھا۔ یہ ناول مجھے اسکول کے زمانے سے بڑا پسند تھا ـــــ اور پھر ٹیلیفون کی گھنٹی بجی۔"

"بس، بس، اچھا مسٹر کلارک اچھی طرح سوچ کر بتائیے کہ جب آپ سمندر کی جانب جا رہے تھے تو کیا راستے میں کسی شخص کو آپ نے دیکھا؟"

"بہت سے لوگوں کو۔"

"آپ کو ان کے بارے میں کچھ یاد ہے؟"

"اب تو کچھ یاد نہیں۔"

"ذرہ برابر بھی نہیں؟"

"ٹھہریئے میں ذرا سوچ لوں ـــــ ہاں یاد آتا ہے کہ راستے میں ایک بہت موٹی تازی عورت ملی تھی۔ اس کے ہمراہ چند بچّے بھی تھے ـــــ دو نوجوان لڑکوں کو بھی دیکھا تھا۔ ان کے ہمراہ ایک فوکس ٹیرئر تھا۔ یہ لڑکے ساحل پر اپنے کتّے کو دوڑا رہے تھے اور ہاں ایک لڑکی کنارے پر نہا رہی تھی ـــــ"

"اچھا اور دن کے وقت؟ باغ میں ـــــ یا اُس وقت جب خط پوسٹ کرنے جا رہے تھے کوئی ملا؟"

"باغ میں مالی پودوں کو پانی دے رہا تھا ـــــ مجھے یاد ہے ـــــ اور بعد

ازاں کون کون شخص مجھے نظر آیا، یہ بالکل یاد نہیں۔"

پوئرو مس تھوراگرے کی جانب مخاطب ہوا۔ "مس گرے اب آپ بتائیے۔"

تھوراگرے اپنی صاف، واضح اور حقیقی آواز میں کہنے لگی ——— "اُس روز صبح میں نے سر بائیکل کلارک کی جانب سے چند خطوط کے جواب لکھے تھے۔ پھر ہاؤس کیپر سے باتیں کرتی رہی۔ پھر میں نے اپنے چند ذاتی خطوط لکھے اور کشیدہ کاری کا کام لے کر بیٹھ گئی۔ مجھے یاد ہے کہ یہ دوپہر کا وقت تھا۔ اور بس کوئی خاص بات نہیں۔ یہ دن بھی اور دنوں کی طرح حسبِ معمول روزمرّہ کے کاموں میں بسر ہوا ——— پھر میں وقت سے پہلے ہی سونے کے لئے بستر پر چلی گئی۔"

مجھے حیرت ہوئی کہ پوئرو نے اُس سے مزید سوالات نہ کیے۔

"مس میگن برنارڈ! کچھ یاد ہے کہ آپ آخری بار اپنی بہن سے کب ملی تھیں؟"

"اس کی موت سے شاید کوئی دو ہفتے پہلے ——— میں ہفتے اور اتوار کی رخصت پر لندن سے آئی ہوئی تھی۔ موسم بڑا عمدہ تھا۔ پھر ہم دونوں بہنیں تیراکی کی مشق کے لئے ہسٹنگز کے ٹینک پر گئی ہوئی تھیں۔"

"زیادہ تر وقت آپ نے کس موضوع پر اپنی بہن سے گفتگو کی؟"

"میں اُسے زیادہ تر نصیحتیں ہی کرتی رہی۔" میگن نے جواب دیا۔

"اور اس کے علاوہ؟ آپ کی بہن نے کیا باتیں کیں؟"

میگن برنارڈ کی پیشانی پر غور و فکر کی گہری شکنیں نمودار ہوئیں جیسے وہ اپنی یادداشت کو واپس لانے کی کوشش کر رہی ہو۔"

"یونہی معمولی پریشانیاں ——— جو اُسے لاحق تھیں۔ اپنے کپڑوں کے بارے میں

جو اُس نے نئے نئے خریدے تھے۔ کچھ دیر ڈونلڈ کا تذکرہ کرتی رہی۔ اُس نے یہ بھی کہا تھا کہ کیفے میں کام کرنے والی لڑکی ہنگلے اُسے پسند نہیں ——— پھر ہم دونوں کیفے کی مالکہ مس میرین کا تذکرہ اور اس کی عجیب و غریب عادتوں پر ہنستی رہیں ——— بس اس کے علاوہ مجھے اور کچھ یاد نہیں آتا ———"

"مقتولہ نے کسی ایسے شخص کا، معاف فرمایئے مسٹر فریسر ——— نام تو نہیں لیا جس سے وہ ملاقات کرنے والی ہو؟"

"جی نہیں اس نے مجھے کچھ نہیں بتایا۔" میگن نے خشک لہجے میں جواب دیا۔

پوئرو ایک بار پھر ڈونلڈ فریسر سے مخاطب ہوا۔

"مسٹر فریسر! اب میں آپ سے درخواست کروں گا کہ ذرا اپنے ذہن کو ماضی کی طرف لے جایئے ——— جیسا کہ آپ نے پہلے بتایا تھا، آپ واردات کی شام کو اُس کیفے کی طرف گئے تھے جہاں مقتولہ کام کرتی تھی ——— اور آپ کا اوّلین مدّعا یہ تھا کہ وہاں ٹھہر کر بیٹی برنارڈ کی نگرانی کریں کہ وہ کیفے سے نکل کر کدھر جاتی ہے ——— کیا کسی خاص شخص کی آپ کے ذہن میں تصویر اُبھرتی ہے جسے آپ نے اس دوران میں کیفے کے آس پاس دیکھا ہو ———؟"

"اُس وقت کیفے کے اردگرد بے شمار لوگ چل پھر رہے تھے اور مجھے اُن میں سے ایک کی شکل بھی یاد نہیں۔"

"معاف فرمایئے مسٹر فریسر! کیا آپ کے ذہن میں پہلے سے یہ بات نہیں جمی ہوئی تھی کہ بیٹی برنارڈ ضرور کسی آدمی سے ملاقات کرنے والی ہے؟ اور آپ اُس آدمی کی شکل دیکھنا چاہتے تھے؟"

نوجوان نے انتہائی درشت اور تلخ لہجے میں جواب دیا۔

"میں کہہ چکا ہوں کہ مجھے کسی شخص کی صورت یاد نہیں۔"

پوئرو نے ایک سرد آہ بھری اور میری ڈرو در کی جانب مخاطب ہو گیا۔

"میرا خیال ہے کہ تمہاری خالہ کبھی کبھی تمہیں خط تو ضرور بھیجتی تھیں؟"

"ہاں ہاں صاحب اکثر اُن کے خط میرے نام آتے تھے۔"

"اُن کا آخری خط کب آیا تھا؟"

میری ڈرو در ایک منٹ تک سوچتی رہی پھر بولی۔ "خالہ کی موت سے دو روز پہلے۔"

"اس میں کیا لکھا تھا؟"

"خالہ نے لکھا تھا کہ بوڑھا شرابی اُنہیں پریشان کرنے کے لئے آیا تھا، لیکن اُنہوں نے اُسے دُھتکار دیا ——— اُنہوں نے لکھا تھا کہ وہ بدھ کے روز میرا انتظار کریں گی۔ جناب، بدھ کے روز میری چھٹی ہوتی ہے نا اس لئے، اور انہوں نے لکھا تھا کہ ہم دونوں فلم دیکھنے چلیں گی۔ اُس روز میری سالگرہ بھی تھی جناب ——— "

اور یہ کہتے کہتے میری ڈرو در کی سیاہ آنکھوں میں آنسو چھلکنے لگے اور وہ سسکیاں لینے لگی۔ پھر بولی۔

"معاف فرمایئے میں خواہ مخواہ رونے لگی ——— اب رونے کا کیا فائدہ۔ میری پیاری خالہ دوبارہ زندہ ہونے سے تو رہیں۔"

"مجھے آپ سے دلی ہمدردی ہے۔" فرنکلین کلارک بولا۔ "بعض اوقات معمولی معمولی باتیں بھی گہرا زخم چھوڑ جاتی ہیں۔ مجھے یاد ہے کہ ایک نوجوان لڑکی سڑک پر کار کے نیچے آ کر کچلی گئی تھی ——— لاش کے پاس ہی ایک ڈبا پڑا تھا اور اس میں سے نئے سینڈل نکل کر

سڑک پر گر گئے تھے ——— وہ بیچاری کتنے شوق سے ان جوتوں کو خرید کر لائی ہوگی، لیکن اُسے پہننے نصیب نہیں ہوئے۔ مجھے تو وہ حادثہ اب تک نہیں بھولا۔"

اچانک میگن برنارڈ پُرجوش لہجے میں کہنے لگی۔

"خدا کی پناہ ——— یہ بالکل سچ ہے ——— بالکل سچ ہے ——— الزبتھ کے ساتھ بھی کچھ ایسا ہی حادثہ پیش آیا تھا ——— میری اماں نے اُسے تحفے میں دینے کے لئے اُسی روز جرابوں کا نیا جوڑا خریدا تھا ——— بیچاری اماں ——— آہ اُن کا تو دل ہی ٹوٹ گیا ——— وہ ہر وقت یہی کہہ کہہ کر روتی ہیں کہ "میں نے بیٹی کے لئے یہ جرابیں خریدی تھیں۔ ہائے۔ ہائے اور اُس نے انہیں دیکھا تک نہیں۔ میں نے یہ جرابیں اسی کے لئے خریدی تھیں ———"

میگن برنارڈ کی آواز کانپ رہی تھی۔ پھر وہ ذرا آگے جھکی اور فرینکلن کلارک کی جانب ٹکٹکی باندھ کر دیکھنے لگی۔

"بھلا یہ باتیں کبھی فراموش ہو سکتی ہیں؟" فرینکلن کلارک بولا۔ اور ڈونلڈ فریزر نے کرسی پر بیٹھے بیٹھے جھرجھری لی اور اپنا مُنہ ہاتھوں سے ڈھانپ لیا۔ تھورا گرے نے گفتگو کا رُخ پلٹنے کے لئے کہا۔

"ان باتوں کو فی الحال چھوڑیے۔ یہ طے کیجئے کہ مستقبل میں کیا کرنا چاہیے؟"

"اس سلسلے میں چند تجاویز پیش کر سکتا ہوں۔"

"ٹھہریئے مسٹر پوئرو، میں ذرا اپنی نوٹ بک نکال لوں۔" فرینکلن کلارک نے کہا اور جیب سے ایک ڈائری نکال کر قلم ہاتھ میں لیا اور کہا۔

"اب فرمایئے مسٹر پوئرو، پہلی تجویز یعنی اے (A)؟"

"(ہ) ـــــــــ مس ہگلے ـــــــــ"

"(ہ) ـــــــــ مس ہگلے ـــــــــ" فرینکلن کلارک نے نوٹ بک میں لکھتے ہوئے کہا۔

"اور آپ مس میگن۔" پوئرو نے اُسے مخاطب کیا۔" میں دو قاعدے پیش کرتا ہوں جو ہیں تو ناپسندیدہ سے ـــــــــ لیکن یقیناً مفید ثابت ہوں گے۔ پہلا تو یہ کہ آپ اس بہانے مس ہگلے سے لڑائی مول لیں کہ وہ آپ کی بہن کو اچھا نہیں سمجھتی تھی اور پھر آپ اس سے کہیں کہ میری بہن نے تمہارے بارے میں سب کچھ مجھے بتا دیا ہے اور اگر میں غلطی نہیں کرتا تو وہ اس فقرے پر بھڑک اُٹھے گی اور پھر وہ آپ کی بہن کے بارے میں اپنے دلی خیالات فوراً اُگل دے گی اور اس میں سے کوئی کام کی بات برآمد ہو جائے گی ـــــــــ"

"اور دوسرا قاعدہ؟"

"مسٹر فرلیز کیا میں یہ رائے دوں کہ آپ مصنوعی طور پر مس ہگلے سے دلچسپی کا اظہار کریں۔"

"کیا یہ ضروری ہے؟"

"نہ، نہ اتنا ضروری بھی نہیں ـــــــــ لیکن میرا اندازہ ہے کہ وہ آپ میں ضرور دلچسپی لیتی ہے۔ اُسے تھوڑی سی لفٹ دیجئے۔ پھر دیکھئے کیا ہوتا ہے۔"

"مسٹر پوئرو اس کام کے لئے میں مناسب رہوں گا۔" فرینکلن کلارک نے کہا۔" اور مجھے ان کاموں کا تھوڑا بہت تجربہ بھی ہے۔"

"اور دُنیا کے سینکڑوں دوسرے کام جو پڑے ہیں وہ کون کرے گا؟" تھورا گرے نے تیز لہجے میں اُس سے کہا اور فرینکلن کلارک شرمندہ ہو کر خاموش ہو گیا۔

"اچھا تو خواتین و حضرات، میرا خیال ہے کہ اس وقت ہم اس سے زیادہ اور کچھ نہیں کر

سکتے۔" پوئرو نے کہا۔" اب رہ گئیں میڈموازل گرے ـــــ اور وہ ان کاموں کے لئے"
تھورا گرے نے قطع کلامی کرتے ہوئے کہا۔
" مگر مسٹر پوئرو، میں تو وہاں سے جا چکی ہوں۔"
" بَیں؟ میں نہیں سمجھا آپ نے کیا کہا؟"
" مس گرے نے مجھ پر بڑا احسان کیا کہ چند معاملات کو درست کرنے میں میری مدد کی۔"
فرنکلن کلارک کہنے لگا۔" اور اب وہ لندن میں کوئی دوسری ملازمت تلاش کرنے کی متمنی ہیں"
پوئرو نے ان دونوں کو چبھتی ہوئی نظروں سے دیکھا اور دفعتاً ایک عجیب سا سوال کیا۔
" لیڈی کلارک کی طبیعت اب کیسی ہے؟"
" حالت تو پہلے سے خراب ہے۔" فرنکلن کلارک نے بتایا۔" مسٹر پوئرو کیا یہ نہیں ہو سکتا کہ آپ کسی روز اُسے دیکھنے کے لئے آئیں۔ جب میں وہاں سے چلا تو لیڈی کلارک نے آپ سے ملنے کی خواہش کا اظہار کیا تھا۔ یوں تو وہ وقت کا زیادہ حصّہ مارفیا کے زیرِ اثر ہی رہتی ہے لیکن اگر آپ اُنہیں دیکھنا پسند کریں تو نرس کو میں ہدایت کر دوں گا کہ وہ مارفیا دینے کا وقت تبدیل کر دیگی۔"
" کیوں نہیں۔ کیوں نہیں ـــــ میں ضرور اُنہیں دیکھنے آؤں گا ـــ میرے خیال میں اترسوں کا دن مناسب رہے گا۔"
پھر وہ میری ڈرور کی جانب پلٹا اور کہنے لگا۔
" اور تمہارے لئے میری یہ رائے ہے کہ تم انڈیا دور ہی چلی جاؤ ـــــ اور بچّوں سے پوچھنے کی کوشش کرو۔"
" بچّے؟" لڑکی نے نہایت تعجب سے آنکھیں پھاڑ کر پوچھا۔" کس کے بچّے؟"
" وہی بچّے جو سڑکوں پر کھیلتے رہتے ہیں ـــــ میں جانتا ہوں کہ بچّے اجنبیوں

سے بات کرتے ہوئے ڈرتے ہیں، اور اسی لئے میں نے اُن بچّوں سے کوئی سوال نہیں کیا، لیکن تمہیں تو وہ اچھی طرح پہچانتے ہوں گے۔ ممکن ہے اُنہوں نے کسی شخص کو تمہاری خالہ کی دکان میں جاتے دیکھا ہو۔"

"اور میرے اور مس گرے کے بارے میں آپ کی کیا ہدایت ہے؟" فرینکلن نے پوچھا۔

"مسٹر پوئرو اے، بی، سی کے تیسرے خط پر کس ڈاک خانے کی مُہر تھی؟" تھوراگرے نے دفعتاً سوال کیا۔

"پٹنی کے ڈاک خانے کی۔"

"ایس، ڈبلیو ۱۵، یہی درج تھی نا؟" اس نے سوچتے ہوئے کہا۔

"میں حیران ہوں کہ اخبارات نے اسے صیغہ کیوں کر چھاپ دیا۔" پوئرو نے کہا۔

"اس سے ایک بات تو یہ معلوم ہوتی ہے کہ اے، بی، سی لندن کا رہنے والا ہے۔"

"ہاں ـــــ معلوم تو یہی ہوتا ہے۔"

"بہرحال مسٹر پوئرو ـــــ خواہ یہ پاتال ہی میں کیوں نہ رہتا ہو، اسے پکڑنا ضرور ہے ـــــ ار ـــــ دیکھئے میرے ذہن میں ایک تجویز اور آئی ہے۔ اخبارات کے ذاتی کالموں میں اس مضمون کا اشتہار دیا جائے ـــــ اے، بی، سی فوراً متوجہ ہو۔ تمہارا سراغ مل گیا ـــــ میری زبان بندی کے لئے ایک سو پونڈ مجھے دے دو ـــــ ممکن ہے وہ اس طرح دام میں آجائے ـــــ ایکس، وائی، زیڈ ـــــ"

"ہاں ـــــ ہاں ـــــ ممکن تو ہے۔"

"مگر یہ طریقہ نہایت خطرناک بلکہ احمقانہ ہے۔" تھوراگرے نے تیز ہو کر کہا۔

"مسٹر پوئرو آپ کی کیا رائے ہے؟"

"بہر حال اسے آزمانے میں کوئی خطرہ نہیں، لیکن میں سمجھتا ہوں کہ اے، بی، سی جیسا چالاک مجرم اس طرح قابو میں نہیں آئے گا۔" پھر وہ فرنیکلن کی طرف دیکھ کر مسکرایا اور کہنے لگا ——— "اگر آپ بُرا نہ مانیں تو میں یہ کہوں کہ بعض اوقات آپ بالکل بچّوں کی سی باتیں کرتے ہیں۔"

اس فقرے پر نرم کے مالے فرنیکلن کلارک کا چہرہ سُرخ ہو گیا۔

"خیر ——— چھوڑیے اسے۔" اس نے اپنی نوٹ بک کو دیکھتے ہوئے کہا۔ "فی الحال یہ ہمارا لائحہ عمل ہے:

(ا) مس میگن برنارڈ اور مس ہگلے۔

(ب) مسٹر فرلیسر اور مس ہگلے۔

(ج) انڈوور کے بچّے۔

(د) اخبارات میں اشتہار۔

مجھے اُمید تو نہیں کہ اس طریق پر عمل کر کے کوئی خاص فائدہ ہو لیکن بہر حال کچھ نہ کرنے سے تو یہی بہتر ہے۔"

یہ کہہ کر وہ اُٹھ کھڑا ہوا۔ اور چند منٹ بعد ہی "پارٹی" کا اجلاس برخاست کر دیا گیا۔

مِس گرے؟

جب سب لوگ چلے گئے تو پوئرو کسی گانے کی دُھن گُنگناتا ہوا کمرے میں داخل ہوا۔
"کتنی بدقسمتی ہے کہ وہ اتنی سمجھ دار لڑکی ہے۔" اس نے بُڑبُڑا کر کہا۔
"کون؟"
"میگن برنارڈ ——— میڈموازل برنارڈ ——— وہ کہتی ہے محض الفاظ ہی الفاظ ہیں اور فوراً یہ نتیجہ اخذ کر لیتی ہے کہ جو کچھ میں کہہ رہا ہوں وہ قطعی بے معنی ہے۔"
"خود میرا خیال تھا کہ یہ محض تمہاری چرب زبانی ہے۔"
"چرب زبانی؟ ہاں شاید اس نے بھی یہ نتیجہ اخذ کر لیا۔"
"تب جو کچھ تم نے کہا اس سے تمہارا مطلب کیا تھا؟"
"مطلب وہی تھا جو میں نے کہا ——— خیر چھوڑو اس قصّے کو ——— اور ہاں کیا تم نے دیکھا کہ فرنیکلن کلارک دفعتاً میگن برنارڈ کا کتنا ہمدرد بن گیا تھا۔ کس طرح وہ آگے

جھکا تھا اور اس کی جانب دیکھتا رہا ؟ اور تم نے یہ بھی محسوس کیا کہ اس کی اس حرکت پر میڈموازل تھوراگرے غصّے سے سُرخ ہو گئی ؟ اور مسٹر ڈولفر فریسر ؟ وہ ـــــــ "

میں بیچ میں بولنے ہی والا تھا کہ اچانک دروازہ کھلا اور تھوراگرے کمرے میں داخل ہوئی۔

"معاف فرمایئے میں نے خواہ مخواہ مداخلت کی، لیکن بات ہی ایسی ہے کہ مجھے آنا پڑا۔ مسٹر پوئرو میں آپ سے کچھ کہنا چاہتی ہوں۔"

"آپ نے بہت اچھا کیا جو ارادہ کر لیا۔"

"تھوراگرے کرسی پر بیٹھ گئی اور بولنے سے پیشتر ایک لمحے کے لئے اُسے کچھ تامّل ہوا جیسے وہ مناسب الفاظ سوچ رہی ہو۔

"مسٹر پوئرو بات دراصل یہ ہے کہ ابھی تھوڑی دیر پہلے مسٹر کلارک نے آپ سے یہ کہا تھا کہ میں اپنی خواہش پر موجودہ ملازمت ترک کر کے لندن جانا چاہتی ہوں۔ بلاشبہ مسٹر کلارک نہایت دردمند اور پُرخلوص شخص ہیں، لیکن جہاں تک حقیقت کا تعلق ہے اُن کی یہ بات صحیح نہیں۔ میں تو اسی ملازمت پر قطعی رُکنے کے لئے تیار ہوں۔ اور یہ واقعہ ہے کہ آنجہانی سر مائیکل کے نوادرات اور اُن کی خرید و فروخت سے متعلق ابھی بہت سا کام ایسا ہے جو رُکا پڑا ہے۔ اور وہ مکمل ہونا چاہیئے، مگر بدقسمتی سے لیڈی کلارک میرا وہاں رہنا پسند نہیں کرتیں۔ اور انہی کی یہ خواہش ہے کہ میں جلد از جلد وہاں سے چلی جاؤں۔ آپ کو علم ہے کہ لیڈی کلارک شدید بیمار ہے اور ڈاکٹر صاحبان ان کو جو دوائیں دیتے ہیں ان کی بنا پر لیڈی صاحبہ کا دماغ صحیح حالت میں نہیں رہا۔ وہ ہر بات کو شک و شبہ کی نظروں سے دیکھنے لگی ہیں اور اب وہ بلاوجہ میرے بارے میں اظہارِ ناپسندیدگی کر رہی ہیں اور اس بات پر مُصر ہیں کہ مجھے گھر چھوڑ کر چلا جانا چاہیئے۔"

یہ الفاظ سُن کر میں مس گرے کے استقلال اور جرأت کی دل ہی دل میں تعریف کرنے لگا۔

کس حوصلہ مندی سے اس نے بغیر لگی لپٹی رکھے اصل بات ظاہر کر دی تھی؛ ورنہ عام طور اس عمر کی ملازم پیشہ لڑکیاں جھوٹ بولنے میں بڑی طاق ہوتی ہیں۔ میں اپنے تعریفی جذبے کو دبا نہ سکا، اور کہہ ہی بیٹھا۔

"مس گرے یقین کیجیے کہ آپ نے ہمیں یہ بات بتا کر انتہائی دیانت اور اعلیٰ حوصلگی کا ثبوت دیا ہے۔"

لڑکی کے لبوں پر ہلکا سا تبسم نمودار ہوا۔

"میں جانتی ہوں کہ سچ سچ کہہ دینا ہی ہمیشہ فائدہ مند ہوتا ہے۔ جیسا کہ میں نے کہا مسٹر کلارک نہایت پُرخلوص اور سخی شخص ہیں، لیکن میں اُن کی سخاوت اور خلوص کے پیچھے پناہ لینا نہیں چاہتی۔"

اُس کے الفاظ میں شدید نوعیت کا جوش محسوس ہوتا تھا اور کلارک کے نام پر اس کا چہرہ سُرخ ہو جاتا تھا۔

"بالو آپ بہت دیانتدار ہیں۔" پوئرو نے مختصر سا جملہ کہا۔

"جب مجھے علم ہوا کہ لیڈی کلارک کی خواہش یہ ہے تو مجھے نہایت صدمہ پہنچا۔ میرے تو وہم و گمان میں بھی یہ بات نہ تھی کہ وہ مجھ سے اس قدر نفرت کرتی ہوں گی۔ اس کے برعکس میں یہ سمجھتی تھی کہ وہ مجھے پسند کرتی ہیں۔"

یہ کہہ کر وہ اُٹھ کھڑی ہوئی۔ "بس صاحب یہی بات تھی جو آپ سے کہنا چاہتی تھی۔ اجازت دیجیے۔ الوداع۔"

میں اُسے نیچے دروازے تک چھوڑنے کے لیے گیا۔ واپس کمرے میں آتے ہوئے کہا میں نے پوئرو سے کہا۔

"بڑی بُلند ہمت اور مُستقل مزاج لڑکی ہے۔"

"اور دُور اندیش بھی ـــــــ" پوئرو نے کہا۔

"دُور اندیش؟" میں نے حیرت سے پوچھا۔ "اس سے تمہارا مطلب کیا ہے؟"

"آہ ـــــــ تم نہیں سمجھے ـــــــ تم نہیں سمجھے ـــــــ" پھر اس نے نفی میں اپنا سر ہلایا اور خاموش ہو گیا۔

میں حقیقتاً نہیں سمجھا کہ "دُور اندیش" سے پوئرو کا اصل مطلب کیا تھا، لیکن میں نے اس وقت جرح کرنی مناسب نہ سمجھی اور کہا۔

"لڑکی کی خوب صورتی میں بھی شبہ نہیں ـــــــ"

"اور نہ اُس کے خوب صورت کپڑوں میں کوئی شک ـــــــ" پوئرو نے جواب دیا۔

"کمال ہے۔ میں نے تو اس کے کپڑوں پر غور ہی نہیں کیا۔"

میں مزید کچھ کہنے ہی والا تھا کہ دفعتاً اس نے موضوع تبدیل کرتے ہوئے نہایت سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"ہاسٹنگ تمہیں معلوم ہے کہ ابھی کچھ دیر پہلے یہاں جو لوگ بیٹھے تھے اور جتنی باتیں انہوں نے کی ہیں ان میں کوئی ایک بات ایسی بھی تھی جو بار بار میرے ذہن میں گردش کر رہی ہے، لیکن بدقسمتی مجھے یہ معلوم نہیں کہ وہ بات دراصل کیا تھی ـــــــ محض ایک تاثر سمجھ لو جو میرے ذہن پر گزر رہا ہے ـــــــ اور یہ تاثر میرے ذہن کو ایک ایسی بات کی جانب لے جاتا ہے جو اس سے پیشتر میں نے سُنی ہے یا دیکھی ہے یا کہی ہے ـــــــ"

"کوئی ایسی بات جو چرسٹن میں ہوئی تھی؟"

"نہیں، نہیں ـــــــ چرسٹن میں نہیں ـــــــ اس سے پیشتر ـــــــ بہرحال کوئی حرج نہیں ـــــــ عنقریب یہ بات روشنی میں آجائے گی ـــــــ"

لیڈی کلارک

ایک بار پھر ہمیں چرسٹن کا سفر اختیار کرنا پڑا۔ پوئرو نے فرینکلن کلارک سے وعدہ کر لیا تھا کہ لیڈی کلارک سے ملنے کے لیے ضرور آئے گا۔ چنانچہ وقتِ مقررہ پر جب ہم وہاں پہنچے تو نچلی منزل کے کمرے بند تھے اور اُوپر کی منزل کے ایک چھوٹے سے سجے ہوئے کمرے میں ایک چاق چوبند نرس نے ہمارا استقبال کیا۔

"کیا آپ ہی مسٹر پوئرو ہیں؟" نرس نے پوچھا اور جب میرے دوست نے اثبات میں اُسے سر جُھکا کر سلام کیا تو وہ بولی۔

"مسٹر کلارک کا خط مجھے ملا تھا کہ آپ یہاں تشریف لا رہے ہیں۔"

لیڈی کلارک کی صحّت اب کیسی ہے؟" پوئرو نے دریافت کیا۔

"پہلے کی نسبت اب اچھی ہے، مگر زیادہ بہتر نہیں ——— دراصل نیا طریقِ علاج شروع کیا گیا ہے۔ اس لئے لیڈی صاحبہ کے مرض کی شدت میں کچھ کمی ہو گئی ہے۔ ڈاکٹر لوگ

کہتے ہیں کہ مریض کی حالت اب بہتر ہو جائے گی۔"

"میرا خیال ہے کہ سر مائیکل کی اچانک موت سے لیڈی صاحبہ کو شدید صدمہ ہوا ہوگا۔"

"اوہ ـــــ شاید آپ کو معلوم نہیں کہ لیڈی کلارک کی دماغی کیفیت صحیح نہیں ـــ صدمہ ہوا ضرور ہے لیکن اتنا نہیں جتنا اس وقت ہوتا جب وہ پوری طرح تندرست اور ہوش و حواس میں ہوتیں۔"

"اچھا یہ بتایئے کہ کیا میاں بیوی میں بڑی محبت تھی؟"

"ہاں ہاں صاحب ـــــ کیوں نہیں ـــــ آنجہانی سر مائیکل اپنی بیوی کی خطرناک علالت کے سبب بیحد متفکر رہا کرتے تھے۔ انہوں نے بیوی کے علاج پر روپیہ پانی کی طرح بہایا ـــــ اور خود اپنی صحت بھی خراب کر لی ـــــ مگر ـــــ"

"مگر کیا؟"

"یہی کہ وہ بیچارے بیوی سے پہلے خود ہی اپنے مالک حقیقی کے پاس جا پہنچے۔" نرس نے رنجیدہ لہجے میں جواب دیا۔

"آہ ـــــ یہی بات افسوس ناک ہے ـــــ ار ـــــ مس گرے چلی گئیں یا ابھی ہیں؟"

"جی صاحب! وہ چلی گئیں ـــــ اور سچ پوچھئے تو مجھے اُن کے اس طرح جانے کا بڑا رنج ہے ـــــ مگر بہر حال یہ حکم لیڈی کلارک کا تھا۔ خدا جانے وہ کیوں اس بات پر مُصر تھیں کہ مس گرے فوراً اس گھر سے چلی جائے۔ بیچاری مس گرے نے قطعاً حیل و حجت نہ کی اور چُپ چاپ یہاں سے چلی گئیں۔"

"کیا لیڈی کلارک ہمیشہ ہی سے مس گرے سے نفرت کرتی تھیں؟"

"جی نہیں ـــــــ یہ بات تو نہیں کہی جاسکتی کہ وہ مس گرے سے نفرت کرتی تھیں، بلکہ میرا تو یہ خیال ہے کہ لیڈی صاحبہ اُنہیں پسند کرتی تھیں، لیکن اس کے باوجود یہ واقعہ پیش آیا ـــــــ اوہ ـــــــ ہمیں کتنی دیر ہوگئی۔ آیئے لیڈی کلارک آپ کا انتظار کر رہی ہوں گی۔"

نرس کی رہنمائی میں ہم دونوں اُس کمرے میں پہنچے جہاں لیڈی کلارک ہمارا انتظار کر رہی تھیں۔ کمرے میں داخل ہوتے ہی میری نظر ایک ایسی خاتون پر پڑی جو سوکھ کر کانٹا ہو رہی تھی ـــــــ اس کے بال سفید ہوگئے تھے، حالانکہ اس کی عمر چالیس سال سے زائد نہ ہوگی ـــــــ چہرے کا رنگ بے انتہا زرد، گالوں کی ہڈیاں اُبھری ہوئی اور آنکھیں اندر کو دھنسی ہوئی تھیں ـــــــ اس وقت وہ کھڑکی کے نزدیک ایک آرام کرسی پر لیٹی تھیں ـــــــ

نرس نے تعارف کرایا تو انہوں نے خواب آلود نگاہوں سے ہم دونوں کو باری باری دیکھا ـــــــ پھر بولیں۔

"آہ ـــــــ مسٹر پوئرو آپ آگئے؟" پھر اس نے اپنا ہاتھ آگے بڑھایا۔

پوئرو بولا۔

یہ ہیں میرے دوست کپتان ہاسٹنگ۔"

"کہیئے آپ صاحبان کے مزاج کیسے ہیں! آپ نے بڑا کرم کیا جو تشریف لے آئے۔"

نرس نے دو چھوٹی کرسیاں لاکر وہاں رکھ دیں اور ہم خاموشی سے بیٹھ گئے۔ کمرے میں چند لمحوں تک مکمل خاموشی طاری رہی۔ دفعتاً لیڈی کلارک نے ایک سرد آہ بھری اور کہنے لگی۔

"مجھے یقین تھا کہ اپنے شوہر سے پہلے میں جاؤں گی ـــــــ لیکن وہ مجھے چھوڑ کر

کر چلا گیا ـــــــ اس کی صحت بہت اچھی تھی۔ وہ کبھی بیمار نہیں پڑا۔ اس کی عمر ساٹھ برس تھی، لیکن وہ پچاس برس سے زیادہ کا معلوم نہیں ہوتا تھا ـــــــ ہاں ـــــ نہایت قوی۔"

چند سکینڈ تک وہ چپ رہی، پھر دفعتاً بولی۔

"ہاں ـــــــ اچھا ہی ہوا جو آپ آ گئے ـــــــ میں نے فرینکلن سے کہا تھا اور اس نے بتایا تھا کہ وہ آپ سے کہہ دے گا ـــــــ آہ فرینکلن ـــــ بیچارا لڑکا ـــــــ باوجود تمام دنیا دیکھنے کے وہ ابھی تک بچہ ہی ہے ـــــــ"

"جی ہاں ـــــــ وہ من موجی آدمی ہیں۔" پوئرو نے زیر لب کہا۔

"ہاں ـــــ ہاں ـــــ ایسا ہی ـــــــ لیکن نہایت بلند حوصلہ اور شجاع۔ کیا آپ نے ابھی تک قاتل کو نہیں پکڑا؟"

"وہ ابھی تک نہیں پکڑا جا سکا۔"

"وہ اُس روز ضرور یہاں مکان کے آس پاس گھومتا رہا ہوگا۔"

"ہاں ـــــــ اُس روز تو یہاں سینکڑوں اجنبی پھر رہے تھے لیڈی کلارک، آج کل تعطیلات کا موسم ہے۔"

"ارے ہاں ـــــــ میں بھول ہی گئی ـــــــ لیکن ان اجنبیوں کو وہیں سمندر کے کنارے رہنا چاہیے تھا۔ وہ گھر کے قریب کیوں آئے؟"

"جی نہیں، اُس روز آپ کے مکان کے قریب کوئی اجنبی شخص نہیں آیا۔" پوئرو نے جواب دیا۔

"یہ کون کہتا ہے؟" لیڈی کلارک نے پُرزور لہجے میں اچانک مطالبہ کیا۔

اور میں نے دیکھا کہ پوئرو نے بے چینی میں کرسی پر پہلو بدلا۔

"آپ کے ملازمین ——— اور مس گرے۔" پوئرو نے کہا۔

لیڈی کلارک نے یہ سنتے ہی فوراً کہا۔

"وہ مکمل جھوٹی ہے۔"

اس فقرے پر میں تو حیرت سے اُچھل ہی پڑا اور کچھ کہنے ہی والا تھا کہ پوئرو نے گھور کر مجھے دیکھا۔ اس اثنا میں لیڈی کلارک کسی قدر جوش اور روانی سے بولنے لگی تھیں۔

"میں نے اس لڑکی کو کبھی پسند نہیں کیا ——— میرا خاوند البتہ اُسے بہت چاہتا تھا ——— وہ کہا کرتا تھا کہ یہ لڑکی دُنیا میں اکیلی ہے۔ یتیم ہے ——— بڑی محنتی ہے، بے شک۔ یہ سب باتیں سچ ہیں لیکن پھر بھی وہ لڑکی مجھے اچھی نہیں لگتی تھی۔"

"لیڈی صاحبہ آپ کو اس قدر جوش میں نہ آنا چاہیئے۔ آپ کی طبیعت خراب ہو جائے گی۔" نرس نے کہا۔

"چنانچہ کارمائیکل کی موت کے بعد میں نے اُسے حکم دیا کہ وہ فوراً چلی جائے۔" لیڈی کلارک نے نرس کی پروا نہ کرتے ہوئے بات جاری رکھی۔ "البتہ فرنیکلن نے دبی زبان سے اس کی طرف داری کی تھی اور کہا تھا کہ وہ میرے لئے آرام دہ ثابت ہو سکتی ہے ——— لیکن میں نے فرنیکلن سے کہہ دیا تھا کہ جتنی جلد وہ اس گھر سے دفان ہو جائے اتنا ہی زیادہ میرے حق میں بہتر ہوگا۔ فرنیکلن کا کیا ہے۔ وہ تو سیدھا سا نوجوان ہے۔ میں نہیں چاہتی کہ وہ اُس حرافہ کے جال میں پھنس جائے۔ تب میں نے فرنیکلن سے یہ بھی کہا کہ تمہاری سفارش میں میں اُسے تین ماہ کی تنخواہ زائد دینے کو تیار ہوں لیکن اب میں ایک دن کے لئے بھی اس کا گھر میں رہنا برداشت نہیں کروں گی ——— چنانچہ فرنیکلن نے میرے کہنے پر عمل کیا اور وہ چلی گئی ———"

اس موقع پر نرس نے پھر وہی دہرایا، لیکن لیڈی کلارک نے اُسے بھی جھڑک دیا۔
"تم چُپ رہو ـــــــ تم بھی اس کی دیوانی ہو۔ بیوقوف بن رہی ہو اس کے پیچھے ـــــــ"
"چلیے اس ذکر کو جانے دیجیے لیڈی صاحبہ۔ مس گرے یہاں سے جا چکی ہیں ـــــ" نرس بولی۔
لیڈی کلارک نے نفی میں کئی بار اپنے سفید سر کو جنبش دی، لیکن زبان سے کوئی لفظ نہ کہا۔ دفعتاً پورا آگے جُھکا اور پُر اہم لہجے میں کہنے لگا۔
"آپ کس بنا پر کہتی ہیں کہ مس گرے جھوٹی ہے؟"
"اس بنا پر کہ وہ ہے ہی جھوٹی۔" لیڈی کلارک نے جواب دیا۔ "اُس نے آپ کو یہی بتایا ہے نا کہ کوئی اجنبی گھر کے پاس نہیں آیا؟"
"جی ہاں ـــــ"
"تب آپ غور سے سنیے کہ میں نے ـــــ خود اپنی ان آنکھوں سے اُسے دیکھا اس کھڑکی سے باہر کہ وہ قطعی ایک اجنبی شخص سے صدر دروازے کی سیڑھیوں پر کھڑی باتیں کر رہی تھی۔"
"یہ کب کا ذکر ہے؟"
"اُس روز صبح کا جس روز میرا شوہر قتل ہوا تھا ـــــ قریباً گیارہ بجے۔"
"اس شخص کا حُلیہ کیا تھا؟"
"بس ایک معمولی آدمی تھا۔ اور اس میں کوئی خاص بات نہ تھی۔"
"ایک ملاقاتی ـــــ یا کوئی پھیری والا، سیلز مین؟"

"جی نہیں ـــــ وہ تو نہایت میلے کچیلے کپڑے پہنے ہوئے تھا۔ اور مجھے کچھ یاد نہیں ـــــ"

اچانک اس کے چہرے کا رنگ متغیر ہونے لگا۔ جیسے تکلیف کی شدید لہر اُس کے بدن میں دوڑ رہی ہو۔ پھر وہ کانپتی ہوئی آواز میں بولی۔

"براہِ کرم ـــــ آپ اب جا سکتے ہیں ـــــ میں تھک گئی ہوں ـــ نرس"

ہم نے تعمیل کی اور کمرے سے باہر نکل آئے۔ راستے میں میں نے پوئرو سے کہا۔

"لیڈی کلارک نے مس گرے اور اجنبی شخص کی گفتگو کے بارے میں جو انکشاف کیا ہے وہ تو نہایت حیران کُن بات ہے۔"

"تم نے دیکھا ہاسٹنگ! جیسا کہ میں کہا کرتا ہوں گفتگو کے ذریعے ہمیشہ کسی نہ کسی بات کا علم ہو ہی جاتا ہے۔"

"لیکن سوال تو یہ ہے کہ مس گرے نے ہم سے جھوٹ کیوں بولا کہ اس نے مکان کے پاس کسی اجنبی شخص کو نہیں دیکھا۔"

"اس کی مختلف وجوہ میرے ذہن میں آتی ہیں۔" پوئرو نے جواب دیا۔ "لیکن ہمیں خواہ مخواہ دماغ کھپانے کی ضرورت نہیں۔ اس کا آسان ترین حل یہ ہے کہ براہِ راست مس گرے سے دریافت کر لیا جائے۔"

"اور فرض کرو کہ وہ ہمیں ایک اور جھوٹ گھڑ کر سنا دے؟"

"آہ ـــــ تب تو وہ جھوٹ بڑا دلچسپ اور غالباً مفید بھی ہوگا۔"

"بہر حال میں تو یہ سوچ رہا ہوں کہ اس قسم کی لڑکی کیا ایک پاگل قاتل کی ساتھی ہو سکتی ہے؟"

"ہو سکتی ہے ——— لیکن میں ایسا خیال نہیں کرتا۔"

لندن تک کا بقیہ سفر ہم دونوں نے نہایت خاموشی سے طے کیا۔ اور جب ہم پوئرو کی رہائش وائٹ ہیون کی سیڑھیاں چڑھ کر اُوپر پہنچے تو پوئرو کے ملازم نے اُسے بتایا کہ اندر ایک شخص اُس کا انتظار کر رہا ہے۔ مجھے توقع تھی کہ یا تو یہ شخص فریکلن کلارک ہوگا یا شاید انسپکٹر جاپ، لیکن میری حیرت کی انتہا نہ رہی جب میں نے ڈونلڈ فریسر کا غم واندوہ سے سُتا ہوا چہرہ دیکھا ——— ہمیں دیکھتے ہی وہ اپنی جگہ سے اُٹھا۔

پوئرو نے اُسے بیٹھنے کا اشارہ کیا۔ ڈونلڈ فریسر کچھ کہنا ہی چاہتا تھا کہ پوئرو نے ہاتھ اُٹھا کر اُسے خاموش رہنے کا حکم دیا۔ پھر وہ تیز تیز چلتا ہوا الماری کی طرف گیا اور برانڈی کا ایک گلاس پُر کر کے لایا ——— ڈونلڈ نے ایک ہی گھونٹ میں گلاس ختم کر کے میز پر رکھ دیا اور رومال سے اپنا چہرہ پونچھنے لگا۔

"مسٹر فریسر۔" پوئرو نے کہا۔ "کیا آپ بکیس ہل سے آرہے ہیں؟"

"ہاں ———"

"کیئے مس ہگلے کے بارے میں کوئی کامیابی ہوئی؟"

"مس ہگلے؟ مس ہگلے؟" فریسر نے دو مرتبہ تعجب سے یہ نام دُہرایا۔ "اوہ ہاں وہ لڑکی۔ کیفے کی ویٹرس۔ نہیں میں نے ابھی تک اس سے کوئی بات نہیں کی۔ تاہم وہ ———"

وہ یکدم چُپ ہو گیا اور بے چینی سے اپنے ہاتھ ملنے لگا۔

"خدا معلوم میں کیوں آپ کے پاس چلا آیا۔" وہ بڑبڑایا۔

"مجھے معلوم ہے۔" پوئرو نے کہا۔

"کیا کہا؟ آپ کو معلوم ہے؟ آپ کو کیسے معلوم ہوا؟"

"تم میرے پاس اس لئے آئے ہو کہ تم کسی نہ کسی شخص کو کوئی خاص بات بتانا چاہتے تھے اور تم صحیح جگہ پر آئے ہو۔ مجھ سے بہتر شخص کوئی اور نہیں ہو سکتا۔ جلدی بتاؤ وہ کیا بات ہے؟"

ڈونلڈ فریسر چند سیکنڈ تک پوئرو کو تکتا رہا۔ پھر آہستہ سے بولا۔

"مسٹر پوئرو! کیا آپ کو خوابوں کے بارے میں بھی کچھ علم حاصل ہے؟"

یہ فقرہ سُن کر میں ششدر رہ گیا۔ اور دل ہی دل میں مجھے یقین ہو گیا کہ اپنی محبوبہ کی موت سے نوجوان کا دماغ چل گیا ہے ——— البتہ پوئرو نے اس پر قطعاً تعجب کا اظہار نہ کیا۔

"ہاں ہے تو سہی۔" پوئرو نے کہا۔ "ہاں تو تم نے کیا خواب دیکھا؟"

"مسٹر پوئرو! میں سخت پریشان ہوں کہ کیا کہوں اور کیا نہ کہوں۔ خواب دیکھنا ایک انسان کے لئے فطری امر ہے لیکن جو خواب میں نے دیکھا وہ کوئی معمولی خواب نہ تھا۔"

"اچھا؟"

"جی ہاں ——— ایک ہی خواب میں متواتر تین راتوں سے دیکھتا آ رہا ہوں۔ خدا کی پناہ۔ کیا میں پاگل ہو جاؤں گا؟"

اس نے دونوں ہاتھوں سے اپنا چہرہ ڈھانپ لیا۔

"مجھے بتاؤ وہ کیا خواب ہے؟"

ڈونلڈ فریسر نے اپنا چہرہ اُوپر اُٹھایا۔ اس کے ہونٹ کانپ رہے تھے اور عین اپنی آنکھوں کی سیدھ میں ٹکٹکی باندھے کوئی غیر مرئی شے گھور رہا تھا ——— اور مجھے یہ اعتراف کرنا پڑے گا کہ اُس وقت وہ سو فیصدی پاگل دکھائی دیتا تھا۔

"جیسا کہ میں نے کہا خواب کا منظر روزانہ ایک ہی ہوتا ہے ——— دیکھتا ہوں

کہ میں بیکیس ہل میں سمندر کے کنارے بیٹی برنارڈ کو ڈھونڈ رہا ہوں ـــــ وہ گم ہو گئی ہے۔
ـــــ صرف گم ـــــ آپ سمجھ گئے ہوں گے ـــــ اور مجھے اُسے ڈھونڈنا ہے، کیونکہ اُس کی پیٹی میرے پاس ہے۔ میرے ہاتھ میں۔ یہ پیٹی میں اُسے دینا چاہتا ہوں اور پھر ـــــ "

"ہاں، ہاں پھر؟"

"پھر خواب تبدیل ہو جاتا ہے ـــــ اب میں بیٹی کو تلاش نہیں کر رہا ـــــ وہ میری نظروں کے سامنے ہے۔ کنارے پر بیٹھی ہے ـــــ وہ مجھے آتا ہوا نہیں دیکھتی۔ اور ـــــ آہ ـــــ میں آگے نہیں بیان کر سکتا۔"

"بتاؤ۔ بتاؤ پھر کیا ہوا؟" پوئرو نے تحکمانہ لہجے میں اُس سے کہا۔

"پھر میں اُس کی پشت کی جانب سے آتا ہوں ـــــ وہ میرے قدموں کی آہٹ بھی سن رہی ہے ـــــ پھر میں اس کی گردن کے گرد وہی پیٹی ڈال دیتا ہوں اور اُسے گرہ لگا کر کس دیتا ہوں ـــــ آہ ـــــ اس کا دم گھٹ جاتا ہے ـــــ وہ مر جاتی ہے ـــــ میں اس کا گلا گھونٹ دیتا ہوں ـــــ اور پھر جب اس کا سر پیچھے کی طرف ڈھلک جاتا ہے تو میں اس کا چہرہ دیکھتا ہوں۔ اُف خدایا یہ بیٹی برنارڈ کا چہرہ نہیں ہے بلکہ میگن برنارڈ کا چہرہ ہوتا ہے!"

اتنا کہنے کے بعد ڈونلڈ فریزر چُپ ہو گیا۔ اس کا چہرہ سفید پڑ گیا اور ہاتھ بُری طرح کانپنے لگے۔ اس اثنار میں پوئرو نے برانڈی کا ایک گلاس پُر کر کے اُسے دیا۔

"مسٹر پوئرو بتائیے اس خواب کا آخر مطلب کیا ہے؟ یہ مجھے ہر رات کو کیوں دکھائی دیتا ہے؟"

"پہلے یہ برانڈی پیو۔" پوئرو نے اُسے حکم دیا۔ اس نے تعمیل کی اور پھر پُرسکون آواز میں پوچھا۔

"آخر اس کا مطلب کیا ہے؟ میں ——— میں نے اُسے قتل نہیں ——— میں نے اُسے قتل نہیں کیا۔"

پوئرو نے کیا جواب دیا، یہ میں نہیں سُن سکا، کیونکہ اسی لمحے باہر دروازے پر ڈاکیئے کی مانوس دستک سنائی دی۔ اور میں خود بخود اُٹھ کر کمرے سے باہر چلا گیا اور لیٹر بکس میں ہاتھ ڈال کر جو شے میں نے برآمد کی، اُسے دیکھتے ہی ڈونلڈ فریسر کا پُراسرار خواب اور لرزتا چہرہ میرے ذہن سے غائب ہو گیا۔ میں بے تحاشا بھاگتا ہوا کمرے میں آیا۔

"پوئرو!" میں نے حلق پھاڑ کر کہا۔ "یہ آگیا چوتھا خط۔"

یہ سنتے ہی پوئرو نے میرے ہاتھ سے خط لیا۔ جلدی سے لفافہ چاک کیا اور خط کا کاغذ نکال کر میز پر پھیلا دیا اور ہم تینوں نے بیک وقت میز پر جُھک کر خط کا مضمون پڑھا۔

"مسٹر پوئرو

ابھی تک کامیابی کے کوئی آثار نہیں؟ توبہ! توبہ! آخر آپ اور پولیس والے کر کیا رہے ہیں؟

خیر خیر، اچھا اب فرمایئے تفریح کے لئے کہاں چلیں گے؟

مسٹر پوئرو سچ پوچھئے تو آپ کے لئے مجھے نہایت افسوس ہے۔

"اگر آپ اوّل بار کامیاب نہیں ہوئے نہ سہی۔ ٹرائی ٹرائی اگین یاد رکھیے۔

ارے صاحب ہمیں تو ابھی بڑا لمبا سفر طے کرنا ہے۔

اب کہاں چلیں؟ ٹیپی لے ری کے مقام پر؟ نہیں اس کا نمبر حرف ٹی (T)

پر آئے گا۔

میرا خیال ہے کہ قتل کی اگلی قسط ڈونکاسٹر میں واقع ہوگی۔ ۱۱ ستمبر کو۔

الوداع

——— اے۔ بی۔ سی۔"

قاتل کا حُلیہ

اے، بی، سی کا خط ملنے کے فوراً بعد پوئرو نے ٹیلی فون پر انسپکٹر کرام کو اطلاع دی اور پندرہ منٹ بعد وہ ہمارے کمرے میں موجود تھا۔ انسپکٹر کی آمد کے چند منٹ بعد ہی فرینکلن کلارک اور میگن برنارڈ بھی آن پہنچے۔ میگن نے بتایا کہ وہ بیکیں ہل سے اس مقصد کے لئے آئی ہے کہ اُسے فرینکلن کلارک سے کوئی بات دریافت کرنی تھی۔ میں نے محسوس کیا کہ انسپکٹر کرام اس نازک موقع پر پوئرو کے کمرے میں یہ مجمع دیکھ کر خوش نہیں ہوا۔

"مسٹر پوئرو۔ یہ خط میں اپنے ساتھ لے جا رہا ہوں۔" انسپکٹر نے کہا۔ "اگر آپ مناسب سمجھیں تو اس کی ایک نقل ——————"

"نہ نہ، نقل کی مجھے کوئی ضرورت نہیں۔ آپ خط لے جا سکتے ہیں۔"

"کہیئے انسپکٹر صاحب اب آپ کے منصوبے کیا ہیں؟" فرینکلن کلارک نے طنزیہ لہجے میں اس سے پوچھا۔

نہایت خطرناک۔" انسپکٹر نے جواب دیا۔

"آہا ——— ابھی تک اے، بی، سی کے منصوبے ہی خطرناک ثابت ہو رہے ہیں۔" کلارک نے قہقہہ لگایا۔

اور انسپکٹر تاؤ کھا کر چُپ ہو گیا۔

"بہرحال انسپکٹر صاحب! اس مرتبہ ہم قاتل کو ضرور پکڑ لیں گے۔" کلارک نے کہا۔

"آپ کو معلوم ہے اسی مقصد کے لئے ہم نے متعلقہ افراد پر مشتمل ایک پارٹی تشکیل دی ہے۔"

"اچھا؟ خُدا آپ کو کامیابی عطا کرے ———"

"آمین ——— لیکن انسپکٹر صاحب میرا تو خیال یہ ہے آپ کے لئے اُسے پکڑنا آسان نہیں ہوگا۔"

"شاید آپ کا اندازہ صحیح ہو ——— لیکن حقیقت تو یہ ہے کہ اس مرتبہ پولیس نے اپنا انتظام نہایت وسیع پیمانے پر کیا ہے اور کوئی شخص ہم پر انگلی نہیں اُٹھا سکے گا۔" انسپکٹر نے تقریر کرتے ہوئے کہا۔ "بیوقوف مجرم نے ہمیں کافی وقت دے دیا ہے۔ ۱۱ نمبر کو یعنی اگلے ہفتے بدھ کا روز پڑتا ہے اور اخبارات میں پبلسٹی کے لئے ہمارے پاس کافی فالتو وقت ہے۔ اس عرصے میں ڈونکاسٹر کی تمام آبادی کو خبردار کر دیا جائے گا۔ اور ہر وہ فرد جس کا نام ڈی (د) سے شروع ہوگا، نہ صرف خود اپنی حفاظت آپ کرے گا بلکہ پولیس کے سپاہی بھی اس کی دن رات نگرانی کریں گے۔ اس کے علاوہ ہم قصبے میں پولیس کی بھاری جمعیت تعینات کر دیں گے اور وہاں پرندہ تک پر نہ مار سکے گا۔ پھر ہم دیکھیں گے کہ قاتل کس طرح بچ کر نکلتا ہے۔"

"انسپکٹر صاحب، نہایت آسانی سے یہ علم ہو سکتا ہے کہ آپ کوئی باذوق آدمی نہیں ہیں۔" کلارک نے آہستہ سے کہا۔

انسپکٹر کرام حیرت سے اُسے تکنے لگا۔

"آپ کے کہنے کا مطلب کیا ہے مسٹر کلارک؟"

"بندۂ خدا کیا آپ نے ابھی تک یہ محسوس نہیں کیا کہ ۱۱ ستمبر بروز بدھ کو ڈونکاسٹر میں سینٹ لیجر کی عظیم الشان گھوڑ دوڑ ہونے والی ہے؟"

یہ سنتے ہی انسپکٹر کرام کا چہرہ اُتر گیا۔ چند سیکنڈ تک وہ بے چینی کے عالم میں اپنا سر کھجاتا رہا۔ پھر بولا۔

خدا کی پناہ ——— اس کا تو مجھے خیال ہی نہ آیا تھا ——— بے شک اب معاملہ نہایت پیچیدہ ہو جاتا ہے۔"

"شکر ہے کہ آپ کے ذہن میں یہ بات آ گئی۔" کلارک نے اس کے زخموں پر نمک چھڑکتے ہوئے کہا۔ "اے، بی، سی خواہ پاگل ہو لیکن وہ احمق ہرگز نہیں ہے۔"

چند منٹ تک ہم سب خاموش ایک دوسرے کی صورت تکتے رہے۔ بلاشبہ جیسا کہ فرینکلن کلارک نے بتایا ۱۱ ستمبر کو سینٹ لیجر کی گھوڑ دوڑ ڈونکاسٹر میں ہو رہی تھی ——— اور یہ گھوڑ دوڑ دیکھنے کے لئے لاکھوں تماشائی انگلستان کے دُور افتادہ شہروں اور دیہاتوں سے آنے والے تھے ——— اور اس صورتِ حال کی موجودگی میں ایک قتل تو درکنار دس قتل ہونے بھی معمولی بات تھی۔

"بہرحال مجھے تو کچھ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ قتل کی واردات ریس کورس میں عین گھوڑ دوڑ کے موقع پر ہوگی۔" کلارک نے خاموشی توڑی۔

انسپکٹر کرام اپنی کرسی سے اُٹھا اور کمرے سے باہر نکل گیا۔ میں اور پوئرو اُسے دروازے تک رخصت کرنے گئے ——— ہال کمرے سے باتوں کی آوازیں آ رہی تھیں ——— ابھی

ہم واپس کمرے میں پہنچے ہی تھے کہ مس تھوراگرے گھبرائی ہوئی کمرے میں داخل ہوئی۔

"انسپکٹر کرام نے مجھے ابھی ابھی بتایا ہے کہ ایک خط اور آیا ہے۔ اس مرتبہ واردات کہاں ہوگی؟"

تھوراگرے کو دیکھ کر پہلی مرتبہ مجھے احساس ہوا کہ باہر موسلا دھار بارش ہو رہی ہے، اور اس کا سیاہ کوٹ تقریباً بھیگ چکا تھا۔ اس نے یہ سوال فرسٹکلن کلارک سے کیا تھا اور اس کے کندھے پر ہاتھ رکھے جواب کی منتظر تھی۔

"ڈونکاسٹر میں ——— ۱۱ ستمبر کو سینٹ لیجر کی گھوڑ دوڑ کے موقع پر۔"

اس کے بعد سب لوگ تیزی سے بولنے لگے ——— اور اس موضوع پر بحث ہونے لگی کہ اب کیا کارروائی ہونی چاہیئے کیونکہ اس سے پیشتر فرسٹکلن کلارک یہ کہہ چکا تھا کہ اے، بی، سی کا چوتھا خط موصول ہونے تک ہمیں انتظار کرنا چاہیے ——— اب چوتھا خط تو آگیا تھا لیکن یہ کسی کی سمجھ میں نہ آرہا تھا کہ کیا روک تھام کی جائے ——— اور حقیقت تو یہ ہے کہ اس صورتِ حال سے میں قطعاً مایوس تھا۔ ظاہر تھا کہ ہم چھ افراد کی پارٹی، جس میں دو عورتیں بھی شامل تھیں کیا تیر مار سکتے تھے؟ اور پھر جب اسکاٹ لینڈ یارڈ کے شہرت یافتہ دماغ اور ہزارہا سپاہی بھی اپنی سی کوششوں میں لگے ہوئے تھے، مزید چھ افراد کا ایک قاتل کو لاکھوں کے مجمع میں سے پکڑنا ناممکن سی بات نظر آتی تھی ——— میرے دلی خیالات کو بھانپ کر کیدم پوئرو نے اپنا ہاتھ اونچا کیا اور اس لہجے میں لیکچر شروع کیا جیسے اس سامنے اسکول کے چند بچے بیٹھے ہوں۔

"خواتین و حضرات! اس میں شک نہیں کہ یہ معاملہ پہلے تینوں حادثوں کی نسبت زیادہ پیچیدہ نظر آتا ہے، لیکن محض گھبرانے اور پریشان ہونے سے ہم کچھ نہ کر سکیں گے ——— ضرورت

اس امر کی ہے کہ ہم کسی قاعدے اور اصول کے تحت کام کریں اور جہاں تک ممکن ہو سچائی تلاش کریں ——— اب ہم میں سے ہر فرد کو اپنے آپ سے یہ سوال کرنا چاہیئے کہ "مجھے قاتل کے بارے میں کیا معلوم ہے؟" اسی طریقے پر ہم مجرم کو صحیح طور پر شناخت کرنے میں کامیاب ہو سکیں گے۔"

"مجرم کے بارے میں ہمیں کچھ بھی تو معلوم نہیں۔" تھوراگرے نے مایوس کن آہ بھری۔

"نہ، نہ محترمہ! یہ بات صحیح نہیں ——— ہم میں سے ہر فرد مجرم کے بارے میں ضرور کچھ نہ کچھ جانتا ہے۔ کاش ہمیں صرف یہی علم ہو جائے کہ ہم کیا جانتے ہیں تو میں یہ دلی یقین سے کہہ سکتا ہوں کہ اسی میں قاتل کا راز پوشیدہ ہے۔"

فرینکلن کلارک نے نفی میں سر ہلایا۔

"ہمیں اس کے بارے میں کچھ علم نہیں ——— آیا وہ بوڑھا ہے یا جوان ——— گورا رنگ ہے یا سانولا ——— ہم میں سے ——— کسی نے اُسے دیکھا ہے اور نہ اس سے گفتگو کی ہے ——— ہم میں سے ہر فرد بار بار اپنے دماغ پر زور ڈال کر فیصلہ کر چکا ہے۔ کہ کسی کو کچھ بھی معلوم نہیں۔"

"کچھ بھی نہیں؟" پوئرو نے کہا۔ "نہیں مسٹر کلارک ایسا نہ کہیے ——— مثال کے طور پر مس گرے نے ہمیں بتایا تھا کہ جس روز سر مائیکل کلارک قتل کیے گئے ہیں، اس روز مس گرے نے نہ کسی اجنبی شخص کو دیکھا تھا اور نہ اس سے گفتگو کی تھی۔"

تھوراگرے نے اثبات میں سر کو جنبش دی۔ "ہاں۔ میں نے یہی بات کہی تھی جو صحیح ہے۔"

"کیا واقعی صحیح ہے؟" پوئرو نے کہا۔ "حالانکہ لیڈی کلارک نے مجھے بتایا ہے کہ انہوں نے اپنے کمرے کی کھڑکی سے دیکھا کہ آپ دروازے کی سیڑھیوں پر کھڑی ایک اجنبی شخص

سے باتیں کر رہی تھیں ــــــــ"

"لیڈی کلارک نے مجھے کسی اجنبی شخص سے باتیں کرتے ہوئے دیکھا؟" مس گرے نے حیرت سے آنکھیں پھاڑ کر کہا ــــــــ پھر اس نے زور زور سے نفی میں سر ہلایا ــــ "میرا خیال ہے لیڈی کلارک کو ضرور غلط فہمی ہوئی ہوگی۔ میں نے تو کبھی بھی ــــ آہ ــــ"

دفعتاً اس کے مُنہ سے کلمۂ تحیّر بلند ہوا ــــــــ اور اس کے چہرے پر جوش و اضطراب کی ہلکی سی لہر دوڑ گئی۔

"اب مجھے یاد آگیا ــــــــ توبہ توبہ میں کتنی بیوقوف ہوں۔ میں تو اس کے بارے میں قطعاً بھول چکی تھی۔ مگر دیکھئے وہ شخص تو قطعی غیر اہم تھا ــــــــ بہت معمولی سا آدمی ــــــــ وہ اُن لوگوں میں تھا جو گھر گھر پھیری کر کے جرابیں بیچا کرتے ہیں۔ آپ کو معلوم ہوگا بہت سے برخاست شدہ سابق فوجی سپاہی یہ کام کرتے ہیں۔ وہ بس مُصر ہو جاتے ہیں کہ ضرور جرابیں خریدی جائیں۔ کسی طرح پیچھا ہی نہیں چھوڑتے۔ وہ شخص بھی جرابیں بیچنے آیا تھا ــــ میں اُس وقت ہال کمرے سے گزر رہی تھی جب وہ صدر دروازے پر آیا اور بجائے گھنٹی بجانے کے وہ مجھ سے گفتگو کرنے لگا، لیکن وہ بیچارا تو قطعی بیضرر اور احمق سا شخص معلوم ہوتا تھا ــــ اور شاید یہی سبب ہے کہ میں نے اُسے فراموش کر دیا ــــــــ"

پوئرو بے چینی سے کمرے میں ٹہل رہا تھا ــــــــ وہ بار بار حالتِ جوش میں اپنے سر پر دو ہتڑ مارتا جاتا اور مُنہ ہی مُنہ میں چند الفاظ بڑبڑا رہا تھا۔ اس کی حالت دیکھ کر ہم سب حیرت میں تھے اور ہر شخص کچھ کہے بغیر اُسے تعجب سے گھور رہا تھا۔

"جرابیں ــــــــ جرابیں ــــــــ جرابیں۔" وہ بڑبڑا رہا تھا۔ "جرابیں ــــــــ جرابیں ــــــــ اُف خدایا ــــــــ جرابیں ــــــــ یہی شے

ہے ـــــ ہاں ـــــ جرابیں ـــــ تین ماہ پیشتر ـــــ اور پھر دوسرے روز ـــــ اور وہاں ـــــ جرابیں ـــــ اور اب پھر ـــــ میں سمجھ گیا ـــــ میں سمجھ گیا۔"

دفعتاً وہ رُکا اور اپنی کرسی پر تن کر بیٹھ گیا۔ چند سیکنڈ تک وہ میری جانب دیکھتا رہا پھر کہنے لگا:

"ہاسٹنگ! تمہیں یاد ہے جب ہم انڈوور گئے تھے؟ مسز آبچر کی دُکان میں۔ اُوپر کی منزل پر ہم اس کی خواب گاہ میں گئے تھے اور وہاں ایک کرسی پر ریشمی جرابوں کا نیا جوڑا رکھا تھا اور اب مجھے یاد آگیا کہ دو روز پیشتر میرے ذہن میں کونسی یاد تازہ ہوئی تھی ـــــ اور یہ آپ تھیں محترمہ میگن برنارڈ!" وہ میگن برنارڈ کی جانب پلٹا ـــــ "آپ نے بتایا تھا کہ آپ کی والدہ اس لیے روتی تھیں کہ انھوں نے آپ کی بہن کے لئے اسی روز جرابوں کا ایک نیا جوڑا خریدا تھا، جس روز وہ قتل کی گئی ـــــ"

پھر اُس نے ہم سب پر ایک گھومتی ہوئی نظر ڈالی۔

"آپ نے دیکھا کہ تینوں جگہ ایک ہی قاعدہ استعمال میں لایا گیا ہے ـــــ اسے محض اتفاقیہ کہہ کر نہیں ٹالا جا سکتا۔ جب دو روز پیشتر مس میگن برنارڈ نے جرابوں کے بارے میں بتایا تھا تو میں اسی وقت چونکا تھا کہ اس کا تعلق ضرور کسی خاص بات سے ہے۔ اور اب مجھے یاد آتا ہے کہ مسز آبچر کی پڑوسن مسز فولر نے بھی یہی بات کہی تھی کہ اُسے ہمیشہ پھیری پر سودا بیچنے والے تنگ کرتے رہتے ہیں۔ اور مسز فولر نے خاص طور پر جرابوں کا نام لیا تھا۔ اچھا مس میگن یہ بتائیے آپ کی والدہ نے وہ جرابیں کسی دُکان سے نہیں خریدی تھیں بلکہ کسی پھیری والے سے مول لی تھیں جو اُن کے گھر پر آیا تھا؟"

"ہاں ـــــ ہاں ـــــ اب مجھے یاد آگیا۔" میگن نے جلدی سے کہا ـــ "اماں نے بھی ان پھیری والوں کے بارے میں کوئی ایسی بات کہی تھی۔"

"لیکن قتل اور پھیری والوں کا اس مسئلے سے کیا تعلق ہے؟" فرینکلن کلارک نے زور سے کہا۔ "اگر کوئی شخص جرابیں بیچنے آتا ہے تو اس سے اس کے خلاف کوئی بات ثابت نہیں ہوتی ـــــ"

"میرے دوست میں تمہیں بتاتا ہوں۔ یہ محض اتفاق کبھی نہیں ہو سکتا کہ تینوں وارداتوں میں وہی جرابیں ایک ہی آدمی فروخت کرتا پھرے ـــــ ضرور وہ جاسوسی کی نیت سے وہاں جرابیں بیچنے کے بہانے سے جاتا رہا ہے۔"

پھر وہ تیزی سے مس گرے کی جانب مخاطب ہوا۔ "براہِ کرم اس شخص کا حلیہ بیان کیجیے۔"

"حلیہ؟ مجھے تو اب یاد نہیں آتا ـــــ ہاں اس نے آنکھوں پر عینک لگا رکھی تھی اور میرا خیال ہے کہ ایک بوسیدہ اوور کوٹ بھی پہن رکھا تھا ـــــ"

"بانو یاد کیجیے ـــــ اور یاد کیجیے ـــــ" پوئرو نے بے چینی سے اُسے ترغیب دی۔

"اوہ ـــــ مجھے تو اور کچھ یاد نہیں آتا ـــــ میں نے تو اُس کی طرف غور سے دیکھا ہی نہیں تھا۔ بس سرسری سی نظر ڈالی تھی۔ نہایت معمولی شخص ـــــ کچھ ـــــ اب میں آپ کو کیسے بتاؤں۔ یوں سمجھ لیجیے کہ وہ اُن لوگوں میں سے تھا جن پر توجہ دینے کی ضرورت ہی محسوس نہیں کی جاتی ـــــ"

"آپ نے بالکل صحیح کہا بانو!" پوئرو نے نہایت سنجیدہ لہجے میں کہا۔ "آپ نے قاتل کا جو حلیہ بیان کیا ہے، اسی حلیے میں ان تمام وارداتوں کا راز پوشیدہ ہے ـــ بلاشبہ وہی قاتل تھا۔ بیشک وہ اُن لوگوں میں سے تھا جن پر توجہ دینے کی ضرورت ہی محسوس نہیں کی جاتی ـــ ہاں ـــ اب اس بارے میں کوئی شک نہیں رہا ـــــ آپ نے قاتل کی شخصیت بیان کر دی ہے۔"

○

الیگزنڈر بونا پارٹ کسٹ (ALEXANDER BONAPART CUST) ناشتے کی میز پر بے حس و حرکت بیٹھا تھا ——— میز پر برتنوں میں ناشتہ پڑے پڑے ٹھنڈا ہو چکا تھا لیکن مسٹر کسٹ نے اس کی طرف دیکھا تک نہیں ——— چائے دانی کے قریب ہی ایک اخبار پڑا تھا اور یوں معلوم ہوتا تھا جیسے وہ نہایت انہماک کے عالم میں اخبار پڑھ رہا ہے۔ دفعتاً وہ اُٹھا اور کمرے میں بے چینی سے ٹہلنے لگا۔ ایک منٹ تک ٹہلنے کے بعد وہ پھر کھڑکی کے نزدیک رکھی ہوئی کرسی پر بیٹھ گیا اور ایک تکلیف دہ آہ بھرتے ہوئے ہاتھوں سے اپنا سر ڈھانپ لیا۔

اس دوران میں دروازہ کھلا اور اس کی میزبان خاتون مسز ماربری دروازے میں کھڑی نظر آئی، لیکن مسٹر کسٹ نے دروازہ کھلنے کی آواز بھی نہیں سُنی۔

"مسٹر کسٹ! دیکھئے آج کتنا عمدہ ——— ارے یہ کیا بات؟ آپ کی

طبیعت کچھ خراب ہے۔"

یہ سُن کر اس نے ہاتھوں سے اپنا سر آزاد کیا اور بولا۔

"نہیں ـــــ مسز ماربری ـــــ کوئی بات نہیں ـــــ میری طبیعت آج صبح سے کچھ اچھی نہیں۔"

مسز ماربری نے آگے بڑھ کر ناشتے کی ٹرے کا معائنہ کیا۔" آہ۔ آپ نے ناشتہ بھی نہیں چھوا؟ کیا وہی سر درد کا مرض ہے؟"

"نہ ـــــ نہیں، ار ـــــ ہاں۔ یہی بات ہے ـــــ"

"خدا خیر کرے ـــــ تب تو آپ آج باہر نہیں جائیں گے؟"

کرنٹ یہ سن کر ایک دم چونک اُٹھا ـــــ "نہیں، نہیں ـــــ مجھے ضرور جانا ہے نہایت اہم، کاروباری معاملہ ـــــ بہت ضروری ـــــ" اس کے ہاتھ بُری طرح کانپ رہے تھے۔ مسز ماربری نے اس کی یہ کیفیت دیکھ کر کہا۔

"خیر، اگر ضروری کام ہے تو ضرور جانا چاہیے ـــــ اس مرتبہ آپ کہیں دُور جائیں گے"

"نہیں ـــــ میں ـــــ" اس نے چند لمحے تک تامّل کیا۔" میں چیٹنیم تک جا رہا ہوں ـــــ"

"خوب، خوب،" مسز ماربری نے کہا۔" بڑی بہترین جگہ ہے۔ میں بھی عرصے تک وہاں رہ چکی ہوں۔ دکانیں اور بازار تو بڑے ہی خوب صورت ہیں۔"

"جی ہاں ـــــ جی ہاں۔"

"مسز ماربری نے نیچے جُھک کر میز کے پاس سے گرا ہوا اخبار اُٹھایا اور سرخیوں پر نظر ڈال کر بولی۔

خُدارحم کرے ـــــــ اخباروں میں سوائے قتل وغارت کے اور کچھ نہیں ہوتا ـــــــ توبہ توبہ ـــــــ مجھے تو اختلاج ہونے لگتا ہے یہ خبریں دیکھ کر۔"

کسٹ کے ہونٹ ہلے، لیکن مُنہ سے کوئی آواز نہ نکل سکی۔

"ڈونکاسٹر ـــــــ" مسز ماربری اخبار پڑھتے ہوئے بولی۔" اب اس مقام پر وہ جنونی قاتل ایک اور واردات کرے گا۔ آہ ـــــــ کل ہی تو گیارہ ستمبر ہے ـــــــ خدارحم کرے۔ اگر میں ڈونکاسٹر میں رہائش پذیر ہوتی اور میرا نام حرف ڈی (د) سے شروع ہوتا تو فوراً پہلی ٹرین سے لندن بھاگ آتی ـــــــ کہیئے مسٹر کسٹ آپ کا خیال کیا ہے؟"

"کچھ نہیں مسز ماربری ـــــــ کچھ نہیں۔"

"ڈونکاسٹر میں کل ریس ہو رہی ہے۔" باتونی مسز ماربری نے کہنا شروع کیا۔" اور کوئی شک نہیں کہ قاتل کو وہاں بڑا اچھا موقع مل جائے گا اور سنا ہے کہ پولیس کے ہزارہا سپاہی وہاں موجود ہوں گے ـــــــ اوہ ـــــــ مسٹر کسٹ آپ کی حالت نہایت خراب ہے۔ میرا خیال ہے نہ جایئے۔"

"نہیں نہیں مسز ماربری ـــــــ میرا جانا ضروری ہے ـــــــ کاروبار کے معاملے میں میں ہمیشہ وعدے کا پکا رہا ہوں۔"

"لیکن آپ بیمار جو ہیں؟"

"نہیں بیمار تو نہیں ہوں ـــــــ بس کچھ ذاتی معاملات کی وجہ سے پریشان ہوں۔ گذشتہ رات مجھے بے خوابی رہی۔ بہرحال ٹھیک ہو جاؤں گا۔"

مسز ماربری نے ناشتے کی ٹرے اُٹھائی اور کمرے سے باہر چلی گئیں۔

کسٹ نے اپنے کمرے کے نیچے سے ایک سُوٹ کیس گھسیٹ کر نکالا اور اس میں اپنا

سفر کا سامان بھرنا شروع کر دیا۔ پاجامے، تولیئے، قمیض، فالتو کالر ـــــ پاؤں میں پہننے کے سلیپر۔ پھر اس نے ایک الماری کا قفل کھول کر اس میں سے کارڈبورڈ کے بنے ہوئے ایک درجن کے قریب ڈبے نکال کر سوٹ کیس میں رکھے ـــــ میز پر رکھی ہوئی ریلوے گائیڈ کی ورق گردانی کی اور پھر سوٹ کیس ہاتھ میں پکڑ کر کمرے سے باہر نکل آیا۔

ہال کمرے میں سوٹ کیس رکھ کر اس نے اپنی ہیٹ اور اوور کوٹ پہنا ـــــ کوٹ پہنتے ہوئے اس نے ایک گہری آہ بھری۔ اسی وقت بابر کے کمرے سے میزبان کی لڑکی مس للی ماربری باہر نکلی۔ اس نے کسٹ کی یہ آہ سُن لی تھی۔

"کہیئے مسٹر کسٹ خیریت تو ہے؟" لڑکی نے پوچھا۔

"اوہ ـــــ کچھ نہیں مس للی ـــــ"

"آپ بڑی ٹھنڈی آہیں بھر رہے ہیں۔"

یہ سُن کر کسٹ نے ایک اور آہ بھری۔ "کوئی بات نہیں مس للی ـــــ اچھا الوداع، آپ نے یہاں ہمیشہ مجھ سے مہربانی کا سلوک کیا ہے۔"

"ارے صاحب آپ اس طرح تو الوداع نہ کہیئے جیسے ہمیشہ کے لئے یہاں سے جا رہے ہوں۔" للی نے ہنس کر کہا۔

"نہیں، نہیں ـــــ بے شک ایسی بات نہیں۔"

"کہیئے اس مرتبہ آپ کہاں کے ارادے سے نکلے ہیں؟ کسی سمندری قصبے کی جانب؟"

"نہ ـــــ نہ ـــــ ار ـــــ چیٹنہم تک ـــــ"

"آہا ـــــ جگہ تو اچھی ہے، لیکن اتنی اچھی نہیں جتنی ٹارکوائے ـــــ اگلے سال کی تعطیلات میں میرا وہاں جانے کا ارادہ ہے ـــــ اوہ خوب یاد آیا ـــــ جب

آپ وہاں گئے تھے، تبھی اے، بی، سی نے قتل کی واردات کی تھی ــــــ"

"ار ــــــ ہاں۔ ہاں ــــــ لیکن ٹارکوائے سے چرسٹن چھ سات میل پڑتے"

"خیر بات تو ایک ہی ہے ــــــ ممکن ہے وہیں بازار میں قاتل گھومتا رہا ہو، اور آپ اس کے برابر ہی سے گزرے ہوں۔"

"ہاں ہو سکتا ہے۔" مسٹر کرسٹ نے انتہائی کرب سے کہا۔

"مسٹر کرسٹ کیا آپ کی طبیعت کچھ خراب ہے؟"

"میں بالکل ٹھیک ہوں ــــــ بالکل ٹھیک ــــــ اچھا مس ماربری، الوداع۔"

اس نے سر پر ہیٹ کا رُخ درست کیا ــــــ اپنا سوٹ کیس اُٹھایا اور تیز تیز چلتا ہوا صدر دروازے سے باہر نکل گیا۔

"عجیب آدمی ہے۔" للی ماربری نے سوچتے ہوئے کہا۔ "اور مجھے تو یہ شخص خود آدھا دیوانہ معلوم ہوتا ہے۔"

انسپکٹر کرام اپنے ماتحت آفیسر سے کہہ رہا تھا۔

"جرابیں بنانے والی تمام فرموں اور اُن کے ایجنٹوں کی ایک مکمل فہرست بنا کر مجھے دے دو ــــــ اور اُن تمام آدمیوں کے نام بھی اُس فہرست میں شامل ہونے چاہئیں جو کمیشن پر گھر گھر جا کر جرابیں فروخت کرتے ہیں اور گاہکوں سے آرڈر وصول کرتے ہیں۔"

"یہ کام بھی اے، بی، سی کیس ہی کے سلسلے میں ہے جناب؟"

"ہاں ــــــ مسٹر ہرکیول پوئرو کا ایک خیال یہ بھی ہے کہ ان واردانوں کا ذمہ دار جرابیں بیچنے والا کوئی شخص ہے۔" اس کے لہجے میں طنز کا زہریلا عنصر صاف معلوم ہوتا تھا۔ "ممکن

ہے یہ نظریہ بیکار ہی ہو، لیکن ہمیں معمولی سی غفلت بھی نہیں کرنی چاہیئے۔"

"ٹھیک ہے جناب۔" ماتحت آفیسر بولا۔" بلاشبہ مسٹر پوئرو نے اپنے وقت میں بعض کارنامے ضرور انجام دیئے ہیں ——— لیکن اب ان کا دماغ فیل ہو چکا ہے۔"

"اوہ۔ وہ ایک شیخی خورہ شخص ہے۔" انسپکٹر کرام نے کہا۔" ہمیشہ لن ترانیاں کرتا ہے۔ اچھا اب ڈونکاسٹر کے انتظامات کے متعلق غور کریں۔"

ٹام ہارٹیگن نے للی ماربری سے کہا۔" آج صبح میں نے تمہارے خطبی مہمان کی زیارت کی ہے۔"

"کون؟ مسٹر کسٹ؟"

"ہاں وہی ——— اُسٹن کے ریلوے اسٹیشن پر وہ یوں پھر رہا تھا جیسے کوئی گم شدہ مُرغی ہو ——— میرا خیال ہے کہ وہ نصف پاگل ضرور ہے ——— اور ضرورت ہے کہ ایک آدمی ہر دم اس کی نگرانی اور حفاظت کرتا رہے ——— پہلے تو اس نے اپنے ہاتھ سے اخبار گرا دیا اور پھر ٹکٹ ——— میں نے اُسے ٹکٹ اُٹھا کر دیا ورنہ اُس بندۂ خدا کو تو پتہ ہی نہ تھا کہ ٹکٹ گر چکا ہے۔ ٹکٹ لے کر اس نے انتہائی بوکھلاہٹ میں میرا شکریہ ادا کیا، مگر مجھے یقین ہے کہ اس نے مجھے پہچانا بھی نہیں ہوگا ———"

"ارے ——— ہاں ———" للی کہنے لگی۔" اس نے تمہیں غور سے دیکھا ہی کب ہے۔ بس سرسری طور پر ہال سے گزرتے وقت تمہارا اس کا سامنا ہوتا ہے۔"

پھر وہ دونوں فرش پر ڈانس کرنے لگے۔ دفعتاً للی کہنے لگی۔

"کس جگہ کا نام لیا تھا تم نے؟ اُسٹن یا پیڈنگٹن؟ میرا مطلب ہے تم نے مسٹر کسٹ کو

کہاں دیکھا تھا ؟ "

" اُسٹن کے ریلوے اسٹیشن پر۔ "

" تمہیں یقین ہے ؟ "

" ارے واہ ——— کیا میں بھی پاگل ہوں ؟ آخر تمہارا کیا خیال ہے ؟ "

" کمال ہے ——— میں سمجھی تھی شاید تم پیڈنگٹن سے چیٹہم گئے تھے۔ "

" لیکن کُٹ تو چیٹہم نہیں جا رہا تھا ——— وہ تو ڈونکاسٹر گیا ہے۔ "

" چیٹہم ——— " لی نے کہا۔

" ارے نہیں ——— ڈونکاسٹر ——— میں نے جب ٹکٹ اُٹھایا تو وہ ڈونکاسٹر کا تھا ——— "

" لیکن اُس نے تو مجھے بتایا تھا کہ وہ چیٹہم جا رہا ہے۔ "

" تم نے غلط سُنا ہوگا ——— وہ ضرور ڈونکاسٹر ہی گیا ہے۔ ممکن ہے اُسے ریس کھیلنے کا چسکا ہو۔ "

" لیکن مسٹر کُٹ کو گھوڑدوڑ سے قطعاً دلچسپی نہیں ہے۔ اور نہ وہ ایسا آدمی معلوم ہوتا ہے اوہ ——— خُدا رحم کرے ٹام۔ کہیں وہ بیچارہ قتل ہی نہ ہو جائے۔ تمہیں یاد ہے کہ ڈونکاسٹر میں قتل ہونے والا ہے۔ وہی اے، بی، سی۔ "

" تم فکر مت کرو ——— اس کا نام ڈی (د) سے شروع ہوتا ہے۔ "

" پچھلی دفعہ ہی وہ قتل ہو جاتا ——— جب قتل کی واردات ہوئی ہے تو وہ چرسٹن کے آس پاس ہی تھا۔ "

" کیا واقعی ؟ یہ تو عجیب اتفاق ہے۔ " وہ زور سے ہنس پڑا۔ " کیا اس سے پیشتر وہ

بیکس ہل تو نہیں گیا تھا؟"

للی ماربری کی بھنویں تن گئیں ـــــ "ہاں ـــــ جب بھی وہ یہاں نہیں تھا۔ لو مجھے اب یاد آگیا ـــــ دراصل اماں کہہ رہی تھیں کہ مسٹر کنٹ جاتے وقت اپنا ہاتھ سوٹ بھول گیا ہے۔ تب میں نے جواب دیا تھا کہ اماں تم ہاتھ سوٹ کی فکر کر رہی ہو اور وہاں بیکس ہل میں ایک نوجوان لڑکی کو ہلاک کر دیا گیا ہے۔"

"تب تو وہ ضرور بیکس ہل ہی گیا ہوگا۔" ٹام نے کہا۔ پھر وہ ظرافت آمیز لہجے میں کہنے لگا:

"کیا خیال ہے للی؟ تمہارا یہ خطبی مہمان ہی تو قاتل نہیں ہے؟"

"یہ بیچارہ؟ ارے واہ وہ غریب ایک مکھی کو تو مار نہیں سکتا۔" للی نے قہقہہ لگا کر کہا۔

۱۱ ستمبر

ڈونکاسٹر!

میرا خیال ہے ۱۱ ستمبر کی تاریخ کو میں ساری عمر فراموش نہ کر سکوں گا ـــــــ اور بلاشبہ اب بھی میرا یہ حال ہے کہ جب بھی اخبار میں سینٹ لیجر کی گھوڑ دوڑ کا ذکر دیکھتا ہوں تو معاً میرا ذہن گھوڑوں سے ہٹ کر قتل کی جانب منتقل ہو جاتا ہے۔

۱۱ ستمبر کو علی الصبح ہماری پارٹی ڈونکاسٹر پہنچ گئی۔ پوئرو، مَیں، کلارک، فریسر، میگن برناڈ تھوراگرے اور مَیری ڈرودور۔ یہ سات افراد ایک ایسے قاتل کو پکڑنے آئے تھے جسے انہوں نے کبھی دیکھا ہی نہیں تھا۔ اور فرض کیجیے کہ مس تھوراگرے نے اُسے سرسری انداز سے دیکھا بھی تھا تو اب اس کے لئے ہزارہا چہروں میں اُسے شناخت کرنا قطعی ناممکن بات تھی۔ ـــــ اور خود تھوراگرے کا یہ حال تھا کہ وہ بار بار اس بات پر کفِ افسوس ملتی تھی کہ اس نے جرائیں نیچے والے کو غور سے کیوں نہیں دیکھا ـــــــ وہ ہر پھر کر یہی فقرہ کہتی۔

"افسوس۔ صد افسوس۔ میں بھی کتنی بیوقوف ہوں ——— آپ سب لوگ مجھ پر اعتماد کر کے یہاں آئے ہیں۔ لیکن میرا حال یہ ہے کہ اگر میں اُس شخص کو دوبارہ دیکھ بھی پاؤں تو ہرگز نہ پہچان سکوں گی ———"

لیکن پوئرو اُسے تسلی دیتا اور کہتا۔

"نہ نہ گھبرانے کی کوئی بات نہیں۔ تم اُسے ضرور پہچان لوگی۔"

اور پھر اُس نے ایک عجیب فلسفہ پیش کیا۔

"آپ کو معلوم نہیں کہ ایک قمار باز اور ایک قاتل میں کوئی فرق نہیں ہوتا ——— قمار باز روپے کی بازی لگاتا ہے اور قاتل اپنی جان کی۔ اور جس طرح قمار باز کو جوئے کی لت پڑ جاتی ہے، اسی طرح قاتل کو قتل کرنے کی لت پڑ جاتی ہے۔ اور اُسے یہ علم نہیں ہوتا کہ وہ کس وقت اپنی حرکتیں روک دے ——— ہر نئی واردات کے ساتھ اس میں خود اعتمادی اور اپنی قابلیت پر بھروسا قوی ہوتا جاتا ہے۔ وہ یہ نہیں کہتا کہ میں چالاک اور قسمت کا دھنی ہوں۔ نہیں، وہ ہمیشہ یہی یقین رکھتا ہے کہ میں چالاک ہوں۔ اور اپنی ہوشیاری اور چالاکی پر روز بروز اس کا عقیدہ پختہ ہوتا جاتا ہے۔ لیکن دوسری طرف اس کی قسمت کا ستارہ گردش میں آجاتا ہے۔"

"آپ کا خیال ہے کہ اس قسم کا معاملہ اس کیس میں بھی ہوگا؟" میگن برنارڈ نے بھنویں تان کر کہا۔

"جلد یا بدیر ایسا ضرور ہونا چاہیے۔" پوئرو نے پُراہم لہجے میں جواب دیا۔ "ابھی تک تو قسمت مجرم کا ساتھ دیتی رہی ہے لیکن اب قسمت کو ہمارا ساتھ دینا پڑے گا اور مجھے یقین ہے کہ پانسہ پلٹ چکا ہے اور دیکھ لیجئے کہ جرائموں کا سراغ اس کی ابتداء ہے اور اب ہر بات اُسکے حق میں جانے کی بجائے ہمارے حق میں جائے گی اور وہ خود غلطیوں پر غلطیاں کرے گا۔"

"میرا خیال تو ہے کہ پولیس کے انتظامات دیکھ کر مجرم کوئی حرکت نہیں کرے گا۔"
ڈونلڈ فریسر نے کہا۔ "ورنہ اس کے پاگل ہونے میں شبہ نہیں۔"

"بدقسمتی تو یہی ہے کہ مجرم پاگل ہے۔" فرینکلن کلارک نے خشک لہجے میں جواب دیا۔
"کہیے مسٹر پوئرو آپ کا کیا خیال ہے! مجرم واردات کرے گا یا اُسے ٹالنے کی کوشش کرے گا۔"

"چونکہ اس کی خود اعتمادی اُسے اس حد پر لے آئی ہے اُسے بہرصورت اپنا وعدہ پورا کرنا پڑے گا اور یہ بھی ممکن ہے کہ وہ عین موقع پر پکڑا جائے۔"

ڈونلڈ فریسر نے نفی میں سر ہلایا۔ "مجرم نہایت ہوشیاری سے کام کرے گا۔"

پوئرو نے اپنی گھڑی میں وقت دیکھا۔ اس سے پیشتر تمام کے لئے یہ طے ہو چکا تھا کہ صبح ڈونکاسٹر کی گلیوں اور بازاروں میں گھوما جائے گا اور بعد میں ہم میں سے ہر فرد کو ریس کورس میں مختلف مقامات پر متعین کر دیا جائے گا۔ میں نے "ہم" کا صیغہ استعمال کیا ہے، حالانکہ میری رائے میں اس قسم کی کوشش سرے سے بے فائدہ تھی، چنانچہ میں نے پوئرو سے کہا کہ مجھے پارٹی کی کسی ایک لڑکی کے ہمراہ رکھا جائے۔ میری یہ بات سُن کر پوئرو کی آنکھوں میں ایک خاص چمک نمودار ہوئی جو شاذ و نادر ہی نہایت اہم موقعوں پر نمودار ہوتی تھی۔ اور اس نے میری رائے سے اتفاق کیا۔

اس اثنار میں تینوں لڑکیاں اپنا لباس تبدیل کرنے چلی گئی تھیں اور ڈونلڈ فریسر کھڑکی کے ساتھ کھڑا باہر دیکھ رہا تھا جیسے کچھ سوچ رہا ہو۔ فرینکلن کلارک نے ڈونلڈ فریسر کی جانب دیکھا اور یہ فیصلہ کر کے کہ وہ اپنے خیالات میں اس قدر گم ہے کہ کسی کی بات پر دھیان نہیں دے گا، اپنی آواز مدھم کر کے پوئرو کو مخاطب کیا۔

"مسٹر پوئرو ذرا میری بات سنیئے۔ مجھے معلوم ہے کہ آپ چرسٹن میں میری بھابی لیڈی کلارک

کو دیکھنے گئے تھے ـــــــ کیا انہوں نے آپ سے کچھ کہا ـــــــ یا کوئی اشارۃً بات کہی ـــــــ میرا مطلب ہے کہ انہوں نے کوئی خاص رائے ـــــــ ؟"

اس نے فقرہ ناتمام چھوڑ دیا جیسے وہ اپنا مفہوم بیان کرنے سے قاصر ہو۔

پوئرو نے انتہائی معصوم چہرہ بنا کر (جس نے میرے اندر تجسس کی شدید لہر دوڑا دی تھی) اُس سے پوچھا۔

"آپ کی بھابی نے کیا کہا؟ اشارۃً بات؟ کیا کہا آپ نے کہا؟"

فرینکلن کلارک کے چہرے پر ہلکی سی سُرخی نمودار ہوئی۔

"آہ ـــــــ شاید آپ سوچتے ہوں کہ یہ وقت ذاتی نوعیت کی گفتگو کا نہیں۔"

"جی نہیں، آپ بات کیجئے۔"

"دراصل ـــــــ مسٹر پوئرو بات دراصل یہ ہے کہ میری بھابی یوں تو نہایت با اخلاق خاتون ہیں اور ہمیشہ سے اُنہیں چاہتا ہوں ـــــــ لیکن بلاشبہ شدید بیماریوں اور نشہ آور دواؤں کے سبب اُن کے دماغ میں بعض افراد کے متعلق عجب غلط فہمیاں ـــــــ"

"آہ ـــــــ" پوئرو کے مُنہ سے صرف یہی لفظ برآمد ہوا۔ اور اس کی آنکھیں خوب چمکنے لگیں لیکن فرینکلن کلارک نے اس کا نوٹس لئے بغیر بات جاری رکھی۔

"دراصل یہ بات ہے کہ مس تھورا گرے ـــــــ"

"آہا ـــــــ آپ مس گرے کی بابت کچھ کہہ رہے ہیں۔" پوئرو نے اُسی معصوم لہجے میں کہا۔

"جی ہاں ـــــــ بدقسمتی سے مس گرے کے متعلق لیڈی کلارک کے ذہن میں

چند غلط فہمیاں داخل ہو گئی ہیں ـــــــ آپ کو معلوم ہے کہ وہ لڑکی کس قدر سلیقہ مند اور غالباً خوب صورت بھی ہے۔"

"ہاں ـــــــ شاید ـــــــ"

"جی ہاں ـــــــ اور عورتوں میں یہ عادت ہوتی ہے کہ دوسری عورتوں سے خواہ مخواہ حسد کرنے لگتی ہیں۔ اب آپ دیکھئے کہ مس گرے میرے بھائی کے لئے کس قدر اچھی مددگار ثابت ہوئی ہے اور وہ ہمیشہ اس کی تعریفیں کیا کرتا تھا، لیکن میری بھابی نے اس کا مطلب کچھ اور سمجھ لیا ـــــــ اور اُسے اپنی سوکن سمجھنے لگیں، حالانکہ تھوراگرے ایسی گری ہوئی لڑکی نہیں ہے اور نہ اس نے کبھی کوئی پست حرکت کی ـــــــ میرا بھائی جب تک زندہ تھا، بھابی کو کچھ کہنے کی جرأت نہ ہوئی، لیکن اس کے مرتے ہی انہوں نے تھوراگرے کو گھر سے نکل جانے کا حکم دے دیا۔ میں سمجھتا ہوں کہ مارفیا اور دوسری نشہ آور دواؤں نے اُن کے دماغ پر بُرا اثر ڈالا ہے اور نرس کا بھی یہی خیال ہے۔ وہ کہتی ہے کہ اس میں لیڈی کلارک کا کوئی قصور نہیں۔"

اس نے تھوڑی دیر تک توقف کیا پھر بولا۔

"بہرحال مسٹر پوئرو میں چاہتا ہوں کہ اس صورتِ حال کی موجودگی میں آپ کوئی غلط تاثر نہ لے لیں۔ یہ محض ایک دماغی مریض عورت کے خیالات ہیں ـــــــ اور یہ دیکھئے۔"

اس نے اپنی جیب میں سے ایک کاغذ نکالا۔ "یہ میرے آنجہانی بھائی کا ایک خط ہے جو انہوں نے مجھے اُس وقت بھیجا، جب میں ملایا میں تھا ـــــــ میں چاہتا ہوں کہ آپ پڑھ لیں تاکہ آپ کو علم ہو جائے کہ میرے آنجہانی بھائی اور تھوراگرے میں کیسے تعلقات تھے۔"

پوئرو نے خط اُس سے لے لیا۔ فرینکلن کلارک اس کے ساتھ لگ کر کھڑا ہو گیا اور اپنی انگلی

سے خط کے ایک اقتباس کی جانب اشارہ کر کے اونچی آواز سے پڑھنے لگا۔

یہاں حالات بدستور معمول پر ہیں۔ لیڈی کلارک کو پہلے سے آرام ہے۔ تمہیں تھوراگرے تو یاد ہوگی؟ اور میں بتا نہیں سکتا کہ وہ لڑکی میرے لئے کتنی مفید اور آرام دہ ثابت ہوئی ہے۔ میرے ذوقِ نوادرات میں اس کی دلچسپی مجھ سے زیادہ ہے۔ اور بلاشبہ میں خوش نصیب ہوں کہ ایسی سیکرٹری مجھے ملی اور میں سمجھتا ہوں کہ میری اپنی بیٹی بھی مجھے ایسی خوشی اور آرام نہ پہنچا سکتی جو تھوراگرے کی بدولت مجھ کو حاصل ہے۔ اس کی گزشتہ زندگی مصائب و مشکلات سے بھرپور رہی ہے، لیکن میں اب مطمئن ہوں کہ یہاں اُسے اپنا گھر اور سچی محبت دستیاب ہوگئی ہے۔"

"دیکھا آپ نے میرا بھائی تھوراگرے کے بارے میں کیا رائے رکھتا تھا؟" فرینکلن نے کہا۔ "وہ اُسے اپنی بیٹی کے برابر سمجھتا تھا اور یہ کتنی بڑی ناانصافی ہے کہ بھائی کے مرتے ہی مس گرے کو گھر سے نکال دیا جائے۔ مسٹر پوئرو بعض عورتیں واقعی شیطان صفت ہوتی ہیں۔"

"بہرحال یہ یاد رکھیے کہ آپ کی بھابی ایک مریض ہیں۔" پوئرو نے جواب دیا۔

"جی ہاں اسی سبب سے میں اب تک خاموش ہوں۔ اور اسی خیال سے میں نے آپ کو یہ خط دکھانا ضروری خیال کیا۔ میں نہیں چاہتا کہ تھوراگرے کے بارے میں لیڈی کلارک کی کسی بات سے آپ کوئی غلط تاثر لے لیں۔"

"میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ میں کبھی کسی کے کہنے پر غلط تاثر نہیں لیا کرتا، بلکہ میں پہلے خود فیصلہ کرتا ہوں۔"

"خیر ——" کلارک نے خط جیب میں ڈالتے ہوئے کہا۔ "میں خوش ہوں کہ یہ خط میں نے آپ کو دکھایا۔ لیجیے خواتین آگئیں، اب ہمیں چلنا چاہیے۔"

جونہی ہم سب کمرے سے باہر نکلے۔ پوئرو نے مجھے آواز دے کر بلایا۔

"گویا تم اس مہم کے ساتھ جانے کا پکا ارادہ رکھتے ہو ہاسٹنگ؟"

"ہاں ہاں ——— کیا میں یہاں اکیلا مکھیاں ماروں گا؟"

"جیسا کہ تم نے کہا تھا تمہیں کسی لڑکی کے ساتھ شامل کر دیا جائے۔ اب بتاؤ تم ان میں سے کس کے محافظ بننا چاہتے ہو؟"

"اوہ ——— میں نے تو اس پر غور ہی نہیں کیا۔"

"مس برنارڈ کے متعلق کیا خیال ہے؟"

"میرا خیال ہے وہ شاید اسے پسند نہ کرے کیونکہ وہ آزاد قسم کی لڑکی ہے۔"

"اور مس گرے؟"

"ہاں ——— وہ بہتر رہے گی۔"

اس جواب پر پوئرو ہنس پڑا اور میں خواہ مخواہ شرمندہ ہو گیا۔ وہ بولا۔

"افسوس ہے کہ تم ابھی تک حسین لڑکیوں پر جان دیتے ہو ——— بہرحال میں یہ تجویز پیش کرتا ہوں کہ تم میری ڈروور کے ساتھ رہو گے ——— اور خبردار اُسے ایک لمحے کے لئے بھی تنہا نہ چھوڑنا ———"

"لیکن ——— کیوں؟" میں نے حیرت سے پوچھا۔

"میرے عزیز دوست اس لئے کہ اس کا نام ڈی (د) سے شروع ہوتا ہے ——— ہمیں احتیاط کو ہاتھ سے نہ دینا چاہیے۔"

یہ سنتے ہی میرا دل دھڑکنے لگا ——— اور میں چند سیکنڈ تک بے حس و حرکت کھڑا پوئرو کی صورت تکتا رہا۔

"جاؤ ہاسٹنگ دیر نہ کرو ـــــــــــ میری ڈروور کو تنہا نہ چھوڑنا۔"

میں نے اُسے یقین دلایا کہ میں سائے کی طرح اس کے ساتھ ساتھ رہوں گا اور پوئرو کو وہیں کمرے میں چھوڑ کر میں باہر بھاگا۔

چوتھا قتل

ریگل سینما میں کیتھرائن رائل کی مشہور فلم "ناٹ اے سپارو" (NOT A SPARROW) چل رہی تھی اور مسٹر لیڈ بیٹر اپنی پسندیدہ ہیروئن کی فلم انتہائی انہماک سے دیکھ رہے تھے۔ فلم ختم ہونے میں چند منٹ باقی تھے کہ ان کے برابر کی سیٹ سے ایک شخص اُٹھ کر دروازے کی جانب لپکا، لیکن اس نے اچانک ٹھوکر کھائی اور اس کی ہیٹ اگلی سیٹ پر گر گئی ـــــ اور اس شخص نے آگے جُھک کر اپنی ہیٹ اُٹھالی۔

مسٹر لیڈ بیٹر کو اس شخص کا اس طرح اٹھنا سخت ناگوار گذرا ـــــ وہ اپنے دل میں کہنے لگے کیسے بدتمیز لوگ ہیں چند منٹ اور انتظار نہیں کر سکتے۔ اس اثنار میں وہ شخص سیٹوں کی قطار سے گزر کر دروازے سے باہر جا چکا تھا ـــــ تین منٹ بعد ہی فلم ختم ہو گئی اور ہال میں قمقمے روشن ہو گئے۔ اور مسٹر لیڈ بیٹر آہستہ سے اُٹھ کھڑے ہوئے۔ انہوں نے سینما ہال میں ایک گھومتی ہوئی نگاہ ڈالی اور دل میں کہا ظاہر ہے آج تو سینما ہال خالی ہی رہا ہوگا۔ سب لوگ تو ریس کورس گئے ہوں گے

ہر شخص تیزی سے دروازے کی جانب جا رہا تھا۔ مسٹر لیڈ بیٹر نے بھی چلنے کی تیاری کی اور پھر انہوں نے دیکھا کہ ان کے سامنے والی سیٹ پر ایک شخص سو رہا ہے ——— یہ دیکھ کر مسٹر لیڈ بیٹر کو بڑا تاؤ آیا کہ ایسی شاندار فلم کے دوران بھی بعض احمق ہال میں سو جاتے ہیں ——— سوئے شخص کی ٹانگیں آگے کو پھیلی ہوئی تھیں اور لوگ اُسے پھاند پھاند کر آگے گذر رہے تھے۔

——— ایک شخص نے آگے بڑھ کر سوئے ہوئے آدمی کے کندھے پر ہاتھ رکھ کر اُسے ہلایا۔

"اے صاحب ——— معاف کیجئے ——— فلم ختم ہو گئی ———

مسٹر لیڈ بیٹر نے دروازے پر پہنچ کر ایک مرتبہ پھر مُڑ کر دیکھا ——— سوئے ہوئے آدمی کے گرد چند آدمی اکٹھے ہو گئے ——— انہوں نے سوچا ضرور وہ شخص شراب کے نشے میں مدہوش پڑا ہے ——— انہوں نے ایک لحظہ تامل کیا اور ہال سے باہر نکل گئے۔

سینما ہال میں چوکیدار کہہ رہا تھا۔ "آپ نے ٹھیک کہا تھا صاحب ——— وہ بیمار معلوم ہوتا ہے ——— ارے کیا معاملہ ہے جناب؟"

ایک اور شخص نے نوجوان کے سر پر ہاتھ رکھا اور فوراً ہی چلاّتے ہوئے ہٹا لیا۔ اس کا ہاتھ سُرخ ہو رہا تھا۔

"خون ———"

یہ سُن کر سراسیمگی پھیل گئی۔ دفعتاً چوکیدار کی نظر پیلے رنگ کی ایک چیز پر پڑی جو سیٹ کے عین نیچے پڑی تھی۔ اس نے ہاتھ بڑھا کر اسے اُٹھا لیا۔

"خدا رحم کرے ———" وہ چلّایا ——— "یہ تو لے، بی، سی ریلوے گائیڈ ہے۔"

الیگزنڈر بونا پارٹ کسٹ ریگل سینما سے باہر آیا اور آسمان کی طرف دیکھا ـــــ کیسی سہانی شام ہے ـــــ کیسی سہانی شام ہے ـــــ اس نے دل میں کہا اور پھر وہ آپ ہی آپ مسکراتا ہوا بلیک سوان ہوٹل میں داخل ہوا جہاں وہ ٹھہرا ہوا تھا۔ دوسری منزل پر اس کا کمرہ تھا۔ کمرے میں داخل ہوتے ہی وہ عجیب انداز میں ہنسا۔ کوٹ کی آستین پر کف کے پاس ہی ایک دھبا نظر آیا۔ اس نے اسے چھوا تو وہ گیلا تھا ـــــ سُرخ ـــــ خون۔ پھر اس کا ہاتھ جیب میں گیا اور کوئی چیز باہر نکالی ـــــ ایک پتلا سا لمبا چمکدار چاقو ـــــ اور چاقو کا پھل بھی خون سے سُرخ ہو رہا تھا۔

وہ بڑی دیر تک کرسی میں گم سُم بیٹھا رہا ـــــ اور کبھی کبھار وہ سہمے ہوئے انداز میں چاروں طرف دیکھتا تھا۔ اس کی زبان بار بار خشک ہونٹوں پر پھرتی تھی۔

"یہ میری غلطی نہیں ہے۔" اس نے کہا ـــــ اس کے لہجے سے یوں معلوم ہوتا تھا جیسے وہ کسی شخص سے بحث کر رہا ہو یا کوئی بچہ اپنے ماسٹر کے سامنے دلیل دے رہا ہو ـــــ دوبارہ اس نے اپنے ہونٹوں پر زبان پھیری ـــــ اور پھر اس نے کوٹ کی آستین پر دھبے کو ہاتھ لگایا ـــــ اور پھر اُس کی نظریں کمرے کے اُس گوشے پر گئیں جہاں منہ ہاتھ دھونے کی چلمچی رکھی تھی۔ ایک منٹ بعد ہی جگ میں رکھا ہوا پانی چلمچی میں اُلٹ رہا تھا۔ اپنا کوٹ اُتار کر اس نے نہایت احتیاط سے خون کا دھبا صاف کیا اور آستین کو نچوڑا۔ اُف پانی کا رنگ بالکل سُرخ ہو گیا تھا۔

دروازے پر ہلکی سی دستک ہوئی۔

اور وہ بے جان مورتی کی طرح دروازے کو گھورنے لگا۔

دروازہ کھلا ـــــ اور ایک موٹی تازی لڑکی پانی کا جگ ہاتھ میں لئے

کمرے میں داخل ہوئی۔

"اوہ ـــــــ معاف کیجئے صاحب، یہ ہے آپ کا گرم پانی صاحب۔"

اس نے بڑی مشکل سے یہ فقرہ کہا۔

"شکریہ ـــــــ میں ٹھنڈے پانی سے ہاتھ دھو چکا ہوں ـــــ"

لڑکی کی نظریں فوراً چھری پر پڑیں ـــــ مسٹر کسٹ نے بوکھلا کر کہا۔

"مجھے ـــــ میرا ـــــ میں نے اپنا ہاتھ کاٹ لیا ـــــ" چند سیکنڈ تک دونوں خاموش رہے۔ آخر لڑکی بولی ـــــ "ہاں ـــــ صاحب ـــــ"

اور پھر وہ دروازہ بند کرتی ہوئی باہر چلی گئی۔ اور کسٹ پتھر کی طرح وہیں کھڑا رہا۔

آخر کار یہ وقت آ ہی گیا ـــــ وہ کان لگائے کچھ سننے کی کوشش کرتا رہا۔ کیا یہ آوازیں اُن آدمیوں کی ہیں جو سیڑھیاں چڑھ کر یہاں آ رہے ہیں ـــــ ؟ اُسے کوئی آواز نہ سنائی دیتی تھی؛ البتہ اس کا دل زور زور سے دھڑک رہا تھا۔

دفعتاً اس بے جان مورتی میں زندگی اور حرکت کے آثار نمودار ہوئے۔ اس نے پھرتی سے اپنا کوٹ پہنا۔ آہستہ سے دروازہ کھولا اور پنجوں کے بل چلتا ہوا سیڑھیاں اُترنے لگا ـــــ ابھی تک کوئی نہیں آیا ـــــ سیڑھیوں کے کنارے پر وہ رُکا ـــــ کس طرف سے؟ اس نے جلدی سے اپنے دل میں کوئی فیصلہ کیا ـــــ اور تیزی سے چلتا ہوا اس دروازے تک گیا جو میدان میں کھلتا ہے اور باہر نکل گیا۔ میدان میں چند موٹر ڈرائیور گھوڑ دوڑ میں جیتنے اور ہارنے والوں کے متعلق بحث کرنے میں مصروف تھے ـــــ کسٹ نے جلدی سے میدان عبور کیا اور بازار میں پہنچ گیا۔ اور دائیں بائیں گلیاں گھومتا ہوا چلنے لگا۔

کیا اسٹیشن پر جانے کا خطرہ مول لیا جائے؟

ہاں ـــــــ اسٹیشن پر بے شمار لوگوں کا ہجوم ہوگا ـــــــ اسپیشل ٹرینیں ـــــــ اور اگر قسمت نے یاوری کی تو وہ محفوظ رہے گا ـــــــ کاش قسمت اس کے ساتھ ہو۔

انسپکٹر کرام مسٹر لیڈ بیٹر کی رام کہانی سننے میں مصروف تھا۔

"ارے انسپکٹر صاحب، میں آپ سے کیا عرض کروں۔ خدا کی پناہ جب بھی اس کے متعلق سوچتا ہوں تو حرکتِ قلب بند ہوتی محسوس ہوتی ہے۔ تمام فلم کے دوران وہ شخص میرے برابر کی سیٹ پر بیٹھا رہا ـــــــ"

"آپ صاف صاف بات بتایئے نا؟ فلم کے اختتام پر یہ شخص اُٹھ کر دروازے تک گیا تھا؟"

"جی نہیں چند منٹ پہلے۔"

"اور جب یہ آپ کے قریب سے گزرا تو لڑکھڑایا تھا؟"

"جی ہاں، بلکہ وہ جان بوجھ کر لڑکھڑایا تھا ـــــــ میں اب سمجھ گیا ہوں ـــــــ پھر وہ اگلی سیٹ پر سے اپنی ہیٹ اُٹھانے کے لئے جھکا ـــــــ اور جبھی اُس غریب آدمی کے چاقو گھونپا ہوگا ـــــــ"

"آپ نے کسی قسم کی کوئی آواز، چیخنے یا چلّانے کی نہیں سُنی؟"

"جی نہیں۔ میں فلم دیکھنے میں محو تھا۔ دراصل کیتھرائن رائن ـــــــ"

"اور پھر وہ باہر چلا گیا؟"

"جی ہاں ـــــــ"

"آپ اس کا حلیہ بیان کر سکتے ہیں ؟"

"جناب عالی وہ بڑا صحت مند اور قد آور شخص تھا ـــــ بالکل دیو زاد ـــــ کم از کم چھ فٹ اونچا اور میرا خیال ہے گنجا بھی تھا ـــــ"

"کیا وہ لنگڑا کر تو نہیں چلتا تھا ؟" انسپکٹر نے دریافت کیا۔

"ہاں ـــــ ہاں ـــــ اب آپ نے کہا تو مجھے یاد آتا ہے کہ وہ لنگڑا کر چلتا تھا ـــــ"

"اور فلم شروع ہونے سے قبل وہ اپنی نشست پر بیٹھا تھا ؟"

"جی نہیں ـــــ کھیل شروع ہونے کے بعد وہ ہال میں آیا تھا۔"

انسپکٹر کرام نے اثبات میں سر ہلایا اور مسٹر لیڈ بیٹر کی جانب سے اس بیان پر دستخط کرانے کے بعد انہیں چھٹی دے دی ـــــ پھر اس نے قریب بیٹھے ہوئے کرنل انڈرسن سے کہا۔ "اب سنیما کے چوکیدار کی بات بھی سن لی جائے۔"

چوکیدار حجیمن نے کمرے میں آکر فوجی انداز میں سیلوٹ کیا ـــــ اس کی نگاہیں کرنل انڈرسن کے چہرے پر جمی ہوئی تھیں۔

"ہاں بھئی، اب تم بتاؤ تمہیں کیا علم ہے ؟" انسپکٹر نے پوچھا۔

"جناب عالی یہ فلم ختم ہونے کے بعد کا واقعہ ہے ـــــ مجھے بتایا گیا کہ ایک شخص کی اچانک طبیعت خراب ہو گئی ہے۔ وہ شخص جناب دو روپے چار آنے والے درجے میں تھا ـــــ اور اپنی کرسی میں سویا ہوا نظر آتا تھا جناب ـــــ اور کئی آدمی اس کے پاس کھڑے تھے۔ اُن میں سے ایک آدمی نے اس کے سر پر ہاتھ رکھا تو اس کے کوٹ کی آستین پر خون کا داغ لگ گیا جناب ـــــ تب یہ بات صاف ہو گئی کہ وہ شخص مر چکا ہے اور اس کی گردن میں چاقو گھونپ

دیا گیا تھا جناب ——— پھر جناب میں نے سیٹ کے نیچے اے، بی، سی ریلوے گائیڈ پائی۔ اور میں نے کسی چیز کو قطعاً ہاتھ نہیں لگایا بلکہ فوراً ہی پولیس کو اطلاع دے دی تھی جناب کہ ایک حادثہ برپا ہو گیا ہے ———"

"تم نے بہت اچھا کیا جیمن۔ اچھا یہ بتاؤ کیا تم نے دو روپے چار آنے والے درجے سے کسی شخص کو فلم ختم ہونے سے چند منٹ پہلے تو باہر جاتے نہیں دیکھا؟"

"بہت سے لوگ گئے تھے جناب۔"

"اُن میں سے کسی کا حلیہ یاد ہے تمہیں؟"

"افسوس کے ساتھ عرض کرتا ہوں کہ نہیں ——— اُن میں سے دو صاحبان تو میرے جاننے والے تھے۔ ایک صاحب کے ہمراہ اُن کی لیڈی تھیں اور باقی کو میں نہیں دیکھ سکا۔"

"اچھا خیر اب تم جا سکتے ہو۔" انسپکٹر نے کہا۔

چوکیدار نے سیلوٹ مارا اور چلا گیا ——— اس کے جاتے ہی ایک پولیس کانسٹیبل نے کمرے میں آکر کہا۔

"جناب! مسٹر ہرکول پوئرو اور اُن کے ہمراہ ایک صاحب تشریف لائے ہیں۔"

انسپکٹر کرام کی پیشانی پر ناراضگی کی شکنیں نمودار ہوئیں اور وہ تند لہجے میں بولا۔

"بلا لو اُنہیں۔"

ڈونکاسٹر کی واردات

پوئرو کے پیچھے آتے ہوئے میں نے انسپکٹر کے منہ سے نکلے ہوئے یہ دُرشت الفاظ سُن لئے تھے۔

انسپکٹر گرام اور چیف کانسٹیبل کرنل اینڈرسن دونوں کے چہرے پژمُردہ اور فکرمند نظر آتے تھے۔ اینڈرسن نے سر کے اشارے سے ہمارا خیر مقدم کیا۔

"اچھا ہوا مسٹر پوئرو آپ آ گئے۔" اس نے شگفتہ لہجے میں کہا اور مجھے احساس ہوا کہ اس نے اندازہ لگا لیا ہے کہ انسپکٹر گرام کے الفاظ ہمارے کانوں تک پہنچ گئے ہیں۔

"دیکھ لیجئے اب پھر ہم ایک نئی مصیبت میں گرفتار ہیں۔"

"اے، بی، سی کی ایک اور واردات؟"

"جی ہاں ——— خُدا اسے غارت کرے۔ ایک شخص کی گردن میں چھُرا گھونپا گیا ہے۔"

"آہ، اِس بار اُس نے چھُرا استعمال کیا؟"

"جی ہاں ـــــ مجرم نے ہر جگہ مختلف طریقے استعمال کئے ہیں ـــــ پہلا طریقہ سر پر ضرب لگانے کا، دوسرا گلے میں پھندا ڈالنے کا اور تیسرا طریقہ چھرا گھونپنے کا ـــــ لیجئے یہ میڈیکل رپورٹ ہے۔ شاید آپ اسے دیکھنا پسند کریں۔"

اس نے پوئرو کی جانب چند کاغذات بڑھا دیے۔

"اور اے، بی، سی ریلوے گائیڈ مقتول کے پیروں تلے نشست کے قریب پڑی پائی گئی ہے۔" اینڈرسن نے مزید بتایا۔

"مقتول کو شناخت کر لیا گیا ہے؟" پوئرو نے دریافت کیا۔

"ہاں ـــــ اور اس مرتبہ اے، بی، سی نے غلط آدمی کو مارا ہے ـــــ کیونکہ مقتول کا نام جارج ایرل فیلڈ ہے اور پیشے کے اعتبار سے "حجام" تھا۔

"فرمایئے کیا میں دوسرے گواہ کو اندر بلا لوں۔" انسپکٹر نے پوچھا۔ "وہ گھر جانے کے لئے بے تاب ہے۔"

"ہاں۔ ہاں ـــــ بلاؤ ـــــ"

چند منٹ بعد ایک ادھیڑ عمر کا شخص کمرے میں داخل ہوا اور جب وہ بولا تو اس کی آواز میں ہلکا سا ارتعاش موجود تھا۔

"خدا رحم کرے ـــــ میں نے کبھی اپنی عمر میں ایسا بھیانک حادثہ نہیں دیکھا۔ وہ بولا۔ اور صاحب میں پہلے ہی اختلاجِ قلب کا پرانا مریض ہوں ـــــ تعجب ہے کہ میرا وہیں ہارٹ فیل کیوں نہ ہوا۔"

"شکر ہے نہیں ہوا۔ اب آپ اپنا نام بتایئے؟" انسپکٹر نے تلخی سے کہا۔

"ڈانز ـــــ رودجر عمانویل ڈانز۔ یہ میرا پورا نام ہے۔"

"پیشہ؟"

"میں ہائی سکول فیلڈ آف بوائز میں ماسٹر ہوں۔"

"اچھا مسٹر ڈانز آپ اپنے الفاظ میں اس حادثے کی کُل رُوداد بیان فرمایئے۔"

"میں آپ کو تفصیل سے کچھ نہیں بتا سکوں گا۔ بہرحال واقعہ یہ ہے کہ فلم کے اختتام پر میں اپنی نشست سے اُٹھا تو میں نے دیکھا کہ میرے بائیں ہاتھ والی نشست خالی تھی، لیکن اس سے پچھلی نشست پر ایک شخص کو میں نے سویا ہوا پایا۔ اس کی ٹانگیں آگے کو پھیلی ہوئی تھیں۔ اس لئے میں نے مناسب سمجھا کہ اسے جگا کر خبردار کر دوں، چنانچہ میں نے نرمی سے اس کا کندھا ہلا کر اس سے درخواست کی کہ بھائی جان اُٹھیے فلم ختم ہو چکی ہے، لیکن وہ بدستور سویا رہا۔ پھر میں نے اُسے اور زور سے ہلایا اور پھر اس کا سر آگے کی جانب ڈھلک گیا اور مجھے محسوس ہوا کہ یا تو وہ اچانک بیمار ہو گیا ہے یا بے ہوش ہے۔ میں نے بلند آواز سے پکار کر کہا۔ "یہ شخص بیمار ہو گیا ہے۔ چوکیدار کو بھیج دیا جائے۔" چوکیدار آیا اور جب میں نے اس شخص کے کندھے سے ہاتھ ہٹایا تو مجھے اپنا ہاتھ گیلا گیلا سا محسوس ہوا۔ میں نے غور سے دیکھا تو میرے ہاتھ پر خون لگا ہوا تھا ——— تب میں سمجھا کہ اس شخص کی گردن میں چھرا گھونپا گیا ہے اور عین اُسی وقت چوکیدار نے اے بی سی ریلوے گائیڈ وہاں پڑی پائی ——— توبہ توبہ اب بھی مجھے اس کا خیال آتا ہے تو خوف سے رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں۔"

میں نے دیکھا کہ کرنل انڈرسن نہایت پُرتجسس انداز میں مسٹر ڈانز کی طرف دیکھ رہا تھا پھر وہ بولا۔

"مسٹر ڈانز! کیا آپ یہ سمجھتے ہیں کہ آپ نہایت خوش نصیب آدمی ہیں؟"

"ہاں صاحب سمجھتا تو ہوں لیکن کچھ زیادہ نہیں۔"

"آہ ـــــ آپ میرے کہنے کا مطلب نہیں سمجھے۔ آپ مقتول شخص سے دو نشستوں کے فاصلے پر بیٹھے ہوئے تھے۔ یہی کہا نا آپ نے؟"

"جی ہاں ـــــ بلکہ یوں کہیئے کہ پہلے تو میں مقتول شخص کے ساتھ والی نشست پر ہی بیٹھا ہوا تھا ـــــ اور پھر میں وہاں سے اُٹھ کر اس سے اگلی نشست پر بیٹھ گیا۔"

"ہوں ـــــ آپ کا قد اور جسامت مقتول کے جسم اور قد کے تقریباً برابر ہی ہے ـــــ اور مقتول کی طرح آپ نے بھی اپنی گردن کے گرد رومال لپیٹا ہوا تھا؟"

"ہاں صاحب، ٹھیک ہے لیکن میں یہ سمجھنے سے قاصر ہوں۔ ـــــ"

"بندۂ خدا میں یہی تو کہہ رہا ہوں کہ آپ نہایت خوش نصیب شخص ہیں۔" کرنل اینڈرسن نے اس کی بات کاٹ کر کہا۔ "قاتل تمہارا تعاقب کرتا ہوا جب سینما ہال میں آیا تو کسی نہ کسی طرح تمہارے دھوکے میں اس نے غلط گردن میں چاقو گھونپ دیا۔ ورنہ مسٹر ڈانز میرا یہ خیال ہے کہ وہ چاقو آپ کے لئے ہی تھا۔"

مسٹر ڈانز اب تک کھڑا ہو کر بیان دے رہا تھا ـــــ کرنل اینڈرسن کے یہ الفاظ سن کر یکدم اس کا چہرہ ہلدی کی طرح زرد پڑ گیا اور وہ دھم سے کرسی میں گر پڑا۔

"پانی ـــــ خدا کے واسطے مجھے پانی پلاؤ۔" اس نے لرزتی آواز میں کہا۔

پانی کا گلاس منگوایا گیا اور اس نے بے تابی سے ایک ہی سانس میں گلاس ختم کر ڈالا۔

"میرے لئے؟" اس نے کہا۔ "کیوں میرے لئے کیوں؟"

"اس لئے کہ آپ کا نام ڈی (د) سے شروع ہوتا ہے۔" انسپکٹر نے جواب دیا۔

"گویا آپ کے کہنے کا مطلب یہ ہے کہ وہ ـــــ یعنی وہ جنونی قاتل مجھے ہلاک کرنے

کی نیت سے سینما ہال تک پہنچا تھا؟"

"جی ہاں یہی بات ہوگی۔"

"مگر خدا کے لئے یہ تو بتاؤ آخر کیوں؟" اسکول ماسٹر نے چلا کر پوچھا۔

"کوئی پاگل اپنی کسی حرکت کے لئے وجہ کا متلاشی نہیں ہوتا مسٹر ڈانز۔"

"خدا مجھ پر رحم کرے۔" مسٹر ڈانز نے اپنے سینے پر جلدی سے صلیب کا نشان بنایا۔ پھر وہ اُٹھا اور بولا۔

"اچھا اب مجھے گھر جانے کی اجازت دے دیجئے۔ میرا دل دھڑک رہا ہے۔"

چنانچہ اُسے جانے کی اجازت دے دی گئی۔ جب وہ چلا گیا تو انسپکٹر کہنے لگا۔

"مسٹر ڈانز کے گھر کی نگرانی کی جا رہی ہے۔"

"اوہو کیا آپ کا یہ خیال ہے کہ جب اے، بی، سی کو اپنی غلطی کا علم ہوگا تو وہ ایک مرتبہ پھر مسٹر ڈانز پر حملہ کر دے گا؟" پوئرو نے کہا۔

"بے شک ایسا ممکن ہے۔" کرنل اینڈرسن نے جواب دیا۔ "اے، بی، سی کے پروگرام کے مطابق عمل نہ ہو تو اُسے بڑی ذہنی کوفت ہوگی۔"

پوئرو نے پُرفکر انداز میں اپنا سر ہلایا۔

"کاش ہمیں مجرم کے صحیح حلیے ہی کا علم ہو جاتا۔" اینڈرسن بولا۔ "ہم ابھی تک اوّل و آخر اندھیرے میں ہیں۔"

وہ بھی عنقریب معلوم ہو جائے گا۔" پوئرو نے کہا۔

"خدا آپ کی زبان مبارک کرے۔"

"بس ذرا صبر سے کام لیجئے۔" پوئرو نے مزید کہا۔

"مسٹر پوئرو آپ کو اپنے الفاظ پر بہت اعتماد ہے؟"

"ہاں کرنل اینڈرسن! ابھی تو قاتل نے ایک ہی غلطی کی ہے، لیکن جلد ہی وہ ایک اور کرنے پر مجبور ہے۔"

چیف کانسٹیبل اس موضوع پر بحث کا آغاز کرنے ہی والا تھا کہ ایک سپاہی نے مداخلت کی ——

"جناب عالی، بلیک سوان ہوٹل کے منیجر مسٹر بال ایک لڑکی کے ہمراہ آئے ہیں اور آپ سے کچھ کہنا چاہتے ہیں۔"

"انہیں فوراً یہاں لے آؤ۔ جلدی لے آؤ۔" انسپکٹر نے بے صبری سے کہا۔

چند لمحے بعد مسٹر بال ایک موٹی سی لڑکی کے ہمراہ کمرے میں داخل ہوئے۔ لڑکی کے چہرے پر جوش و اضطراب کی گہری سُرخی دوڑ رہی تھی ——

"مجھے اُمید ہے کہ میں آپ کا قیمتی وقت ضائع نہ کروں گا۔" مسٹر بال نے اپنی آہستہ مگر بھاری آواز میں کہا۔ "میرے ہمراہ یہ لڑکی آئی ہے جو آپ کو چند مفید باتیں بتا سکے گی ——"

"لڑکی کیا نام ہے تمہارا؟" کرنل اینڈرسن نے دریافت کیا۔

"میری۔ جناب —— ! میری سٹروڈ ——"

"اچھا تو میری بتاؤ تم کیا کہنا چاہتی ہو؟"

میری نے اپنے مالک کی جانب استفہامیہ نظروں سے دیکھا۔

"جناب اس لڑکی کے فرائض میں یہ داخل ہے کہ وہ مہمانوں کے کمرے میں گرم پانی لے جائے۔" مسٹر بال کہنے لگے۔ "اس وقت ہماری سرائے میں نصف درجن کے قریب مسافر ٹھہرے ہوئے ہیں۔ چند ریس کھیلنے کے لئے آئے ہیں اور چند تجارتی اغراض کے لئے۔"

"ہاں ـــــــ ہاں ـــــــ" اینڈرسن نے بے صبری سے کہا۔
"مسٹر بال لڑکی سے مخاطب ہو کر کہنے لگے۔" "لو اب تم انہیں سب بات بتا دو۔ ڈرو مت۔"

"لڑکی نے آہستہ آہستہ ناک میں بولتے ہوئے کہنا شروع کیا۔
"میں نے دروازے پر دستک دی اور جب کوئی جواب نہ ملا تو میں کمرے میں چلی گئی۔ ورنہ میری عادت ایسی نہیں کہ بلا اجازت لئے مہمانوں کے میں چلی جاؤں ـــــــ اور صاحب جب میں کمرے میں گئی تو وہ چلمچی کے پاس کھڑا اپنے ہاتھ دھو رہا تھا۔"
وہ رُک گئی اور گہرے سانس لینے لگی۔
"ہاں۔ ہاں لڑکی بولو پھر کیا ہوا؟" اینڈرسن نے کہا۔
"پھر جناب میں نے اُسے کہا" صاحب یہ آپ کا گرم پانی ہے' اور میں نے پہلے دروازے پر دستک دی تھی، لیکن وہ بولا میں نے تو ٹھنڈے پانی سے ہی ہاتھ دھوئے ہیں، پھر صاحب میں نے قدرتی طور پر چلمچی کی جانب دیکھا اور ـــــــ خدا رحم کرے صاحب وہ سُرخ ہو رہی تھی۔"
"سُرخ؟" اینڈرسن نے تیز لہجے میں کہا۔
مسٹر بال نے اب اپنی باری سمجھتے ہوئے کہا ـــــــ "لڑکی نے مجھے بتایا کہ اُس شخص نے اپنا کوٹ اُتار رکھا تھا اور کوٹ کی آستین دھو رہا تھا اور آستین پر خون ہی خون جما ہوا تھا۔ یہی کہا تھا نا تم نے میری؟"
"ہاں ـــــــ جناب، یہی بات تھی۔" پھر وہ کہنے لگی۔
"اے صاحب اُس کا چہرہ بڑا بھیانک لگ رہا تھا ـــــــ مجھے تو کپکپی چھوٹ گئی تھی۔"

"یہ کب کا ذکر ہے؟" اینڈرسن نے اُسی تند لہجے میں سوال کیا۔

"ار ـــــ جہاں تک مجھے یاد آتا ہے شاید سوا پانچ بجے کا وقت تھا۔"

"گویا اب سے تین گھنٹے پیشتر ـــــ" اینڈرسن نے گرج کر کہا۔ "تم لوگ فوراً ہی یہاں کیوں نہ آئے؟"

"جنابِ عالی ہمیں تو خود اب علم ہوا ہے کہ سینما ہال میں کوئی خون ہو گیا ہے۔" مسٹر بال نے کہا۔ "اور تب لڑکی کو یاد آیا کہ اس نے فلاں مسافر کے کمرے میں چھپکی کے اندر خون دیکھا تھا ـــــ پھر میں نے لڑکی سے سب قصہ سنا ـــــ میں اس کی تحقیق کے لئے خود اُس کمرے میں گیا، لیکن کمرہ خالی پڑا تھا۔ میں نے باہر میدان میں کھیلنے والے بچوں سے دریافت کیا تو انہوں نے بتایا کہ اس حلیے کا ایک شخص یہاں سے گزرا تھا۔ پس میں فوراً میری کو ساتھ لے کر یہاں حاضر ہو گیا۔"

انسپکٹر کرام نے ایک لمبا کاغذ اس کی جانب بڑھا کر کہا۔

"اس شخص کا مکمل حلیہ، جہاں تک آپ کو یاد آتا ہے، فوراً لکھ دیجئے۔"

"درمیانے قد کا شخص تھا جناب" میری نے کہا۔ "جھکی ہوئی کمر اور آنکھوں پر موٹے شیشوں کی عینک۔"

"اور لباس؟"

"سیاہ رنگ کا بوسیدہ کوٹ پہنے ہوئے تھا ـــــ اور ہمبرگ کی ہیٹ۔"

حلیے میں وہ اس سے زیادہ کچھ اضافہ نہ کر سکے اور دو سپاہیوں کے ہمراہ انہیں بلیک سوان کی سرائے میں بھیج گیا ـــــ انسپکٹر کرام نے یہ بھی معلوم کر لیا تھا کہ جب وہ شخص سرائے سے باہر نکلا تھا تو اس کے ہاتھ میں کوئی بیگ یا سوٹ کیس نہیں تھا۔ فوراً ٹیلی فون اور تاروں کے ذریعے تمام پولیس اسٹیشنوں کو اس حلیے سے خبردار کر دیا گیا۔ اس کے باوجود انسپکٹر کرام اور کرنل اینڈرسن کو

کامیابی کی بہت کم توقع تھی۔

دس منٹ بعد ہی ایک سرجنٹ کمرے میں داخل ہوا۔

"میں سرائے کار جبڑے آیا ہوں جناب، یہ دیکھئے اس میں اس کے دستخط موجود ہیں۔"

ہم سب دستخط دیکھنے کے لئے ایک ساتھ جھکے ——— دستخط نہایت باریک اور پیچیدہ تھا اور اسے پڑھنا محال تھا۔

"اے، بی، کیس (CASE) ——— ہے یا کیش (CASH)؟ اینڈرسن نے کہا۔

"اے، بی، سی" انسپکٹر کرام نے مطلب سمجھتے ہوئے کہا۔

"اس کا سامان کہاں ہے؟" اینڈرسن نے سرجنٹ سے دریافت کیا۔

"صرف ایک بڑا سا سوٹ کیس ہی ملا ہے جناب، جس میں کارڈبورڈ کے چھوٹے چھوٹے بہت سے ڈبے بھرے ہوئے تھے۔"

"ڈبے؟ اُن میں کیا تھا؟"

"جراہیں جناب، ریشمی جرابیں۔"

انسپکٹر کرام پوئرو کی جانب پلٹا۔ "مسٹر پوئرو مبارک باد قبول کیجئے، آپ کا اندازہ صحیح نکلا۔"

ٹام ہارٹیگن کا بیان

انسپکٹر گرام اسکاٹ لینڈ یارڈ میں اپنے دفتر میں بیٹھا ہوا تھا کہ فون کی گھنٹی بجی۔ اس نے ریسیور اُٹھایا۔

"میں جیکب بول رہا ہوں جناب ـــــ ایک نوجوان آیا ہے اور اس نے جو داستان مجھے سنائی ہے میرا خیال ہے وہ آپ بھی سن لیجیے۔"

انسپکٹر گرام نے ایک سرد آہ بھر کر جواب دیا۔ "اُسے میرے پاس بھیج دو۔"

چند منٹ بعد دروازے پر ہلکی سی دستک سنائی دی اور سرجنٹ جیکب ایک طویل القامت خوب صورت جوان کے ساتھ کمرے میں داخل ہوا۔

"ان کا نام مسٹر ٹام ہارٹیگن ہے جناب۔" جیکب نے کہا۔ "اور یہ اے، بی، سی کمپنی کے سلسلے میں کچھ کہنا چاہتے ہیں۔"

انسپکٹر نے کرسی سے اُٹھ کر ٹام ہارٹیگن سے مصافحہ کیا۔ "تشریف رکھیے مسٹر ہارٹیگن۔ کہیے

سگریٹ پیجئے۔"

ٹام ہارڈ کیسل انسپکٹر کو دیکھ کر کچھ خوش نہیں ہوا ——— اُسے وہ ایک معمولی شخص ہی نظر آیا تھا۔

"جناب بات تو خاص نہیں ——— اور ممکن ہے یہ میرے مشکوک ذہن کا کرشمہ ہو اور میں آپ کا وقت ہی ضائع کروں۔"

"کوئی فکر نہ کیجئے مسٹر ہارڈ کیسل۔ آپ بلا جھجک جو کہنا چاہتے ہیں کہہ ڈالئے۔"

"قصہ اصل میں یہ ہے کہ میری ایک گرل فرینڈ ہے، اس کی والدہ نے اپنے مکان واقع کامیڈین ٹاؤن میں چند کمرے کرائے پر اُٹھا پر رکھے ہیں اور مکان کی دوسری منزل تقریباً ایک سال سے ایک شخص مسٹر کسٹ کے پاس ہے۔"

"کسٹ؟"

"ہاں جناب ——— آدھیڑ عمر کا ایک عجیب سا خبطی اور لاپرواشخص ہے ——— اور دیکھنے میں یوں معلوم ہوتا ہے جیسے مکھی تک کو نہیں مار سکتا۔"

اسی طرح کی طویل اور غیر متعلقہ تقریر کے دوران ٹام ہارڈ کیسل نے انسپکٹر کو بتایا کہ کس طرح اس نے مسٹر کسٹ کو اُسٹن کے ریلوے اسٹیشن پر دیکھا اور کس طرح اُس نے ٹکٹ گرایا اور وہ ڈونکاسٹر جا رہا تھا۔

"لیکن جناب للی اور اس کی والدہ کو پورا یقین تھا کہ وہ چیلنہم گیا ہے چونکہ مسٹر کسٹ نے جانے سے پیشتر اُنہیں یہی بتایا تھا کہ وہ کاروبار کے سلسلے میں چیلنہم جا رہا ہے اور میں نے خود اس بات پر زیادہ توجہ نہ دی تھی۔ البتہ للی ماربری نے کہا تھا کہ اگر مسٹر کسٹ ڈونکاسٹر گیا ہے تو وہ اے، بی، سی کے ظالمانہ ہاتھ کا شکار نہ ہو جائے ——— اور میں نے جواب دیا تھا کہ اس

کا نام ڈی سے شروع نہیں ہوتا۔ پھر لی کو یاد آیا کہ جب چرسٹن میں قتل کی واردات ہوئی تھی، تب بھی مسٹر کسٹ چرسٹن کے آس پاس موجود تھا۔ اس بات پر میں نے ہنستے ہوئے یونہی پوچھا تھا کہ کیا بکیں ہل کی واردات پر بھی مسٹر کسٹ وہاں گیا تھا؟ لی نے بتایا کہ ہاں وہاں گیا تھا۔ پھر میں نے اُس سے کہا کیا یہ ممکن نہیں کہ مسٹر کسٹ ہی اے، بی، سی ہو؟ اور لی نے جواب دیا تھا کہ وہ بیچارہ ایک مکھی بھی ہلاک نہیں کر سکتا ——— اس کے بعد بات آئی گئی ہو گئی، لیکن جناب میں آپ سے کہتا ہوں کہ میرے ذہن میں شک و شبہے کے کانٹے چبھنے لگے تھے اور میں نے اس شخص کسٹ کے بارے میں سوچنا شروع کر دیا تھا کہ باوجود اپنی کاہلی، لاپروائی اور حماقت کے وہ پاگل ضرور ہے۔"

ٹام ایک لمحے کو سانس لینے کو رُکا ——— اس اثنا میں انسپکٹر خاموش بیٹھا رہا۔

"اور پھر جناب ڈونکاسٹر کی واردات کے بعد میں نے اخباروں میں پولیس کی طرف سے یہ اشتہار دیکھا کہ اُسے ایک ایسے شخص کیس یا کیش کے متعلق معلومات درکار ہیں جس کے نام کے پہلے حروف اے، بی ہوں ——— اور اشتہار میں اس شخص کا حلیہ بھی درج تھا جو مسٹر کسٹ پر پوری طرح صادق آتا ہے ——— چنانچہ میں فوراً لی ماربری کے پاس گیا اس سے دریافت کیا کہ مسٹر کسٹ کے اصل نام کے ابتدائی حروف کیا ہیں تو اُس نے بتایا اے، بی پہلے تو اُسے بھی یاد نہ آیا، لیکن اُس نے اپنی والدہ سے پوچھ کر مجھے بتایا۔ پھر ہم دونوں نے چھان بین کی اور دیکھا کہ جب انڈوور میں قتل کی پہلی واردات ہوئی تھی تو مسٹر کسٹ کہاں تھا۔ ظاہر ہے یہ پتہ چلانا آسان کام نہ تھا کیونکہ انڈوور کے حادثے کو تین ماہ کا عرصہ گزر چکا تھا لیکن آخر کار ہمیں پتہ چل ہی گیا۔ مسز ماربری کا ایک بھائی کینیڈا سے لندن میں مسز ماربری کے ہاں آ رہا تھا۔ اور توقع کے خلاف وہ ۲۱ جون ہی کو آ گیا۔ اور اس کے لیے ایک فالتو بستر کی ضرورت پڑی، چنانچہ لی نے اپنی ماں سے کہا تھا کہ چونکہ مسٹر کسٹ باہر گئے ہوئے ہیں۔ اس لیے فی الحال اُن کا بستر ہی ماموں

کو دے دیا جائے، لیکن مسز ماربری اس تجویز پر رضامند نہ ہوئیں اور انہوں نے کہا کہ اس طرح مسٹر کسٹ کو تکلیف ہوگی۔ بہرحال اس سے یہ پتہ چل گیا کہ ۲۱ جون کو جب کہ انڈوور میں واردات ہوئی ہے مسٹر کسٹ لندن میں موجود نہ تھا۔"

انسپکٹر نہایت توجہ سے یہ تقریر سنتا رہا اور جب ٹام ہارٹیگن چپ ہوا تو اس نے پوچھا۔

"بس یہی بات تھی جو آپ کہنا چاہتے تھے؟"

"ہاں جناب کُل یہی قصہ تھا۔ "ممکن ہے میرا یہاں آنا بیکار ہی ثابت ہوا ہو۔"

"اس کے برعکس آپ نے بہت اچھا کیا جو چلے آئے ——— اگرچہ آپ کی شہادت معمولی نوعیت ہی کی ہے۔ مسٹر کسٹ کی نقل و حرکت کی جو تاریخیں آپ نے بیان کی ہیں وہ محض اتفاق بھی ہو سکتی ہیں اور اسی طرح اُن کے نام کے پہلے حروف بھی دوسرے نام سے مل سکتے ہیں، لیکن بہرحال میں مسٹر کسٹ سے ایک انٹرویو ضرور کروں گا ——— کیا اب وہ گھر پر موجود ہے؟"

"جی ہاں۔"

"وہ کب واپس آیا تھا؟"

"ڈونکاسٹر کی واردات جس روز ہوئی تھی، اُسی شام کو۔"

"اور اُس وقت سے وہ کیا کر رہا ہے؟"

"جناب زیادہ تر وقت وہ کمرے ہی میں بسر کرتا تھا، لیکن اس کی حالت بڑی عجیب و غریب ہے۔ وہ صبح و شام بس اخبارات خریدتا رہتا ہے۔ صبح جاتا ہے اور سارے اخبارات خرید لاتا ہے۔ شام تک انہیں پڑھتا رہتا ہے اور پھر شام کے اخبارات خرید لاتا ہے ——— مسز ماربری کا بیان ہے کہ وہ اپنے آپ سے باتیں بھی کرتا جاتا ہے۔"

"مسز ماربری کے گھر کا پتہ گیا ہے؟" ٹام نے انسپکٹر کو پتہ بتایا۔ پھر انسپکٹر اُٹھا اور ہاتھ ملاتے ہوئے کہنے لگا۔

"آپ کا بہت بہت شکریہ مسٹر ٹام ——— میں دن میں کسی وقت مسٹر کنٹ سے ملاقات کے لئے جاؤں گا ——— اور آپ بھی اس سے خبردار رہیئے ——— اور اس بات کا اطمینان رکھیئے کہ آپ نے یہاں آکر میرا بالکل وقت ضائع نہیں کیا ——— جایئے الوداع ———"

ٹام ہارگین کے رخصت ہوتے ہی سرجنٹ جیکب کمرے میں دوبارہ داخل ہوا۔

"کہیئے جناب کچھ معلوم ہوا؟" اُس نے پُراشتیاق لہجے میں دریافت کیا۔

"بشرطیکہ نوجوان نے جو "حقائق" بیان کئے ہیں وہ واقعی صحیح ہوں۔" انسپکٹر نے جواب دیا۔ "ابھی تک جرائم بنانے والی فیکٹریوں سے ہمیں کوئی فائدہ مند معلومات حاصل نہیں ہوئی ہیں۔ ذرا مجھے چرسٹن کیس کی فائل تو دینا۔"

چند منٹ تک وہ فائل کی ورق گردانی کرتا رہا۔ پھر ایک کاغذ نکال کر بولا۔

"یہ ہے وہ بیان جو ایک شخص سمی ہل نے ٹار کوائے پولیس کو دیا تھا۔ اس شخص کا کہنا ہے کہ وہ ٹار کوائے سینما سے فلم ناٹ اے سپارو (NOT A SPARROW) دیکھ کر جب باہر نکلا تو اس نے ایک عجیب و غریب شخص کو دیکھا جو اپنے آپ سے باتیں کرتا جاتا تھا۔ ناٹ اے سپارو ——— کیا یہ وہی فلم تو نہیں جو ڈونکاسٹر کے ریگل سینما میں چل رہی ہے؟"

"ہاں جناب۔"

"ایسا معلوم پڑتا ہے جیسے چوتھے قتل کی سکیم قاتل نے اسی فلم کو دیکھ کر بنائی تھی۔ اس شخص ہل نے جو حلیہ بتایا ہے۔ وہ ٹام ہارگین اور میری سٹروڈ کے بیان کردہ حلیوں سے ملتا جلتا ہے۔"

پھر اُس نے کئی بار چُوخیال انداز میں اپنا سر ہلایا۔
"کوئی ہدایات جناب؟" سرجنٹ نے دریافت کیا۔
"ارے ہاں ـــــ مسز ماربری کے گھر واقع کامڈین ٹاؤن کی نگرانی کے لئے دو آدمیوں کو بھیج دو لیکن ٹھہرو۔ میں نہیں چاہتا کہ وہ ـــــ مسٹر کسٹ خواہ مخواہ خوف زدہ ہو جائے ـــــ پہلے میں صاحب اسسٹنٹ کمشنر پولیس سے اجازت لے لوں ـــ اور پھر مسٹر کسٹ کو یہاں بلوا کر اُس سے بیان لے لیا جائے گا ـــــ"

ٹام ہارڈیگن اسکاٹ لینڈ یارڈ سے نکلا تو للی ماربری اس کا انتظار کر رہی تھی ـــــ اس نے للی کو انسپکٹر سے ملاقات کا ذکر سنایا۔
"پولیس کا خیال ہے کہ واقعی مسٹر کسٹ ہی مجرم ہے۔" للی نے پوچھا۔
"یہ بات تو نہیں بلکہ اس کا امکان ہو سکتا ہے۔ بہرحال وہ تمہارے گھر آ کر مسٹر کسٹ سے ضرور ملے گا۔"
"بیچارہ کسٹ۔" للی بولی۔
"آہ بیچارہ؟ اگر یہ ثابت ہو جائے کہ اُسی بیچارے نے اب تک چار بھیانک قتل کئے ہیں تو؟"
للی نے سرد آہ بھری اور نفی میں سر ہلایا۔ "مجھے تو یقین نہ آئے گا۔"
"اچھا چھوڑو اس قصّے کو۔ میرے ساتھ آؤ ـــــ نہیں ایک کام سرانجام دینا ہے۔"
ٹام ہارڈیگن نے للی کے کان میں کچھ کہا اور وہ حیرت سے اس کا منہ تکنے لگی۔ پھر جیسے رضامند ہو کر بولی۔ "اچھا۔"

اور چند منٹ بعد وہ ایک ٹیلیفون بوتھ میں کھڑی کوئی نمبر ڈائل کر رہی تھی۔
اس نے چپکے چپکے کسی سے باتیں کیں۔

مسٹر کرسٹ نے نہایت آہستہ سے ریسیور واپس فون میں رکھ دیا اور مڑ کر مسز ماربری کی جانب دیکھا جو چہرے پر تفکر اور تجسس کے اثرات لئے دروازے میں کھڑی تھی۔

"مسٹر کرسٹ پہلی مرتبہ ہی آپ کو کسی نے فون کیا ہے۔"

"نہیں ——— ار ——— ہاں ——— ہاں مسز ماربری۔"

"خدانخواستہ کوئی بُری خبر تو نہیں۔"

"ار ——— نہیں ——— نہیں۔" اُف خُدایا کتنی ضدّی عورت ہے۔ اس نے دل میں سوچا ——— اور پھر اس کی نگاہیں قریب ہی رکھے ہوئے اخبار پر پڑیں ——— پیدائش ——— شادیاں ——— اموات ———"

"میری ہمشیرہ کے گھر ابھی ابھی لڑکا پیدا ہوا ہے۔" مسٹر کرسٹ بول اُٹھا ——— حالانکہ اس کے کوئی بہن نہ تھی ———

"آہا ہا ہا ——— تب تو آپ کو مبارک باد دینی چاہیے مسٹر کرسٹ۔" مسز ماربری نے کہا اور دل میں کہنے لگی۔ توبہ توبہ کتنا عجیب آدمی ہے۔ اس نے آج تک ہم سے اپنی بہن کا کبھی تذکرہ نہ کیا۔ پھر وہ باتونی انداز میں کہنے لگی۔ "جب آپ کا فون آیا مسٹر کرسٹ تو میں بیحد متعجب ہوئی ——— جو عورت بول رہی تھی اس کی آواز میری لِلّی سے کتنی ملتی تھی ——— مجھے تو پہلے یہی وہم ہوا کہ وہی بول رہی ہے ——— کہیئے مسٹر کرسٹ کیا یہ آپ کا پہلا ہی بھانجہ ہے یا پہلے بھی کئی بھانجے بھانجیاں ہیں؟"

"یہ صرف پہلا ہی ہے۔" مسٹر کرسٹ نے جواب دیا ——— "اور ——— ار ——— اب

مجھے فوراً چلنا چاہیے ——— انہوں نے کہا ہے کہ میں فوراً آجاؤں ——— اور میں جلدی اسٹیشن پر پہنچ جاؤں تو گاڑی مل جائے گی ———"

اور جب وہ بھاگتا ہوا اوپر اپنے کمرے میں جا رہا تھا تو مسز ماربری نے پوچھا۔

"کیا آپ مہینہ ڈیڑھ مہینہ وہیں رہیں گے؟"

"جی نہیں ——— نہیں ——— صرف دو یا تین دن۔"

پھر وہ اپنی خواب گاہ میں چلا گیا اور مسز ماربری مسٹر کسٹ کے نوزائیدہ بھانجے کے بارے میں سوچتی ہوئی باورچی خانے میں چلی گئی۔ تھوڑی دیر بعد مسٹر کسٹ نہایت خاموشی سے سیڑھیاں اُتر رہا تھا۔ اس کے ہاتھ میں ایک تھیلا تھا۔ مسز ماربری کے کمرے میں رکھے ہوئے ٹیلی فون پر اس کی نظر پڑی اور اس کے دماغ میں وہ بات چیت گونجنے لگی جو اس نے تھوڑی دیر پیشتر ہی ایک لڑکی سے فون پر کی تھی۔

"مسٹر کسٹ کیا آپ ہی بول رہے ہیں؟ شاید آپ کو یہ سن کر خوشی ہو اسکاٹ لینڈ یارڈ کا ایک انسپکٹر آج آپ سے ملنے کے لئے آرہا ہے ——— "

اس نے کیا جواب دیا تھا، یہ اُسے یاد نہ آتا تھا۔ کچھ اس طرح کا جملہ کہا تھا۔

"اوہ ——— آپ کا شکریہ، شکریہ ——— آپ نے بہت نوازش کی ——— "

لڑکی نے اُسے فون کیوں کیا تھا؟ کیا اُس نے کوئی اندازہ لگا لیا ہے؟ یا وہ یہ یقین کرنا چاہتی تھی کہ انسپکٹر کے آنے تک وہ کمرے ہی میں ٹھہرے گا؟ لیکن لڑکی کو کیسے پتہ چلا کہ انسپکٹر آرہا ہے؟ اور پھر اُس کی آواز ایسے معلوم ہوتا ہے ——— جیسے وہ سب کچھ جانتی ہو ——— لیکن اگر اُسے معلوم ہے تب وہ یقیناً کسی کو نہیں بتائے گی ——— عورتیں

بڑی عجیب ہوتی ہے ظلم کرنے پر آئیں تو اپنے ہی بچے کو ہلاک کر دیں اور کرم کرنے پر تُلیں تو۔۔۔
اُس نے دیکھا تھا کہ ایک دفعہ بلّی نے چوہے پر ترس کھا کر اُسے چوہے دان سے آزاد کر دیا تھا۔

۔۔۔۔۔۔ بڑی اچھی لڑکی ہے وہ۔ اور بہت خوب صورت۔۔۔۔۔۔۔

ہال سٹینڈ کے پاس آ کر وہ رُکا ۔۔۔۔۔۔ باورچی خانے سے ہلکی سی آواز اس کے کانوں میں پہنچی ۔۔۔۔۔۔ نہ۔ نہ، اب وقت نہیں ۔۔۔۔۔۔ مسز ماربری شاید باہر آ جائے۔

اس نے صدر دروازہ کھولا اور باہر نکل کر اپنے پیچھے دروازہ بند کر دیا۔

اب کہاں ۔۔۔۔ ؟

اسکاٹ لینڈ یارڈ میں

اسکاٹ لینڈ یارڈ میں ایک اور کانفرنس منعقد ہوئی جس میں اسسٹنٹ کمشنر، انسپکٹر کرام، میں اور پوئرو شریک ہوئے ——— اسسٹنٹ کمشنر کہہ رہا تھا: "مسٹر پوئرو... جرائموں کے بارے میں آپ کا اندازہ درست رہا ——— لیکن چیکنگ کے باوجود اس شخص کا پتہ نہیں چل سکا۔"

"لیکن یہ بھی یاد رکھیے کہ وہ شخص کوئی باقاعدہ ایجنٹ نہ ہوگا۔" پوئرو نے جواب دیا۔

"انسپکٹر! کہو تم نے اب تک کیا کچھ کارروائی کی ہے؟" کمشنر نے دریافت کیا۔

"دیکھیے میں عرض کرتا ہوں۔" انسپکٹر نے ایک فائل نکال کر کہا۔ "میں چرسٹن، ٹیگین، اور ڈارکوائے سب مقامات چیک کر چکا ہوں اور تمام افراد کی مکمل فہرست میرے پاس ہے جن جن کے پاس وہ شخص جرابیں بیچنے گیا تھا ——— ٹوری اسٹیشن کے قریب ایک چھوٹے سے پٹے نامی ہوٹل میں وہ ٹھہرا ——— اور قتل کی رات وہ ساڑھے دس بجے ہوٹل میں واپس

آیا۔ میرے خیال میں اس نے ٹوری پہنچنے کے لیے چرسٹن سے ۹ بج کر، ۵ منٹ پر جانے والی گاڑی پکڑی ہوگی۔ بیکیس ہل میں بھی اس نے یہی طریقہ اختیار کیا ——— اپنے اسی نام سے وہ گلوب ہوٹل میں ٹھہرا اور ایک درجن کے قریب پتوں پر اس نے جرابیں بیچنے کی کوشش کی جن میں مقتولہ بیٹی برنارڈ کی والدہ مسز برنارڈ اور جنجر کیفے کی ویٹرس بھی شامل ہے۔ اور شام ہونے سے خاصی دیر پہلے ہی وہ ہوٹل سے چلا گیا اور اگلے روز وہ صبح ساڑھے گیارہ بجے ہوٹل واپس آیا ——— انڈوور میں بھی اُس نے اسی طرح کام کیا ——— فیدر ہوٹل میں قیام کیا۔ مقتولہ مسز آسچر کی پڑوسن مسز فولہ کو جرابیں خریدنے کی پیش کش کی مسز آسچر کو جرابیں دیں اور بازار میں آدھی درجن کے قریب دوسرے افراد کے ہاتھ بھی جرابیں بیچیں۔ میں نے مسز آسچر کی بھانجی میری ڈرووِر سے مسز آسچر کی خرید کردہ جرابیں حاصل کرلی ہیں۔ وہ ہوبہو ویسی ہی جرابیں ہیں جو مسٹر کسٹ سپلائی کرتا ہے ———"

"خوب۔ خوب۔" کمشنر نے تحسین آمیز لہجے میں کہا۔

"مختلف افراد نے جو بیانات داخل کئے ہیں۔ میں نے اُن پر بھی تفتیش کرلی ہے مسٹر ٹام ہارنگین نے جو پتہ دیا تھا، اس پتے پر میں خود گیا، لیکن پتہ چلا کہ میری آمد سے آدھ گھنٹہ پیشتر ہی مسٹر کسٹ جا چکا ہے۔ مجھے بتایا گیا کہ اُسے ٹیلی فون پر ایک پیغام موصول ہوا تھا اور اس کی میزبان خاتون نے بتایا ہے کہ پہلی بار ہی اُسے کسی نے فون کیا تھا۔"

"اس کا کوئی ساتھی؟" کمشنر نے رائے ظاہر کی۔

"آہ ——— بشکل ——— یہ عجیب بات ہے ——— حتیٰ کہ ———" پوئرو نے رُک رُک کر کہا۔

ہم سب نے اس کی جانب استفہامیہ نظروں سے دیکھا لیکن وہ خاموش رہا ——— البتہ

اس نے نفی میں اپنے سر کو جنبش دی اور انسپکٹر نے بات جاری رکھی۔

"جس کمرے میں وہ رہتا تھا میں نے اس کی اچھی طرح تلاشی لی ہے اور اس تلاش نے ہمارے دل سے شک و شبے کے تمام کانٹے دُور کر دیے ہیں۔ کمرے میں کاغذوں کا ایک دستہ ملا ہے جو ویسے ہی کاغذوں پر مشتمل ہے جن پر مسٹر پوئرو کو خط ٹائپ کر کے بھیجے گئے ہیں اور الماری میں سے ہوزری کا بڑا ذخیرہ ——— اور الماری کے پیچھے سے ایک ڈبے میں ایک اور دلچسپ چیز برآمد ہوئی ہے۔ یعنی اے، بی، سی ریلوے گائیڈ کی آٹھ بالکل نئی جلدیں ———"

"گویا جرم کا قطعی ثبوت۔" کمشنر نے کہا۔

"اور اس کے علاوہ بھی ایک چیز دستیاب ہوئی ہے۔" انسپکٹر نے مُسکرا کر کہا۔ "میں اُس چاقو کی تلاش میں تھا جس سے اس نے ڈنکاسٹر کی واردات کی ہے ——— لیکن چاقو کمرے میں نہ تھا ——— لیکن مجھے یقین تھا کہ چاقو ضرور کہیں آس پاس ہوگا اور ملا کہاں سے؟ ہال سٹینڈ کے نیچے سے۔ کوئی شے چھپانے کے لئے یہی ایک بہترین جگہ تھی۔ میں نے بڑی مشکل سے اسٹینڈ کو ہٹایا اور بلاشبہ چاقو وہاں موجود تھا اور اس پر خون ابھی تک جما ہوا ہے ———"

"خوب۔ خوب" کمشنر نے کہا۔ "اب ہمیں صرف ایک شے کی اور ضرورت ہے۔"

"وہ کیا؟"

"خود مجرم۔"

"آہ ——— اب وہ بچ کر کہیں نہیں جا سکتا۔" انسپکٹر کے لہجے میں خود اعتمادی کی جھلک موجود تھی۔

"کہیئے مسٹر پوئرو آپ کا کیا خیال ہے؟"

"ہیں؟" پوئرو نے چونک کر کہا۔ "کچھ مجھ سے کہا تھا آپ نے؟"

"جی ہاں۔ میں یہ کہہ رہا تھا کہ بس اب قاتل کو پکڑنا باقی ہے۔"

"اوہ ـــــ ہاں ـــــ بلاشبہ ـــــ" پوئرو کا لہجہ اتنا سرد تھا کہ ہم سب حیرت سے اُسے دیکھنے لگے۔

"مسٹر پوئرو! آپ اب کس بات پر فکرمند ہیں؟" کمشنر نے دریافت کیا

"آہ ـــــ کمشنر صاحب اس کیس میں ایک ایسی خاص بات ہے جو مجھے بہت زیادہ پریشان کیے ہوئے ہے۔ اور یہ سوال ہے "کیوں؟" یعنی واردانوں کا مقصد کیا ہے؟ یہ ابھی تک معلوم نہ ہو سکا۔"

"مقصد اس کے سوا اور کیا ہے کہ قاتل جنونی ہے۔" اسسٹنٹ کمشنر نے جواب دیا۔

پوئرو مسکرایا۔ لیکن اس بات کا اس نے کوئی جواب نہیں دیا اور چند منٹ بعد کانفرنس اختتام پذیر ہو گئی۔

"میں سوچ رہا ہوں کہ قاتل اس وقت کہاں ہو گا؟" اسسٹنٹ کمشنر نے سرد آہ بھرتے ہوئے کہا۔

مسٹر کسٹ سبزی فروش کی دکان کے آگے کھڑا اپنی نگاہوں کے عین سامنے کوئی شے گھور رہا تھا ——— ہاں یہی ہے ———

منرلے آپیجر، سگریٹ اور اخبار یہاں سے خریدیے ——— کھڑکی کے باہر ایک چھوٹا سا بورڈ لٹک رہا تھا ——— کرائے کے لئے خالی ہے ——— خالی ———

"ذرا ایک طرف ہٹ جایئے صاحب۔"

سبزی فروش کی بیوی پھلوں کا ٹوکرا لئے اس کے آگے کھڑی تھی ——— مسٹر کسٹ معذرت کے ساتھ ایک طرف ہو گیا ——— پھر وہ آہستہ آہستہ چلتا ہوا بازار کی جانب بڑھنے لگا ——— اس کی جیب میں پھوٹی کوڑی بھی نہ تھی ——— اس کا سر درد کے مارے پھٹا جا رہا تھا ——— دو دن کا فاقہ ——— چلتے چلتے اس کی نظر ایک اخبار فروش کی دکان پر لگے ہوئے پوسٹر پر پڑی ———

"اے، بی، سی کیس ——— قاتل ابھی تک مفرور ہے۔ مسٹر ہرکوئل پوئرو سے ایک انٹرویو۔"

کسٹ نے اپنے آپ سے کہا ——— "ہرکوئل پوئرو ——— کیا تعجب ہے اگر اسے معلوم ہو ———"

وہ لڑکھڑاتا ہوا چلتا گیا ——— چلتا گیا ——— اس کی آنکھوں کے آگے بار بار اندھیرا چھا جاتا ——— لیکن وہ گرتا پڑتا چلا جا رہا تھا مگر کہاں؟ یہ اُسے معلوم نہ تھا ——— اب وہ بہت تھک چکا تھا ——— دفعتاً اس کی نظریں اوپر اُٹھیں ——— بڑے بڑے روشن حروف میں لکھا تھا۔

پولیس اسٹیشن ———

"کمال ہے ———" وہ کھلکھلا کر ایک دم ہنس پڑا ——— اور اس کے قدم پولیس اسٹیشن کی طرف اٹھنے لگے، لیکن دروازے میں قدم رکھتے ہی وہ چکرا کر گر پڑا۔

دو حریف

مسٹر ایگزنڈر بونا پارٹ کسٹ کی گرفتاری کے اگلے روز ڈاکٹر تھامپسن اور چیف انسپکٹر جاپ پوئرو سے ملنے کے لئے آئے ـــــــ اور انسپکٹر نے بتایا کہ حکومت کی طرف سے مسٹر کسٹ کی صفائی کے لئے مسٹر لوکس وکیل کو مقرر کیا گیا ہے ـــــــ بلاشبہ مقدمہ بالکل صاف ہے لیکن مسٹر کسٹ کے پاس سبکیس ہل کی واردات کے سلسلے میں بچاؤ کا ایک زبردست ثبوت (ALIBI) موجود ہے اور اس کی بدولت پولیس کو مقدمہ چوپٹ ہوتا نظر آرہا ہے۔ مسٹر لوکس نہایت چالاک وکیل ہے۔ وہ استغاثہ کو اسی ایلبی کی بنیاد پر چاروں خانے چت کر دے گا۔

"کہئے ڈاکٹر صاحب آپ کی کیا رائے ہے؟" پوئرو نے ڈاکٹر تھامپسن سے دریافت کیا۔

"مسٹر کسٹ کے بارے میں سمجھ میں نہیں آتا میں کیا کہوں۔ میں نے اُسے دیکھا ہے اور باتیں بھی کی ہیں اور اس کا ردِ قطعی غیر مشکوک ہے لیکن بہر حال اُسے مراق کا مریض کہنا چاہیے ـــــ

اور انڈوور پولیس اسٹیشن میں اس کا چکرا کر گرنا اسی مرض کے سبب تھا۔"

"ڈاکٹر صاحب کیا یہ ممکن ہے کہ ایک شخص قطعی غیر شعوری پر جرم کا ارتکاب کرے؟" میں نے پوچھا۔

"جی ہاں نفسیاتی طور پر ایسا ہونا ممکن ہے اور یقیناً ایسی کئی مثالیں پیش کی جا سکتی ہیں، لیکن میری رائے یہ ہے کہ مسٹر کسٹ نے جتنی وارداتیں کی ہیں، اُن کے بارے میں اُسے قطعی طور پر علم ہے کہ اُسی نے کی ہیں۔"

اس کے بعد ڈاکٹر نے اس موضوع کے نفسیاتی پہلو پر معلوماتی تقریر کی اور کہا۔

"بہرحال میں اس تھیوری کے خلاف ہوں کہ کسٹ نے بے خبری کے عالم میں یہ قتل کیے ہیں ——— اور بلاشبہ اگر ہمیں خطوط موصول نہ ہوتے تو یہی تھیوری اس کے حق میں بیحد مضبوط تھی ——— لیکن خطوط نے اس تھیوری کی دھجیاں اُڑا دی ہیں اور اُن خطوط سے ظاہر ہوتا ہے کہ ان وارداتوں کی پیش بندیاں اور منصوبہ سوچ سمجھ کر بنایا گیا ہے ———"

"اہ ——— اور اُن خطوط کے بارے میں ابھی تک یہ فیصلہ نہیں ہو سکا کہ اُنہیں لکھنے اور مجھے بھیجنے کا مقصد کیا تھا۔ جب تک یہ معمّا نہ کھُلے میری دانست میں یہ کیس حل نہیں ہوگا۔" پوئرو نے کہا۔

"ہاں ——— یہ بات قابلِ غور ہے ——— بہرحال اس کا بھی جلد ہی پتہ لگ جائے گا ———"

یہ کہہ کر ڈاکٹر تھامپسن کھڑا ہو گیا اور اس نے جانے کی اجازت چاہی ——— پوئرو انسپکٹر جاپ سے پوچھنے لگا۔ "آپ کچھ پریشان سے نظر آتے ہیں۔"

"میں؟" انسپکٹر جاپ نے چونک کر کہا۔ "بلاشبہ تمہارا اندازہ صحیح ہے ——— میں دراصل ایک شخص مسٹر سٹرینج کی گواہی سے پریشان ہوں ——— اور اس شخص کی گواہی پر مقدمے کا دارومدار ہے۔ مجھے معلوم ہے کہ وہ سراسر جھوٹ بول رہا ہے، لیکن پھر بھی ہم مجبور ہیں۔"

"اس کا حلیہ بیان کرو۔"

"چالیس سال کا ایک مضبوط شخص ہے اور اس کا اصرار ہے کہ اس کی شہادت مکمل کر لی جائے کیونکہ اُسے باہر جانا ہے، اور یہ شخص قسم کھا کر بیان کرتا ہے کہ ۲۴ جولائی کی شب کو وہ ایسٹ بورن کے وائٹ کراس ہوٹل میں مسٹر کسٹ سے ملا تھا۔ دونوں باتیں کرتے رہے اور ڈنر کھانے کے بعد انہوں نے تاش کھیلنا شروع کیا ——— مسٹر کسٹ ایک ماہر کھلاڑی ثابت ہوا۔ اور وہ دونوں آدھی رات تک تاش کھیلتے رہے۔ مسٹر سٹرینج کا کہنا ہے کہ رات بارہ بج کر دس منٹ پر انہوں نے کھیل ختم کیا تھا۔ اب سوال یہ ہے کہ اگر ۲۵ جولائی کو کسٹ ——— ایسٹ بورن کے وائٹ کراس ہوٹل میں رات بارہ بج کر دس منٹ پر موجود تھا تو پھر اُس نے بارہ اور ایک کے درمیان بیکیس ہل میں سمندر کے کنارے بیٹی برنارڈ کو کس طرح ہلاک کیا؟"

"اگر یہ بات واقعی سچ ہے تو اسے جھٹلانا بہت مشکل ہوگا۔" پوئرو نے کہا۔ "کیا یہ شخص سٹرینج اپنے بیان پر جما ہوا ہے؟"

"جی ہاں ——— اور ہوٹل کے رجسٹر میں بھی اس کسٹ کے دستخط موجود ہیں۔ مسٹر سٹرینج کے بارے میں یہ بھی کہنا مشکل ہے کہ وہ کسٹ کا ساتھی ہوگا کیونکہ جنونی قاتلوں کا کوئی ساتھی یا شریک کار نہیں ہوا کرتا ——— اب سوال یہی ہے کہ کیا بیٹی برنارڈ کی موت ۱۱۲ اور ایک بجے کے درمیان نہیں ہوئی بلکہ اس سے کہیں بعد ہوئی؟ ——— لیکن ڈاکٹر کو

یقین کامل ہے کہ لڑکی کی موت بارہ اور ایک بجے کے درمیان ہوئی ہے۔ اب دیکھئے کہ ایسٹ بورن سے بکیس ہل کا فاصلہ چودہ میل ہے اور مسٹر کرسٹ کو وہاں تک پہنچنے کے لئے وقت چاہیئے اور یہ کہ اُسے ہوٹل سے نکلتے کسی نے نہیں دیکھا۔"

"ہاں ——— یہ مسئلہ بڑا ٹیڑھا ہے۔" پوئرو نے کہا۔

"بلاشبہ ہمیں اس معاملے میں پڑنا ہی نہ چاہیئے۔" انسپکٹر نے کہا۔ "ہمیں تو کرسٹ پر ڈونکاسٹر کی واردات کا الزام رکھنا ہے اور ہمیں وہ موقع پر پکڑا گیا ——— کوٹ کی آستین پر لگے ہوئے دھبے ——— چاقو، یہ دو ثبوت کافی ہیں ——— اور کوئی جیوری اُسے بری نہیں کر سکتی ——— ڈونکاسٹر کی واردات اس نے کی ——— چرسٹن کی واردات اس نے کی ——— انڈوور کی واردات اس نے کی ——— اور پھر بکیس ہل کی واردات بھی اُسی نے کی ہوگی، لیکن میری سمجھ میں یہ نہیں آتا کہ کیسے؟"

اس نے نفی میں اپنے سر کو جنبش دی اور اُٹھ کر کھڑا ہو گیا۔

"مسٹر پوئرو اب آپ کی باری ہے کہ انسپکٹر کرام کو اس مخمصے سے نجات دلائیں ———" یہ کہہ کر وہ باہر نکل گیا۔

انسپکٹر جاپ کے رخصت ہونے کے بعد میں نے پوئرو سے دریافت کیا۔

"پوئرو! کیا تمہارے خیال میں اس مسئلے کا کوئی حل موجود ہے؟"

پوئرو نے اس سوال کے جواب میں مجھ سے ایک سوال کر دیا۔

"آہ ——— ہاسٹنگ مجھے یہ بتاؤ کہ کیا تمہارے خیال میں کیس ختم ہو چکا ہے؟"

"ار ——— ہاں اور کیا؟ مجرم پکڑا جا چکا ہے، اس کے خلاف واضح ثبوت اور ٹھوس شہادتیں موجود ہیں۔"

لیکن" پوئرو نے نفی میں سر ہلایا ——— "کیس ختم نہیں ہوا میرے دوست ——— کیس کا حل دراصل شخصیت میں پنہاں ہے، اور جب تک ہم اس شخصیت کے بارے میں تمام معلومات حاصل نہ کر لیں، یہ اسرار حل نہ ہوگا ——— یہ کوئی فخر نہیں ہے کہ ہم نے مجرم کو کٹہرے میں کھڑا کر دیا ہے۔"

"لیکن ہمیں تو اس کے بارے میں بہت کچھ معلوم ہے۔" میں نے جرح کی۔

"آہ ——— یہی ہماری بھول ہے ہاسٹنگ ——— حقیقت میں ہمیں کچھ بھی معلوم نہیں۔ ہمیں یہ معلوم ہے کہ وہ کہاں پیدا ہوا تھا۔ ہمیں یہ معلوم ہے کہ جنگ میں وہ بھرتی ہوا اور اس کے سر میں ہلکا سا زخم آیا ——— اور پھر مرگی کے مرض کی بنا پر اُسے فوج سے خارج کر دیا گیا ——— ہمیں معلوم ہے کہ وہ دو سال تک مسز ماربری کے مکان میں کرایہ دار رہا ——— ہمیں یہ معلوم ہے کہ وہ خلوت پسند اور ہنگامے سے دور بھاگتا تھا ——— ایک ایسا شخص جو قطعی بیضرر رہو، جس کی طرف کوئی توجہ ہی نہ دے ——— ہمیں معلوم ہے اس نے انتہائی ذہانت صرف کرتے ہوئے بھیانک وارداتوں کی اسکیم بنائی اور اس اسکیم کو نہایت ہوشیاری اور چالاکی سے عملی جامہ پہنایا۔ ہمیں معلوم ہے کہ اسی دوران اُس نے نہایت زبردست حماقتیں بھی کی ہیں ——— ہمیں معلوم ہے کہ اُس نے انتہائی بیرحمی اور سفاکی سے قتل کئے ہیں اور ہمیں یہ بھی معلوم ہے کہ اس نے نہایت رحمدلی سے کام لیتے ہوئے یہ پسند نہ کیا ان وارداتوں کے الزام میں وہ لوگ پھانسی کے تختے تک پہنچیں جو بے گناہ ہوں۔ ظاہر ہے کہ اگر وہ خط نہ بھیجتا تو مقتولوں کے قریبی رشتہ داروں پر آفت آجاتی اور وہ خود محفوظ رہتا ——— کیا تم نے محسوس نہیں کیا ہاسٹنگ کہ وہ شخص متضاد صفات کا مجموعہ ہے؟ غلطی اور چالاکی، سفاکی اور رحم دلی، حماقت اور ذہانت ——— اس شخص میں ضرور ایسی کوئی وزنی خصوصیت ہے

جوان دو متضاد فطرتوں کو آپس میں ملاتی ہے ــــــــ۔"

"بلاشبہ اگر تم اس کا نفسیاتی اعتبار سے مطالعہ کرو تو ــــــــ" میں نے کہنا شروع کیا۔

"مجھے یہ بتاؤ کہ آغاز ہی سے اس کیس کی نوعیت کیا رہی ہے؟ اس تمام مدّت میں میں قاتل کی شخصیّت کو پہچاننے کی کوشش کرتا رہا، اور اب میں محسوس کرتا ہوں کہ میں اُسے قطعی نہیں جانتا۔ میں وہیں ہوں جہاں سے چلا تھا ــــــــ بعض باتیں ایسی ہیں جو میں معلوم کرنا چاہتا ہوں مثلاً یہ کہ قاتل نے یہ وارداتیں کیوں کیں؟ اُس نے اس مقصد کے لئے مخصوص افراد کو کیوں منتخب کیا ــــــــ؟

"حروفِ تہجّی کی ترتیب سے ــــــــ" میں نے کہنا شروع کیا۔

"مگر سوال تو یہ ہے میرے دوست کہ کیا بیکن ہل میں بیٹی برنارڈ ہی ایک ایسی لڑکی تھی، جس کا نام "بی" سے شروع ہوتا تھا؟ آہ ــــــــ اس کے متعلق میرے ذہن میں ایک بات آئی ہے ــــــــ اور اسے دُرست ہونا چاہیئے۔ ــــــــ اسے صحیح ہونا ہی پڑے گا ــــــــ لیکن ــــــــ کاش ایسا ہو ــــــــ"

چند لمحے تک وہ خاموش بیٹھا رہا ــــــــ اور میں نے بھی اُسے چھیڑنا مناسب نہ سمجھا۔ حقیقت تو یہ ہے کہ مجھے اس وقت ہلکی سی جھپکی آگئی اور میں وہیں سو گیا ــــــــ دفعتاً میری آنکھ کھُلی تو میں نے حیرت سے دیکھا کہ پوئرو میرا کندھا ہلاتے ہوئے کہہ رہا تھا۔

"میرے عزیز دوست ہاسٹنگ ــــــــ ہمیشہ تم ہی میری مدد کرتے ہو ــــــــ ہمیشہ ــــــــ تم نے مجھے صحیح راستہ دکھا دیا ہے۔"

"وہ کیسے؟" میں نے پوچھا۔

"میں ابھی ابھی اپنی سوالات میں کھویا ہوا تھا جو میں نے تم سے کیے تھے ــــــــ اور

اچانک مجھے تمہارا کہا ہوا ایک جملہ یاد آگیا ـــــــ خدا کی پناہ ـــــــ بات کتنی واضح اور روشن تھی، لیکن میں ہی اندھا تھا ـــــــ بے شک میں اندھا تھا جو اُس وقت نہ دیکھ سکا ـــــــ میں نے ہی غفلت کی ـــــــ اور اب مجھے میرے سوالات کا تسلی بخش جواب مل گیا ہے ـــــــ مسز آبچر کے قتل کی وجہ ـــــــ سر کلارک ٹائیکل کے قتل کی وجہ ـــــــ ڈونکاسٹر کے قتل کی وجہ ـــــــ اور ان میں سب سے زیادہ اہم ـــــــ یعنی ہرکوئل پوئرو کو خطوط بھیجنے کی وجہ ـــــــ"

"اب ذرا مجھے بھی تو سمجھا دو کہ ان سوالات کے جوابات کیا ہیں؟" میں نے کہا۔

"نہیں ـــــــ ابھی نہیں ـــــــ پہلے مجھے ایک اور بات معلوم کرنی ہے۔ اور پھر میں خصوصی پارٹی کا اجلاس بلاؤں گا اور جب ـــــــ جب مجھے ایک خاص سوال کا جواب مل جائے گا تو میں اے، بی، سی سے ملاقات کے لئے جاؤں گا ـــــــ اور آخرکار ہم دونوں ایکدوسرے کے سامنے ہوں گے ـــــــ اے، بی، سی اور ہرکوئل پوئرو ـــــــ دو حریف ـــــــ"

"مسٹر کسٹ سے تمہیں کیا توقع ہے کہ کیا بتائے گا؟" میں نے پوچھا۔

ہرکوئل پوئرو مسکرایا ـــــــ "کوئی جھوٹ ـــــــ اور اسی کے ذریعے مجھے سچائی کا علم ہو جائے گا ـــــــ"

پانچ سوال

اس گفتگو سے اگلے چند روز پورو نے انتہائی مصروفیت میں بسر کیے۔ وہ پُراسرار طور پر گھر سے غائب رہتا۔ چند منٹ کے لئے آتا تو مُنہ سے کچھ نہ بولتا، میری بات کا جواب صرف ہاں یا ناں میں دے کر چُپ ہو جاتا، اس کی پیشانی پر گہرے غور و فکر کی شکنیں طاری رہتیں۔ میں نے بارہا اس سے پوچھنے کی کوشش کی کہ میرا کہا ہوا جملہ کونسا تھا جس کی بدولت اُسے صحیح راستہ مل گیا؟ لیکن وہ ہمیشہ اس ذکر کو ٹال جاتا تھا۔ باہر آنے جانے کے سلسلے میں وہ اکیلا ہی جاتا تھا اور ایک مرتبہ بھی وہ مجھے ساتھ نہ لے گیا۔ اور فی الواقعہ اس حرکت سے میں سخت ناراض تھا۔

ہفتے کے اختتام پر اس نے اچانک یہ بتایا کہ وہ بیکس ہل اور اس کے گرد و نواح میں جانے کا ارادہ رکھتا ہے اور اس نے اس بار مجھے بھی ساتھ چلنے کی دعوت دی۔ یہ کہنا غیر ضروری ہوگا کہ انتہائی مسرّت سے میں نے یہ دعوت قبول کر لی، لیکن بعد میں مجھے یہ پتہ چلا کہ اس نے خصوصی پارٹی کے تمام افراد کو بھی اپنے ہمراہ چلنے کے لئے بُلایا تھا اور وہ سب کے سب بھی میری طرح

اس عجیب و غریب دعوت پر حیران تھے لیکن سب لوگ اس کے ہمراہ بکیس ہل جانے کے لئے رضامند ہو گئے۔

بکیس ہل پہنچنے کے بعد سب سے پہلے وہ مسٹر اور مسز برنارڈ کے بنگلے پر گیا۔ اور مسز برنارڈ کی زبانی مسٹر کرسٹ کے آنے اور جرابیں فروخت کرنے کا تفصیلی قصہ سُنا۔ پھر وہ اُس ہوٹل میں گیا جہاں مسٹر کرسٹ نے قیام کیا تھا اور ہوٹل کے منیجر سے اس کی آمد و رفت اور بکیس ہل میں روانہ ہونے کے صحیح اوقات معلوم کیے۔ جہاں تک میں اندازہ کر سکا، پوئرو کے سوالات سے کوئی خاص یا نئی چیز دریافت نہیں ہوئی ——— لیکن پھر بھی وہ نہایت مطمئن نظر آتا تھا ——— پھر وہ ساحل سمندر پر اس جگہ گیا جہاں بیٹی برنارڈ کی لاش پائی گئی تھی۔ اس جگہ وہ چل پھر کر چند منٹ تک زمین کو اپنی نگاہوں سے ماپتا رہا ——— میں نہیں سمجھ سکا کہ اس حرکت سے اس کا مطلب کیا تھا، حالانکہ دن میں دو مرتبہ تو جوار بھاٹا پوری جگہ ڈھانپ لیتا تھا! البتہ اُس وقت تک مجھے یہ معلوم ہو گیا تھا کہ پوئرو کی حرکات اس کے خیال کے مطابق ضرور کوئی راز اپنے اندر رکھتی ہیں لیکن ظاہری طور پر وہ بے معنی ہی تھیں ——— پھر وہ ایک جانب چلتا ہوا اُس مقام تک پہنچا جہاں ایک کار کے کھڑا ہونے کے نشانات نظر آتے تھے اور پھر اس مقام سے چلتا ہوا وہ وہاں تک گیا جہاں بکیس ہل سے ایسٹ بورن جانے والی بسیں انتظار کرتی تھیں۔

آخر کار یہ ترالی تفتیش ختم کر کے وہ ہم سب کے ساتھ جنجر کیٹ کیفے میں پہنچا اور اُس موٹی ویٹرس مس ہگلے نے ہمارے سامنے بے مزہ چائے کی پیالیاں لا کر رکھ دیں ——— اور پھر میری حیرت کی انتہا نہ رہی جب خلاف عادت پوئرو نے مس ہگلے کی موٹی بھدّی پنڈلیوں کی تعریف شروع کر دی ——— مس ہگلے یہ تعریف سُن کر قہقہے لگانے لگی اور کہا کہ خدا اُن

فرانسیسیوں سے سمجھے، یہ سب کے سب ایسے ہی ہوتے ہیں ——— پوئرو کو وہ فرانسیسی سمجھ رہی تھی، حالانکہ وہ بلجیم کا رہنے والا تھا، لیکن پوئرو نے اُسے نہیں ٹوکا ——— چائے پینے کے بعد وہ کہنے لگا۔

"خواتین و حضرات! بکیس ہل میں میرا کام ختم ہو گیا ہے ——— اور اب میں ایسٹ بورن جانے کا ارادہ رکھتا ہوں۔ وہاں بھی تھوڑی سی انکوئری کرنی ہے اور بس ——— اور آپ لوگوں کا وہاں بھی میرے ہمراہ جانا غیر ضروری معلوم ہوتا ہے۔ اس اثنا میں آیئے ہم واپس اپنے ہوٹل چلیں اور کاک ٹیل سے محظوظ ہوں۔ اس چائے نے تو میرے مُنہ کے ذائقے کا ناس مار دیا ہے ———"

کاک ٹیل کی میز پر فرسنیکلن کلارک نے تجسّس آمیز لہجے میں کہا۔

"میں سمجھ رہا ہوں کہ آپ کس چیز کے پیچھے پڑے ہوئے ہیں۔ آپ دراصل مسٹر کرسٹ کی وہ ایلیبی (ALIBI) ختم کرنا چاہتے ہیں جو بکیس ہل کی واردات کے سلسلے میں اس کے پاس موجود ہے ——— لیکن بہرحال میں یہ نہیں سمجھ سکا کہ آپ اس قدر خوش کیوں ہیں اور جب کہ آپ کو کوئی نئی بات بھی معلوم نہیں ہے۔"

"آپ کا کہنا صحیح ہے مسٹر کلارک۔"

"خیر ——— تو پھر؟"

"صبر کیجئے ——— صبر کیجئے مسٹر ——— ہر کام اپنے وقتِ مقررہ پر ہی سرانجام پاتا ہے۔"

"لیکن بہرحال آپ اس قدر خوش کیوں نظر آ رہے ہیں۔ کچھ تو ہے جس کی پردہ داری ہے۔"

"آہا ——— اصل یہ ہے کہ میرے ایک چھوٹے سے نظریے کے خلاف ابھی تک

کوئی بات ثابت نہیں ہو سکی اور یہی میرے خوش ہونے کا سبب ہے۔"

دفعتاً اُس کا چہرہ سنجیدہ ہو گیا۔

"میرے دوست ہاسٹنگ نے مجھے ایک مرتبہ بتایا تھا کہ اپنے بچپن میں وہ دوستوں کے ساتھ ایک کھیل کھیلا کرتا تھا ——— ایک عجیب سا کھیل۔ اس کا نام ہے دی ٹرُتھ (THE TRUTH) یعنی سچ ——— یہ ایک کھیل ہے جس میں ہر کھیلنے والے سے باری باری تین سوال دریافت کیے جاتے ہیں جن میں سے دو سوالوں کا جواب قطعی طور پر صحیح دینا پڑتا ہے۔ اور تیرے سوال کو ٹالا جا سکتا ہے ——— اور سوال وہ پوچھے جاتے ہیں جو ذرا ناشائستہ سے ہوتے ہیں ——— لیکن کھیل کا ہر شریکِ کار پہلے یہ قسم کھاتا ہے کہ وہ سوالات کا جواب سچ سچ دے گا ——— اور جھوٹ نہیں بولے گا ———" یہ کہہ کر اس نے توقف کیا۔

سب لوگ حیرت سے اس کی شکل تکتے رہے کہ اس گفتگو کا آخر کیا موقع ہے۔ آخر میگن برنارڈ سخت لہجے میں بولی۔

"مسٹر پوئرو اس مذاق سے آخر آپ کا مطلب کیا ہے؟"

"مطلب یہ ہے محترمہ برنارڈ کہ میں یہ کھیل کھیلنا چاہتا ہوں۔" پوئرو نے جواب دیا۔ "لیکن اب یہ ضروری نہیں ہوگا کہ تین سوالات ہی کیے جائیں۔ صرف ایک ہی سوال کافی ہوگا۔ آپ سب سے ایک ایک سوال کیا جائے گا۔"

"بے شک ہم ہر سوال کا جواب دیں گے۔" فرینکلن کلارک نے بے صبری سے کہا۔

"آہ ——— لیکن یہ یاد رکھیے کہ بچوں کے کھیل کی نسبت یہ کھیل ذرا سنجیدہ نوعیت کا ہے۔ کیا آپ سب قسم کھاتے ہیں کہ سچ بولیں گے؟"

پوئرو کا لہجہ اتنا سنجیدہ تھا کہ دوسرے افراد بھی حیرت کا مجسّمہ بنے ہوئے سنجیدہ ہو گئے اور سب سے سچ بولنے کا حلف اُٹھا لیا۔

"خوب ——" پوئرو نے کہا۔ "آیئے اب کھیل شروع کریں ——"

"میں تیار ہوں ——" مس تھوراگرے نے کہا۔

"آہا —— لیڈیز فرسٹ کا اصول بے شک صحیح ہے —— لیکن میں آج اس کے اُلٹ کرنا چاہتا ہوں۔"

یہ کہہ کر پوئرو فرینکلن کلارک کی جانب پلٹا اور پہلا سوال اُس سے کیا۔

"کہیئے مسٹر کلارک اس سال الیکٹ میں جن خواتین نے ہیٹ پہن رکھے تھے، اُن کے بارے میں آپ کا کیا خیال ہے؟"

فرینکلن کلارک حیرت سے اس کا منہ تکنے لگا۔

"کیا آپ مذاق کر رہے ہیں؟"

"ہرگز نہیں۔"

"کیا واقعی یہ سوال آپ نے سنجیدگی سے کیا ہے؟"

"قطعی سنجیدگی سے۔"

یہ سُن کر کلارک نے ہنسنا شروع کیا۔ "خیر، مسٹر پوئرو میں خود تو الیکٹ نہیں گیا لیکن کاروں میں جاتی ہوئی ان عورتوں کو میں نے اکثر دیکھا ہے اور میرا یہ خیال ہے کہ اُن ہیٹوں کی نسبت وہ ہیٹ بہت بڑے بڑے تھے جو وہ عام طور پر پہنتی ہیں ——"

"نہایت بھدّے؟"

"جی ہاں —— قطعی بھدّے۔"

پوئرو مسکرایا اور پھر ڈونلڈ فریبر کی جانب مڑا۔

"کہیے مسٹر فریبر اس سال آپ نے چھٹیاں کب لی تھیں؟"

اب ڈونلڈ فریبر کے گھورنے کی باری تھی ——— "میری چھٹیاں؟ اگست کے پہلے دو ہفتوں میں۔"

اس کا چہرہ دفعتاً کانپنے لگا۔ میں نے اندازہ لگایا کہ اس سوال سے اُسے اپنی بدنصیب محبوبہ یاد آ گئی ہو گی۔

پوئرو نے البتہ اس کے جواب پر کوئی مزید توجہ نہ دی۔ پھر وہ تھوڑا گرے کی جانب پلٹا اور میں نے دفعتاً پوئرو کی آواز میں ایک عجیب سی تبدیلی محسوس کی ——— اس نے صاف مگر تیز لہجے میں سوال کیا۔

"میڈموازل ——— فرض کیجیے لیڈی کلارک کی موت کے بعد اگر سر مائیکل کلارک آپ سے شادی کی درخواست کرتے تو کیا آپ اُن سے شادی کر لیتیں؟"

مس گرے طیش میں آ کر اپنی کرسی سے اُٹھ کھڑی ہوئی۔

"آپ کو یہ بے ہودہ سوال کرنے کی جرأت کیسے ہوئی ——— یہ میری توہین ہے ———"

"شاید ——— لیکن آپ سچ بولنے کی قسم اُٹھا چکی ہیں۔ جواب دیجیے ہاں یا ناں؟"

"سر مائیکل کلارک کا رویّہ میرے ساتھ نہایت ہمدردانہ اور پُرشفقت تھا اور انہوں نے مجھ سے ہمیشہ ایک بیٹی کی طرح برتاؤ رکھا ——— اور میں بھی انہیں اپنے باپ جیسا درجہ دیتی تھی ———"

"معاف فرمایئے محترمہ ـــــــ یہ کوئی جواب نہیں ہے۔ میرے سوال کا ہاں یا ناں میں جواب دیجئے۔"

لڑکی نے یک لحظہ تامل کیا پھر بولی ـــ "بے شک اس کا جواب نفی میں ہے۔"

پوئرو نے اس پر کوئی تبصرہ نہ کیا۔ صرف یہ کہا ـــــــ "شکریہ۔"

اس کے بعد اُس نے میگن برنارڈ کی جانب رُخ کیا ـــــــ اور میں نے دیکھا کہ میگن کا چہرہ ایک دم پیلا پڑ گیا۔ اس کا سانس تیزی سے چلنے لگا جیسے وہ کسی سخت آزمائشی امتحان کے لئے بند باندھ رہی ہو۔"

پوئرو کی کرکٹتی ہوئی آواز ہمارے کانوں میں پہنچی۔

"میڈموازل برنارڈ! بتایئے میری تحقیقات کا نتیجہ کیا برآمد ہوگا؟ کیا آپ مجھ سے یہ چاہتی ہیں کہ میں سچ ظاہر کردوں یا نہ؟"

میگن کا سر نخوت سے تن گیا۔ مجھے پکا یقین تھا کہ وہ کیا جواب دے گی۔ مجھے معلوم تھا کہ وہ سچائی کے لئے جنونی جذبات رکھتی ہے۔ اس نے نہایت صفائی سے اس سوال کا جواب دیا جسے سُن کر میں مبہوت رہ گیا۔

"نہیں۔"

یہ سُن کر سب اپنی جگہ سے اُچھل پڑے۔ پوئرو اپنی نشست سے ذرا آگے کو جُھکا اور میگن کے چہرے کا معائنہ کرتے ہوئے بولا۔

"میڈموازل برنارڈ! آپ نہیں چاہتیں کہ سچ ظاہر ہو ـــــــ لیکن آپ سچ بول تو سکتی ہیں۔"

یہ کہہ کر وہ اُٹھا، اور دروازے کی جانب چلا ـــــــ لیکن پھر کچھ یاد کر کے پلٹا۔

اور میری ڈریسنگ کی جانب گیا۔

"بتاؤ لڑکی کیا تمہارا بھی کوئی محبوب ہے؟"

"یہ سُن کر میری کے سپرے پر شرم و حیا کی سُرخی دوڑ گئی۔

"اوہ ـــــ مسٹر پوئرو ـــــ میں ـــــ مجھے ـــــ میں کیا کہہ سکتی ہوں۔

وہ مسکرایا ـــــ اور منہ میں کچھ بڑبڑا کر میری جانب پلٹا ـــــ "آؤ ہاسٹنگ، اب ہمیں ایسٹ بورن چلنا چاہیے۔"

کار باہر پہلے سے انتظار کر رہی تھی۔ ان سب کو حیران و ششدر چھوڑ کر ہم دونوں ایسٹ بورن روانہ ہو گئے۔

"یہ سوالات کرنے سے کوئی فائدہ بھی ہوا؟" میں نے راستے میں پوچھا۔

"میں اس وقت کچھ نہیں بتاؤں گا۔ جو کچھ میں کر رہا اس سے تم خود نتائج اخذ کر سکتے ہو ـــــ"

یہ سُن کر میں خاموش ہو گیا ـــــ اور پوئرو جو اُس وقت معمول سے زیادہ خوش نظر آ رہا تھا، کسی گانے کی دُھن گنگنانے لگا ـــــ جب ہم پیون سے کے مقام سے گزر رہے تھے تو دفعتاً اُس نے کار ٹھہرانے کا حکم دیا۔ اور مجھ سے کہا آؤ ذرا قلعہ کی سیر کریں گے ـــــ قلعہ دیکھ کر جب ہم واپس لوٹ رہے تھے تو ایک جگہ چند میلے کچیلے دیہاتی بچے زور و شور سے کوئی گانا گا رہے تھے ـــــ پوئرو وہیں رُک کر یہ گانا سُننے لگا۔ تھوڑی دیر بعد وہ بولا۔

"ذرا سنو تو ہاسٹنگ ـــــ یہ بچے کیا کہہ رہے ہیں۔ میری سمجھ میں نہیں آتا۔"

میں نے اس آواز پر کان لگائے اور تھوڑی دیر بعد میں نے گانے کے بول سمجھ لئے۔

"اینڈ پیچ اے فوکس۔

اینڈ پُٹ ہم اِن اے بوکس

اینڈ نیور لِٹ ہم گو۔"

"اینڈ پیچ اے فوکس، اینڈ پُٹ ہم اِن اے بوکس، اینڈ نیور لِٹ ہم گو۔" پوئرو نے دہرایا۔ ——— دفعتاً اس کا چہرہ خوف ناک حد سنجیدہ ہو گیا ——— "نہایت خوف ناک ہے یہ گانا۔" وہ ایک منٹ تک خاموش رہا پھر بولا ——— "آؤ چلیں۔"

کار کے قریب پہنچتے پہنچتے اُس نے کئی بار اپنا سر نفی میں ہلایا۔ پھر دفعتاً کہنے لگا۔

"کل ——— میں اُس شخص کسٹ سے ملنے کے لئے جیل جا رہا ہوں۔" پھر وہ ڈرائیور کی جانب مُڑا۔

"لندن واپس چلو۔"

"کیا تم ایسٹ بورن نہیں جا رہے ہو؟" میں نے غصّے سے چلّا کر کہا۔

"اب کیا ضرورت ہے ہیسٹنگز میرا مقصد تھا وہ یہیں پورا ہو چکا ہے۔"

اے، بی، سی

اے، بی، سی کیس میں مجھے ساری عمر اس بات کا افسوس ہی رہے گا کہ ہرکوئل پوئرو اور ایگزنڈر بوناپارٹ کسٹ کی جیل میں ملاقات کے وقت میں موجود نہ تھا ـــــــ بات دراصل یہ تھی کہ پولیس کے ساتھ کام کرنے اور کیس سے خاص تعلق کے سبب پوئرو کو ہوم آفیسر کی جانب سے خاص احکامات کے تحت مسٹر کسٹ سے انٹرویو کا موقع دیا گیا تھا، لیکن کوشش اور سفارش کے باوجود میرے لئے اجازت نہ مل سکی۔ بہرحال اس سلسلے میں پوئرو کا نقطۂ نظر یہ تھا کہ یہ ملاقات تخلیے میں ہی ہونی ضروری ہے۔

ان دونوں حریفوں کے درمیان ملاقات میں جو گفتگو ہوئی، وہ پوئرو نے بعد میں مجھے تفصیل سُنائی جس سے مجھے اطمینان ہوگیا کہ اگر میں اس گفتگو کو تحریر میں لاؤں تو یوں محسوس ہوگا جیسے میں بھی اس ملاقات کے وقت وہاں موجود تھا ـــــــ مسٹر کسٹ اپنی کوٹھڑی میں ایک جانب سمٹا ہوا سا بیٹھا تھا۔ اور گردن آگے جھکی ہوئی تھی ـــــــ پوئرو کے داخل ہونے

ہی اس نے بے چینی سے اپنے کوٹ کو نوچنا شروع کیا۔

چند منٹ تک پوئرو خاموش بیٹھا مسٹر کسٹ کی صورت تکتا رہا ——— جیل کی کوٹھڑی میں اس وقت جیسے سکون و اطمینان کے لمحات کی فراوانی میسر تھی ——— یقیناً یہ لمحہ نہایت ڈرامائی تھا ——— اس طویل ڈرامے میں کام کرنے والے دو حریفوں کی ملاقات ہو رہی تھی ——— آخر کار پوئرو نے نہایت نرمی سے کہا۔

"آپ کو معلوم ہے میں کون ہوں؟"

"کسٹ نے نفی میں اپنے سر کو جنبش دی۔

"نہیں ——— نہ ——— میں یہ نہیں کہہ سکتا کہ میں آپ کو جانتا ہوں ——— شاید آپ مسٹر لوکس کے نائب ہوں گے؟"

کسٹ کا لہجہ اگرچہ نہایت پُر اخلاق تھا لیکن وہ اندرونی طور پر ضرور کسی نہ کسی طرح بے چین تھا

"مجھے ہرکوئل پوئرو کہتے ہیں ———"

پوئرو نے یہ الفاظ نہایت نرمی سے کہے اور کسٹ کے چہرے کو بغور دیکھنے لگا کہ اس پر کیا اثر نمودار ہوتا ہے۔

اُس نے اپنا سر ذرا اُوپر اُٹھایا اور کہا۔" اچھا؟" اور ایک منٹ چُپ رہنے کے بعد پھر اسی لہجے میں کہا۔" اچھا؟"

پھر اس نے پوئرو کے چہرے پر نگاہ ڈالی۔ ہرکوئل پوئرو کی نگاہیں اس کی نگاہوں سے ملیں اور پوئرو نے کئی بار آہستہ سے اپنے سر کو حرکت دی۔

"ہاں ——— میں وہی شخص ہوں جس کو آپ نے خطوط تحریر کیے تھے۔"

ان الفاظ کے ساتھ ہی کوٹھڑی کی پُر سکون فضا میں ایک ارتعاش نمودار ہوا۔ مسٹر کسٹ

نے اپنی نگاہیں جھکا کر تیز و تند اُکھڑے لہجے میں کہا۔

"میں نے آپ کو کبھی کوئی خط نہیں لکھا ـــــ وہ خطوط میں نے ہرگز نہیں لکھے ـــــ میں کئی بار یہی بات کہہ چکا ہوں۔"

"مجھے معلوم ہے۔" لیکن اگر آپ نے وہ خطوط نہیں لکھے تو پھر کس نے لکھے؟"

"کسی دشمن نے ـــــ ضرور وہ میرا دشمن ہوگا ـــــ یہ سب کے سب میرے ہی خلاف ہیں۔ پولیس بھی ـــــ سب میری جان کے دشمن ہیں۔ میرے خلاف بڑی سازش کی گئی ہے۔"

پوئرو نے اس بات کا کوئی جواب نہ دیا۔

مسٹر کسٹ نے کہا ـــــ "ہمیشہ ـــــ ہر فرد نے ہمیشہ ہی میرے خلاف حرکتیں کی ہیں۔"

"اُس وقت بھی جب آپ بچے ہی تھے؟"

مسٹر کسٹ نے ایک لمحہ اس سوال پر غور کیا۔

"نہ ـــــ نہ ـــــ اُن دنوں تو ایسی بات نہ تھی ـــــ میری ماں مجھ سے بڑا پیار کرتی تھی ـــــ لیکن اُسے نام و نمود کی خواہش جنونی حد تک تھی ـــــ اور اسی وجہ سے اس نے میرے لئے بیہودہ نام تجویز کیے۔ ـــــ الیگزنڈر ـــــ سکندر اعظم جس نے دُنیا کو فتح کرنے کا ارادہ کیا تھا ـــــ بوناپارٹ ـــــ نپولین بوناپارٹ فرانس کا عظیم شہنشاہ ـــــ میری ماں کے ذہن میں یہ فضول بات بیٹھ گئی تھی کہ میں بھی کارہائے نمایاں سرانجام دوں گا۔ وہ مجھ پر ہمیشہ یہ زور دیتی تھی کہ میں اپنے آپ کو بلند ترین شخصیت بناؤں ـــــ وہ اکثر قوتِ ارادی جیسے موضوع پر مجھ سے باتیں کیا کرتی اور کہا

کرتی تھی کہ ہر فرد اپنی قسمت کا خود مالک بن سکتا ہے ـــــــ اور وہ کہتی تھی کہ میں دنیا میں ہر کام کر سکتا ہوں۔"

ایک منٹ تک وہ چپ رہا۔

"بلاشبہ اس کی تمام باتیں غلط تھیں ـــــــ اور جلد ہی میں نے خود بھی اُنہیں محسوس کر لیا ـــــــ میں اُن افراد میں سے نہیں تھا جو زندگی پر حکمرانی کرتے ہیں۔ میں تو ہمیشہ ہی حماقتیں کرتا رہا ـــــــ اور اپنے آپ کو دُنیا کے سامنے ایک نامعقول شخص کی حیثیت سے پیش کر دیا ـــــــ میں احساسِ کمتری میں مبتلا تھا ـــــــ لوگوں سے ملتے جُلتے ڈرتا تھا۔ اسکول میں بھی مجھ پر بڑا بُرا وقت گزرا ـــــــ لڑکوں نے میرے ان بے ہودہ شاہانہ ناموں کو تمسخر اور ظرافت کا نشانہ بنا لیا ـــــــ وہ ہر وقت مجھے بادشاہ سلامت کہہ کر چھیڑا کرتے تھے ـــــــ پڑھائی اور کھیلوں میں میں ہمیشہ ہی نکمّا رہا ـــــــ ہمیشہ ـــــــ"

اس نے نفی میں اپنے سر کو جنبش دی۔

"اور پھر میری پیاری ماں وفات پا گئی ـــــــ میرے متعلق اُس کے ارمانوں پر اوس پڑ چکی تھی ـــــــ اُسے رنج تھا ـــــــ اسکول چھوڑ کر جب میں نے کمرشل کالج میں تعلیم حاصل کرنی شروع کی تو اُن دنوں بھی میں احمق کا احمق ہی رہا ـــــــ ٹائپ اور شارٹ ہینڈ سیکھنے میں مجھے دوسروں کی نسبت دُگنا وقت صرف کرنا پڑا اور پھر بھی میں اپنے آپ کو بیوقوف محسوس نہیں کرتا تھا۔ آپ میرے کہنے کا مطلب اگر سمجھیں۔"

"میں سمجھتا ہوں ـــــــ" پوئرو نے کہا۔ "آپ بات جاری رکھیے۔"

"میرے لئے یہ احساس تکلیف دہ تھا کہ ہر شخص مجھے احمق خیال کرتا ہے اور جب میں

نے ملازمت کا آغاز کیا تب بھی یہی صورت پیش آئی۔"

"اور بعد میں بھی ——— جب آپ جنگ میں شریک ہوئے؟" پوئرو نے کہا

دفعتاً مسٹر کرٹ کے مرجھائے ہوئے چہرے پر مسرت کی روشنی نمودار ہوئی۔

"آپ کو معلوم ہے جنگ سے مجھے دلچسپی تھی ——— اور عمر میں پہلی مرتبہ میں نے محسوس کیا کہ ہم سب ایک ہی جیسے فرد ہیں۔ مجھ میں اور میرے ساتھیوں میں اب کوئی امتیاز نہ تھا ———"

مسکراہٹ اس کے لبوں سے غائب ہوگئی۔

"اور پھر سر پر زخم آیا ——— ہلکا سا زخم ——— پھر مجھے مرگی کے دورے پڑنے لگے ——— دو ایک مرتبہ میں گرا ——— اور مجھے علم ہے کہ مجھ پر ایسا وقت بھی آتا ہے جب کہ میں غیر شعوری طور پر کوئی حرکت کر بیٹھتا ہوں ——— لیکن میں سمجھتا ہوں کہ انہوں نے مجھے فوج میں سے اس بناء پر ہرگز خارج نہیں کیا ہوگا۔"

"اور اس کے بعد ———؟" پوئرو نے پوچھا۔

"پھر میں نے بطور کلرک ایک جگہ ملازمت کر لی۔ معمولی سی تنخواہ پر ——— کئی برس گزر گئے ——— میرے ساتھ کام کرنے والے کلرکوں کو ترقیاں ملتی رہیں، ان کے معاوضوں میں اضافہ ہوتا رہا، لیکن مجھے کوئی ترقی نہ دی گئی ——— ایک طرف مرض کی شدت اور دوسری طرف کام کی زیادتی ——— میرے لئے دفتر میں کام کرنا عذاب عذاب تھا ——— عذاب ——— اور جب نوبت فاقوں تک پہنچنے لگی تو پھر مجھے کمیشن اور تنخواہ پر جرابیں فروخت کرنے کی پیش کش کی گئی ———"

"لیکن جس فرم کا آپ نام لیتے ہیں کہ اس نے آپ کو ملازم رکھا ہے وہ تو اس حقیقت

سے انکار کرتی ہے۔ کیا آپ اس بات سے آگاہ ہیں۔"

مسٹر کسٹ کو ایک مرتبہ پھر طیش آیا۔

"اس لئے کہ اس فرم والے بھی میرے خلاف سازش میں شریک ہیں ـــــ ضرور وہ سازش میں شریک ہیں۔"

پھر وہ کہنے لگا ـــــ "میرے پاس تحریری شہادت موجود ہے ـــــ تحریری شہادت۔ میرے پاس اُن کے بھیجے ہوئے خطوط موجود ہیں۔ اُن کی بھیجی ہوئی ہدایات موجود ہیں کہ مجھے کن کن افراد کے پاس جاکر جرابیں فروخت کرنی چاہئیں ـــــ ان افراد کی فہرست موجود ہے۔"

"لیکن وہ تحریری شہادت ہاتھ سے لکھی ہوئی نہیں ـــــ بلکہ ٹائپ شدہ ہے۔"

"ایک ہی بات ہے ـــــ ظاہر ہے کہ ایک بڑی فرم جو تھوک کاروبار کرتی ہو اپنے خطوط ٹائپ کرا کر ہی بھیجتی ہے۔"

"مسٹر کسٹ کیا آپ کو معلوم نہیں کہ ایک ٹائپ رائیٹر شناخت کیا جا سکتا ہے؟ وہ تمام خطوط ایک خاص ٹائپ رائٹر پر ٹائپ کئے گئے ہیں۔"

"پھر اس سے کیا ہوتا ہے؟"

"یہ کہ وہ ٹائپ مشین آپ کی اپنی ہے ـــــ وہی مشین جو آپ کے کمرے سے پولیس کو ملی ہے۔"

"مگر یہ مشین تو میرے کام کی ابتداء پر خود فرم نے مجھے بھیجی تھی۔"

"ہاں ـــــ لیکن فرم کے خطوط تو بعد ہی میں موصول ہوئے تھے اور اس سے یہ احساس نہیں ہوتا کہ آپ نے خود ہی وہ خطوط ٹائپ کئے اور خود ہی اپنے پتے پر بھیج دیے۔

"نہیں۔ نہیں۔ ایسا ہرگز نہیں ہوا ـــــــ یہ سب لوگ میری جان کے دشمن ہو رہے ہیں۔ انہوں نے میرے خلاف باقاعدہ پلاٹ بنایا ہے۔"

اور پھر دفعتاً اس نے کہا۔

"علاوہ ازیں اُن کے خطوط بھی اس قسم کی ٹائپ مشین پر ٹائپ ہوتے تھے۔"

"اس قسم کی ـــــــ لیکن وہی مشین نہیں جو آپ کے پاس ہے؟"

اور آپ کے کمرے کی الماری میں اے، بی، سی ریلوے گائیڈوں کی جلدیں ملی ہیں؟"

"مجھے ان گائیڈوں کے بارے میں کچھ معلوم نہ تھا۔ میں سمجھتا تھا کہ ان ڈبوّں میں جرابیں ہوں گی۔"

"اچھا یہ بتایئے کہ انڈوور میں رہنے والے افراد کی فہرست پر آپ نے مسز آبجر کے نام کے سامنے نشان کیوں لگایا تھا؟"

"اس لئے کہ مجھے مسز آبجر کے نام ہی سے ابتدا کرنی تھی۔ ـــــــ آخر کہیں سے تو ابتدا ہوتی۔"

"ہاں۔ ہاں ـــــــ کہیں نہ کہیں سے تو ابتدا کرنی پڑتی ہے۔"

"میرا مطلب وہ نہیں تھا جو آپ سمجھ رہے ہیں۔" مسٹر کسٹ نے کہا۔ "آپ نے غلط سمجھا ہے۔"

"لیکن آپ کو علم ہے کہ میں نے کیا مطلب لیا ہے؟"

مسٹر کسٹ نے اس کا کوئی جواب نہ دیا ـــــــ وہ سر سے پیر تک بُری طرح کانپ رہا تھا۔

"میں نے کوئی قتل نہیں کیا ـــــــ" وہ بولا۔ "میں قطعی بے گناہ ہوں ـــــــ غلطی

سے میرا نام لیا جا رہا ہے۔ وہ دوسری واردات بکیس ہل پر ہی تو غور کیجئے ـــــــ میں اس وقت ایسٹ بورن میں ایک شخص مسٹر سٹرلنگ کے ساتھ تاش کھیل رہا تھا ـــــــ آپ کو یہ تسلیم کرنا پڑے گا۔"

"اس کی آواز میں فتح مندی کی جھلک محسوس ہوتی تھی۔

"ہاں ـــــــ" پوئرو نے آہستہ سے کہا۔ "لیکن یہ بات تو نہایت آسان ہے کہ ہوٹل کے رجسٹر میں دستخط کرتے وقت آپ نے جان بوجھ کر تاریخ غلط درج کر دی ہو۔ اور اس وقت کسی شخص نے اس پر دھیان نہ دیا ہو۔"

"میں اُس شام کو تاش کھیل رہا تھا۔"

"ہاں۔ ہاں۔ میں اس پر یقین کرتا ہوں کہ آپ تاش بہت اچھا کھیلتے ہیں۔"

اس فقرے پر مسٹر کرٹ نے ہڑبڑا کر کہا۔

"ہاں۔ ہاں۔ آپ کا خیال صحیح ہے ـــــــ لنچ کے اوقات میں ہم اکثر تاش کھیلا کرتے تھے ـــــــ اور آپ یہ سُن کر حیران ہونگے کہ بہت سے اجنبی اکٹھے ہو کر کھیل دیکھا کرتے تھے۔" اس نے ہنس کر کہا۔ "اس موقع پر مجھے ایک شخص یاد آگیا ہے۔ اور میں اُسے کبھی نہیں بھول سکوں گا چونکہ اس نے مجھے چند عجیب باتیں بتائی تھیں۔ وہ مجھے ایک ہوٹل میں ملا ـــــــ کافی پیتے ہوئے ہم باتیں کرنے لگے۔ بیس منٹ کی گفتگو کے بعد ہی مجھے یوں محسوس ہوا جیسے میں اُسے ہمیشہ سے جانتا ہوں۔"

"اس نے آپ کو کیا نام بتایا تھا؟" پوئرو نے پوچھا۔

مسٹر کرٹ کا چہرہ متغیر ہوا۔

"اس کی باتیں سُن کر میں حیران رہ گیا ـــــــ وہ کہنے لگا کہ تمہاری قسمت تمہارے

ہاتھ پر لکھی ہوئی ہے۔ پھر اس نے مجھے اپنا ہاتھ دکھایا کہ دیکھو یہ دو لکیریں ہیں جو اس بات کا اشارہ ہیں کہ میں دو مرتبہ غرق ہونے سے بچ جاؤں گا۔" اور واقعی اس کی زندگی میں دو ایسے حادثے ہوئے کہ وہ سمندر میں غرق ہونے سے بال بال بچا ——— پھر اس شخص نے میرا ہاتھ دیکھا اور کہنے لگا۔ "مسٹر کسٹ مرنے سے پہلے تم انگلستان کے ایک مشہور و معروف شخص گے ——— اور کہا کہ بچے بچے کی زبان پر تمہارا نام ہوگا۔" لیکن اس نے کہا ——— اس نے کہا کہ ——— "

الفاظ مسٹر کسٹ کی زبان پر آتے آتے رہ گئے۔

"ہاں کیا کہا تھا؟" پوئرو نے اپنی نگاہیں اس کے چہرے پر جما دیں۔

"اس نے کہا ——— اس نے کہا تھا کہ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ میری موت نہایت دردناک ہوگی ——— پھر وہ ہنسا اور کہنے لگا۔ "مجھے تو یوں دکھائی دیتا ہے تم پھانسی کے تختے پر مرو گے۔" اس کے بعد وہ زور سے ہنس پڑا اور کہنے لگا۔" میں تو صرف مذاق کر رہا تھا۔" دفعتاً مسٹر کسٹ خاموش ہو گیا ——— اس کی نگاہیں پوئرو کے چہرے سے ہٹ کر کمرے میں اِدھر اُدھر بھٹک رہی تھیں۔

"میرا سر ——— اُف خدایا ——— سر کا درد میرے لئے خوف ناک اذیت کا باعث بن جاتا ہے ——— اور پھر اکثر اوقات مجھے علم نہیں ہوتا کہ میں کیا کر رہا ہوں ——— مجھے معلوم نہیں ہوتا کہ ——— "

پوئرو اس کی جانب جھکا اور اس نے نہایت صاف مگر پُر اعتماد لہجے میں سوال کیا۔

"لیکن یہ تو معلوم ہوتا ہے کہ آپ قتل کیا کرتے ہیں؟ کیا نہیں معلوم ہوتا؟"

"مسٹر کسٹ نے نگاہ اُٹھا کر اُسے دیکھا ——— اس کی آنکھوں میں جوش و غضب

کے آثار غائب تھے۔ اب وہ واقعی پُرسکون اور سنجیدہ دکھائی دینے لگا

"ہاں ——— میں جانتا ہوں۔" اس نے کہا۔

"لیکن آپ کو یہ علم نہیں کہ آپ قتل کیوں کرتے ہیں؟"

مسٹر کسٹ نے نفی میں سر ہلایا۔

"جی نہیں ——— مجھے یہ معلوم نہیں۔"

مجرم کون؟

الیگزنڈر بونا پارٹ کسٹ سے ملاقات کے اگلے روز پوئرو نے اُن تمام افراد کو اپنے فلیٹ پر جمع ہونے کی دعوت دی جو اے، بی سی کیس میں قتل ہونے والے افراد سے قریبی تعلق رکھتے تھے ——— وقتِ مقررہ پر سب اکٹھے ہو گئے اور پوئرو کی زبان سے کیس کے بارے میں آخری تشریحات سننے کے لئے ہمہ تن گوش ——— سب کی نگاہیں سوالیہ انداز میں پوئرو کے چہرے پر جمی ہوئی تھیں اور ان کی حرکات و سکنات میں بے چینی اور اضطراب کا عنصر صاف نمایاں تھا۔

پوئرو نے تقریر سے پہلے ایک گھومتی ہوئی نظر حاضرین پر ڈالی اور آخر کار کہا۔

"اے، بی، سی کیس میں شروع سے اب تک مجھے صرف ایک لفظ پریشان کرتا رہا ہے اور وہ لفظ ہے "کیوں"؟ ابھی گذشتہ روز ہی میرے دوست کپتان ہاسٹنگ نے مجھ سے کہا تھا کہ کیس ختم ہو چکا ہے لیکن میں نے اس کے جواب میں کہا تھا کہ کیس کا راز قاتل کی شخصیت میں پوشیدہ

ہے۔ دوسرے الفاظ میں یوں سمجھیے کہ اصل مسئلہ قتل کی وارداتیں نہیں تھا بلکہ اے، بی، سی کی شخصیت کا راز تھا۔ اُس نے قتل کی ان وارداتوں کو ضروری سمجھا، کیوں؟ اس نے مجھے اپنا حریف منتخب کیا، کیوں؟

"ان سوالات کے جواب میں یہ کہہ دینا فضول سی بات ہے کہ قاتل کے دماغ کی چولیں ہلی ہوئی ہیں اور وہ پاگل ہے اور یہ کہنا کہ ایک شخص اپنے پاگل پن کی بنا پر بعض جنونی حرکتیں کرتا ہے تو یہ محض حماقت اور لایعنی بات ہوگی ——— ایک پاگل شخص بھی صحیح الدماغ شخص کی طرح، اپنے نقطۂ نظر کے مطابق جو اقدام کرے گا، وہ اس کی دانست میں منطقی اور معقول ہوگا ——— مثال کے طور پر ایک پاگل اگر اپنے آپ کو مہاتما گاندھی تصور کرے تو اس صورت میں اس کی تمام حرکتیں اور کُل رویّہ، نہایت معقول اور بامعنی بن جاتا ہے۔ اس کیس میں ضروری تھا کہ ایسے باضابطہ ذہن کا تصور کیا جائے جو نہ صرف منطقی اعتبار سے معقولیت رکھتا ہو بلکہ اس حد تک اعلیٰ ہو کہ وہ قتل کی چار وارداتوں (یا اس سے زیادہ) کی اسکیم تیار کرے، ہر کوئل پوئرو کو واردات سے پیشتر خطوط کے ذریعے چیلنج کرے اور اپنی اسکیم کو نہایت ہوشیاری سے عملی جامہ بھی پہنائے۔

"میرا دوست ہاسٹنگ آپ کو بتائے گا کہ جب اے، بی، سی کا پہلا خط مجھے موصول ہوا تھا، میں اُسی لمحے سے نہایت متفکر اور پریشان تھا اور میرے دل میں یہ بات آئی کہ اس خط میں ضرور کوئی نہ کوئی ایسی بات ہے جو کھٹکتی ہے۔"

"آپ کا خیال بالکل صحیح تھا۔" فرینکلن کلارک نے خشک لہجے میں کہا۔

"جی ہاں ——— بدقسمتی سے ہوا یہ کہ کیس کے آغاز ہی میں میں نے ایک زبردست غلطی کی ——— میں نے اپنے احساسات کو، جو اس خط سے متعلق میرے دل میں پیدا

ہوئے تھے، محض ایک تاثر ہی رہنے دیا۔ اور دل میں جو کھٹک پیدا ہوئی تھی اُسے یہ درجہ دیا جیسے مجھے الہام ہوا ہو ——— حالانکہ ایک متوازن اور باعمل ذہن کے لئے غیبی علم یا الفا کوئی معنی نہیں رکھتا ——— بلاشبہ بعض اوقات کسی شے کے بارے میں غیر شعوری طور پر دل میں کوئی بات پیدا ہوتی ہے جس کا منبع عقل اور ذہن کو قرار نہیں دیا جاسکتا ——— لیکن اسے محض آپ کے لاشعور کا اندازہ یا قیاس کہا جاسکتا ہے۔ آپ خود کسی شے کے متعلق کچھ قیاس کر کے نتیجہ اخذ کر سکتے ہیں، لیکن یہ قیاس یا تو صحیح ہوگا یا غلط ——— اگر یہ صحیح ہے تو آپ اسے الہام کا درجہ دے سکتے ہیں، لیکن اگر یہ غلط ثابت ہو تو شاید آپ اس کا ذکر ہی نہ کریں، لیکن یاد رکھئے جس بات کو عام طور پر غیبی اشارہ یا الہام کہہ کر پکارا جاتا ہے، اس کی بنیاد دراصل منطقی نتیجہ اور تجربہ کے تاثر پر مبنی ہوتی ہے۔ ایک ماہر فن جب کسی تصویر، کسی میز یا کرسی یا کسی چیک پر دستخط دیکھ کر اچانک یہ محسوس کرے کہ اس میں کوئی نہ کوئی غلط بات ضرور ہے، اُسے اُس شے کی باریکیوں میں جانے کی ضرورت نہیں ہوتی، بس ایک اندرونی شے اُسے بتاتی ہے کہ اس میں فلاں بات غلط ہے۔ لیکن یہ محض قیاس نہیں ہوتا، بلکہ اس کی بنیاد دراصل اس ماہر فن کے علم اور تجربے کے تاثر پر ہی ہوتی ہے۔

"بہرحال مجھے یہ اعتراف ہے کہ پہلے خط پر میں نے وہ توجہ نہیں دی جو مجھے اس پر صرف کرنی چاہیے تھی، لیکن اس خط نے مجھے شدت سے یقین ضرور کر دیا۔ پولیس کا خیال تھا کہ یہ کسی کی شرارت ہے لیکن میں اسے سنجیدگی قرار دیتا تھا اور مجھے یہ یقین کامل تھا کہ خط میں جو تاریخ درج کی گئی ہے اس تاریخ کو انڈوور کے مقام پر قتل کی واردات ضرور وقوع پذیر ہوگی۔ اور جیسا کہ آپ سب کو علم ہے، قتل کی واردات ہوئی۔ پہلی واردات کے بعد مجھے چند یقینی علامات حاصل ہوئیں ——— نمبر ایک خط، نمبر دو، طرز واردات اور نمبر ۳ وہ فرد جسے قتل کیا گیا۔

اور میں نے یہ دریافت کیا کہ واردات اور خط بھیجنے کا مقصد کیا تھا۔"

"شہرت۔" کلارک نے رائے ظاہر کی۔

"یقیناً قاتل احساس کمتری کا مریض تھا اور اسی ذریعے سے وہ یہ مرض دُور کر سکتا تھا۔" تھوراگڈ نے مزید کہا۔

"بلاشبہ یہی نظریہ درست نظر آتا تھا اور اسی راستے پر چل کر کوئی سراغ لگایا جا سکتا تھا، لیکن سوال تو یہی ہے کہ مجھے کیوں؟ ہر کوئل پوئرو کو خط بھیجنے کا مطلب کیا تھا۔ مجرم اگر اسکاٹ لینڈ یارڈ کو براہِ راست خطوط بھیجتا تو اُسے کہیں زیادہ شہرت نصیب ہو سکتی تھی۔ واردات کے بعد تو اخبارات اسے شہرت کے آسمان پر لے اُڑتے ——— پھر مجرم نے مجھے یعنی ہر کوئل پوئرو کو ہی خطوط بھیجنے کیوں مناسب سمجھا؟ کیا اس کے پس پردہ کوئی ذاتی وجوہ موجود تھیں؟ اے، بی، سی خطوں میں طنز و استہزار کا ہلکا سا عنصر اس حقیقت کی غمازی کرتا تھا کہ اُسے غیر ملکی افراد سے تعصّب ضرور ہے لیکن اتنا نہیں جس سے میرے دل کو اطمینان ہو جاتا کہ شاید ایک غیر ملکی سراغ رساں ہونے کی حیثیت سے وہ مجھ سے نفرت رکھتا ہو۔

"پھر دوسرا خط آیا اور بکس ہل میں بیٹی برنارڈ کو قتل کر دیا گیا ——— اور اب یہ بات روزِ روشن کی طرح نمایاں ہو گئی (مجھے تو پہلے ہی شک ہو گیا تھا) کہ قتل کی وارداتوں کا کا از تکاب حروف تہجی کے اعتبار سے کیا جا رہا ہے، لیکن بہرحال یہ سوال جوں کا توں موجود تھا کہ اے، بی، سی کو قتل کی یہ وارداتیں کرنے کی ضرورت کیوں درپیش ہوئی؟"

میگن برنارڈ کی کرسی میں حرکت کے آثار نمودار ہوئے اور اس نے پہلو بدل کر کہا۔

"کیا ایسا نہیں ہے کہ ——— کہ جیسے اس پر خون کرنے کی دُھن سوار ہو؟"

پوئرو اس کی جانب پلٹا ——— "میڈموازل آپ نے بالکل صحیح فرمایا۔"

واقعی ایسی ہی بات ہے یعنی خون کر کے شہرت پانے کی زبردست خواہش ـــــ لیکن مصیبت تو یہی ہے کہ یہ نظریہ کیس کے واقعات پر فٹ نہیں بیٹھتا ـــــ ایک جنونی قاتل جسے محض قتل کرنے کی ہی خواہش ہو وہ حسبِ معمول اُن سب افراد کو قتل کر دے گا، جہاں تک اس کے لئے ممکن ہوگا اور ایسے قاتل کا پہلا اقدام یہ ہوگا کہ وہ اپنا کوئی سراغ نہ دے نہ کہ دوسروں کی توجہ خود ہی اپنے اُوپر مبذول کرائے؟ اس کیس میں قتل کی چار وارداتیں ہوئی ہیں ـــــ اور ہمیں صاف محسوس ہوتا ہے کہ اگر قاتل خطوط نہ بھیجتا تو مسز آسپچر کے قتل کے الزام میں اس کے شرابی خاوند آسپچر کو پکڑا جاتا ـــــ بیٹی برنارڈ کے قتل میں، ڈونلڈ فریسر یا میگن برنارڈ کو اور سرمائیکل کے قتل کے الزام میں مسٹر فرینکلن کلارک ہی پر شبہ کیا جاتا ـــــ کیونکہ یہی افراد مقتولوں کے قریبی رشتے دار تھے ـــــ اور نامعلوم جنونی قاتل کی جانب کسی کا خیال تک نہ جاتا ـــــ تب پھر قاتل نے یہ کیوں ضروری سمجھا کہ وہ لوگوں اور پولیس کی توجہ اپنی جانب مبذول کرائے؟ یہ ضروری کیوں ہوا کہ ہر واردات کے بعد لاش کے قریب ایک اے، بی، سی ریلوے گائیڈ رکھ دی جائے؟ کیا وارداتوں کے ساتھ اے، بی، سی ریلوے گائیڈ کا کوئی خاص تعلق تھا؟

"اگرچہ ان سوالات کا واضح اور روشن جواب میرے پاس نہ تھا، تاہم میں نے محسوس کیا کہ قاتل کے بارے میں بعض یقینی باتیں ضرور معلوم ہوئی ہیں۔"

مثلاً کون کونسی؟" ڈونلڈ فریسر نے دریافت کیا۔

"پہلی تو یہ کہ اس کا ذہن سطحی ہے ـــــ اس نے وارداتوں کی اسکیم حروف تہجی کی بنیاد پر ترتیب دی ہے ـــــ اور یہ چیز اس کے نزدیک اہم تھی ـــــ اور دوسرے یہ کہ مقتولوں کے انتخاب میں اس نے کوئی خاص معیار قائم نہیں کیا ـــــ

مسز آسچر، بیٹی برنارڈ، سر مائیکل کلارک، یہ تینوں افراد ہر حیثیت سے آپس میں مختلف ہیں ان میں نہ تو جنس کی مطابقت ہے اور نہ عمر کی اور یہی بات مجھے کھٹکتی رہی کہ ایسا کیوں ہے؟

"اگر ایک شخص بلا فرق و امتیاز قتل کا ارتکاب کرتا ہے تو محض اس بنا پر کہ جو اُسے پریشان کرے یا اس کے راستے میں رکاوٹ بنے، اُسے ختم کر دیا جائے ـــــ لیکن حروف تہجی کی ترتیب سے جو قتل ہوئے ہیں وہ ظاہر کرتے ہیں کہ اس کیس میں ایسی صورت نہیں ـــــ پہلی نوعیت کا قاتل عام طور پر خاص قسم کے افراد کو قتل کے لئے منتخب کرتا ہے۔ یعنی ہمیشہ جنسِ مخالف کے افراد ہی اس کے بے رحم ہاتھ کا نشانہ بنتے ہیں۔

"اے، بی، سی ریلوے گائیڈوں کے لئے میں نے یہ ہلکا سا نتیجہ اخذ کیا کہ قاتل ایک "ریلوائی ذہن" (RAILWAY MINDED) کا مالک ہے۔ لڑکیوں کی نسبت لڑکے ریلوں کو زیادہ پسند کرتے ہیں اور یہ اس بات کی طرف بھی اشارہ ہے کہ قاتل کا ذہن فی الحال محدود ہے اور اس میں کسی حد تک بچپنا پایا جاتا ہے اور لڑکپن کا غلبہ اس پر ابھی تک موجود ہے۔

"بیٹی برنارڈ کی موت اور طرزِ ہلاکت نے مجھے چند اور یقینی علامات دیں۔ میں نے جب یہ سُنا کہ اس کی پیٹی سے اس کا گلا گھونٹا گیا ہے تو مجھے فوراً یہ محسوس ہوا کہ قاتل کی شخصیت کے متعلق اس سے بڑی مدد لی جا سکتی ہے (معاف فرمایئے مسٹر فریسر) یہ بات ظاہر کرتی ہے کہ اُسے کسی ایسے شخص نے ہلاک کیا جس سے بیٹی برنارڈ کافی بے تکلف ہوگی اور جب میں نے مقتولہ کے کردار اور چال چلن کے بارے میں معلومات حاصل کیں تو واردات کی ایک تصویر میرے ذہن میں تیار ہو گئی۔

"بیٹی برنارڈ ایک دل پھینک لڑکی تھی۔ اس کی سب سے بڑی خواہش یہ تھی کہ خوبصورت اور مالدار نوجوان اس پر توجہ دیں اور اسی لئے اے، بی، سی نے اس سے شناسائی پیدا کی اور اُسے

باہر لے گیا ——— معلوم ہوتا ہے کہ اے بی سی میں جنسِ مخالف کے لئے ضرور کچھ نہ کچھ کشش تھی اور وہ بھی لڑکیوں کو بہلانے پھسلانے کا کافی تجربہ رکھتا تھا ——— میں تصور کی آنکھ سے دیکھتا ہوں کہ اے، بی، سی اور پیٹی برنارڈ ساحلِ سمندر پر موجود ہیں۔ آدمی اس کی خوب صورت پیٹی کی تعریف کرتا ہے ——— وہ اسے کمر سے اتار کر اس کے حوالے کر دیتی ہے اور وہ شخص مذاق مذاق میں پیٹی لڑکی کے گلے میں ڈال دیتا ہے اور کہتا ہے "میں تیرا گلا گھونٹ دوں" لڑکی اسے شوخی سمجھ کر ہنس دیتی ہے اور پھر ——— وہ دفعتاً پیٹی کس دیتا ہے۔"

ڈونلڈ فریسر جوش میں آکر کرسی سے اچھلا۔ اُس کا چہرہ سیاہ ہوگیا تھا۔

"ایم۔ پوئرو خدا کے واسطے ———"

"بس بس اب میں اس بارے میں کچھ نہ کہوں گا ——— لیجئے اب ہم اگلی واردات پر آتے ہیں ——— یعنی سر مائیکل کلارک کا قتل ——— اور یہاں قاتل اپنا وہی طریقۂ ہلاکت استعمال کرتا ہے جو اس نے مسز آسپر پر آزمایا ہے یعنی سر پر ضرب پہنچا کر ہلاک کرنا ——— اس واردات میں بھی حروفِ تہجی کی ترتیب کا خیال رکھا گیا ہے لیکن ایک بات نے مجھے ذرا پریشان کئے رکھا۔ اے، بی، سی ریلوے گائیڈ میں حرف (ھ) سے شہروں اور قصبوں کے جتنے نام درج ہیں، ان میں انڈوور کا نام نمبر ۱۵۵ پر آتا ہے لہٰذا (ھ) کی واردات بھی اسی مقام پر ہونی چاہیے تھی جو (B) ۱۵۵ نمبر پر درج ہے ——— یا پھر (B) ۱۵۶ نمبر پر ہونی چاہیے تھی اور حرف (c) کی واردات c ۱۵۶ پر درج شدہ قصبے میں۔ لیکن اے، بی، سی نے اس ترتیب کا خیال نہیں رکھا اور قصبوں کا انتخاب محض اتفاقیہ طور پر کر لیا ہے، لیکن ان کے نام حرف اے، بی، سی سے شروع ہوتے ہیں۔ یعنی انڈوور، بکس ہل،

اور چرسٹن۔

"بہرحال چرسٹن کی واردات نے مجھے قاتل کی شخصیت کے بارے میں زیادہ مدد نہیں دی ——— اے، بی، سی کا خط ہمیں پتہ غلط درج ہونے کے سبب دیر سے ملا اور ہم واردات روکنے کے لئے کوئی خاص انتظام نہ کر سکے ——— اس کے بعد ڈنکاسٹر کی واردات کا اعلان کیا گیا اور اس بار پولیس کی جانب سے قاتل کو پکڑنے کے لئے نہایت اعلیٰ پیمانے پر انتظامات کئے گئے اور یہ ظاہر تھا کہ اے، بی، سی کو اب مزید قتل کرنے کے لئے آزاد نہیں چھوڑا جا سکتا ——— اس سے بھی زیادہ یہ کہ جرائموں کا سراغ میرے ہاتھ میں آگیا تھا اور یہ بات صاف عیاں تھی کہ وارداتوں کے تینوں مقامات پر ایک جرائم پیشہ والے کا پایا جانا محض اتفاق کہہ کر نہیں ٹالا جا سکتا ——— اس لئے ضروری ہے کہ وہی جرائموں والا قاتل ہو ——— حالانکہ مس گرے نے اس کا جو حلیہ بیان کیا تھا وہ اُس شخص کے حلیے سے قطعاً مطابقت نہیں رکھتا جو بیٹی برنارڈ کے قاتل کی شکل میں میرے تصور میں موجود تھا۔

"اب میں جلدی جلدی بقیہ منزلوں سے گزرتا جاؤں گا ——— جو تھا قتل واقع ہوا ——— ایک ایسے شخص کا قتل جس کا نام جارج ایرل فیلڈ تھا اور یہ فرض کر لیا گیا کہ اس شخص کو قاتل نے ایک دوسرے شخص مسٹر ڈونز کے دھوکے میں غلطی سے قتل کر دیا ہے۔ مسٹر ڈونز جو مقتول جارج سے قد و قامت اور لباس میں ملتا جلتا تھا، سینما ہال میں اُس کے نزدیک ہی بیٹھا تھا۔

"اور اب آخر کار اس طویل ڈرامے کا رُخ اچانک پلٹتا ہے اور قسمت بجائے اے، بی، سی کا ساتھ دینے کے، ہمارا ساتھ دیتی ہے۔ اس کا سراغ مل جاتا ہے۔ تعاقب ہوتا ہے اور آخر کار وہ

گرفتار ہو جاتا ہے۔ اور کیس، جیسا کہ ہاسٹنگ نے کہا، ختم ہو گیا ——— بلاشبہ جہاں تک عوام کا تعلق ہے یہ بات سچ ہے کہ کیس ختم ہو چکا ہے اور مجرم جیل میں ہے اور کوئی شک نہیں کہ اُسے برڈمور کے پاگل خانے میں بھیج دیا جائے گا ——— اب کوئی اور قتل نہیں ہوگا ——— کوئی نہیں ——— بس ختم ———

"لیکن میرے لئے یہ کیس ختم نہیں ہوا ——— کیوں؟ اس لئے کہ بکیس ہل کی واردات جس وقت واقع ہوئی اُس وقت مسٹر کسٹ الیٹ بورن میں موجود تھا اور ایک شخص مسٹر سٹریچ کے ساتھ تاش کھیل رہا تھا ———"

"یہی بات مجھے بھی پریشان کر رہی ہے۔" فرینکلن کلارک نے کہا۔

"ہاں اور مجھے بھی ——— میں نے اچھی طرح تحقیق کر لی ہے اور بلاشبہ مسٹر کسٹ کا بیان صحیح ہے لیکن سوال تو یہی ہے کہ آخر یہ کیوں صحیح ہے؟ اور اس کو طے کرنے کے لئے ہمارے پاس دو نہایت دلچسپ تاویلیں موجود ہیں۔

"فرض کیجئے میرے دوستو کہ مسٹر کسٹ نے تین واردا تیں کیں یعنی (A) (C) اور (D) ——— تین قتل اور اُس نے (B) واردات نہ کی ہو تو پھر ———"

"مسٹر پوئرو ——— یہ بات تو ——— نہیں ———"

پوئرو نے میگن برنارڈ کی جانب گھور کر دیکھا اور وہ سہم کر خاموش ہو گئی۔

"خاموش رہیئے میڈموازل ——— اب میں سچائی کی جانب آ رہا ہوں ——— میں، ہرکیول پوئرو ——— جھوٹ بہت ہو چکا ——— اب سچ کو بھی آنے دیجئے ——— جیسا کہ میں نے کہا فرض کیجئے کہ بکیس ہل کی واردات مسٹر کسٹ نے نہیں کی اور یاد رکھیے کہ ۲۵ تاریخ کو ابتدائی گھنٹوں میں یہ واردات ہوئی تھی ——— یعنی اس روز

وہ واردات کے لئے آیا تھا ـــــــ فرض کیجئے کہ کوئی اس سے بھی پہلے سبقت لے گیا ہو؟ تب اس صورت میں اے، بی، سی کیا کارروائی کرتا؟ کیا ایک اور واردات کرتا؟ یا اسی واردات کو قبول کر لیتا جو کسی اور نے اس کی جانب سے انجام دے دی تھی؟"

"مسٹر پوئرو ـــــــ" میگن برنارڈ بولی۔ "آپ کا یہ خیال قطعی فضول ہے۔ تمام کی تمام وارداتیں اسی ایک شخص نے کی ہیں۔"

پوئرو نے اس فقرے کا قطعی اثر نہ لیا اور اپنی بات جاری رکھی۔

"میں نے جو قیاس ظاہر کیا ہے اس سے ایک عجیب حقیقت ظاہر ہوتی ہے اور وہ یہ کہ ایگزٹنڈر بونا پارٹ کسٹ اور بیٹی برنارڈ کے قاتل کی شخصیت میں زمین آسمان کا فرق ہے۔ مسٹر کسٹ اس قسم کا آدمی ہی نہیں کہ وہ کسی لڑکی سے رومان لڑا سکے! ورنہ اس کی شخصیت اتنی پُرکشش ہے کہ بیٹی برنارڈ جیسی دل پھینک اور عاشق مزاج لڑکی اس پر توجہ دے، لیکن اس کے ساتھ ہی مجھے ایک دقیق مسئلے کا سامنا کرنا پڑا ـــــــ بیٹی برنارڈ کی موت تک اے، بی، سی کی وارداتوں کے حقائق کو پبلک کے سامنے پیش نہیں کیا گیا تھا ـــــــ انڈوور کی واردات قطعاً غیر دلچسپ ثابت ہوئی کیونکہ اخبارات میں اے، بی، سی ریلوے گائیڈ اور اے، بی، سی خط کا تذکرہ موجود تھا ـــــــ پس بیٹی برنارڈ کی ہلاکت میں اس شخص کا ہاتھ ضرور ہے جس نے کسی نہ کسی ذریعے سے یہ دونوں باتیں معلوم کر لی تھیں ـــــــ خواہ مجھ سے، پولیس والوں سے، کپتان ہاسٹنگ سے یا مسز آسچر کے رشتہ داروں اور پڑوسیوں سے۔"

کمرے میں موت کی سی خاموشی طاری تھی ـــــــ اور ہر فرد کے چہرے کا رنگ اُڑا ہوا تھا۔

ڈونلڈ فریسر نے پُرخیال انداز میں کہا۔

"بہر حال پولیس والے بھی آخر ہماری طرح انسان ہی ہیں ——— اور اُن میں خوب صورت نوجوان ———"

اُس نے فقرہ نامکمل چھوڑ دیا اور سوالیہ انداز میں پوئرو کی جانب دیکھا ——— پوئرو نے نفی میں اپنے سر کو جنبش دی۔

"نہیں ——— یہ بات تو نہایت آسان ہے ——— میں نے آپ کو بتایا تھا کہ میرے پاس دو ناولیں ہیں۔ فرض کیجیے کہ کسٹ نے بیٹی برنارڈ کو ہلاک نہیں کیا بلکہ کسی اور نے مارا ہو؟ کیا یہ فرد بقیہ تین واردتوں کا ذمہ دار بھی ہو سکتا ہے؟"

"لیکن یہ بات عقل میں آنے والی نہیں ———" کلارک نے زور سے کہا

"اور اُسے سمجھنے کے لئے میں نے وہ کام کیا جو مجھے ابتدا ہی میں کرنا چاہیے تھا اور اے، بی، سی کے جو خطوط مجھے موصول ہوئے تھے، اُن کا میں نے مختلف نقطۂ نگاہ سے معائنہ کیا۔ جب پہلا خط مجھے موصول ہوا تھا تو اس وقت میں نے محسوس کیا تھا کہ اس میں ضرور کوئی نہ کوئی بات دل میں کھٹکتی ہے ——— جیسے کسی ماہرِ فن مصوّر کو کسی تصویر میں کوئی خامی محسوس ہو ——— اُس وقت ان خطوں میں جو بات مجھے کھٹکی وہ یہ تھی کہ انہیں ایک پاگل شخص نے ٹائپ کیا ہے ——— اب میں نے پھر اُن پر غور کیا اور اس مرتبہ میں نے پہلے کی نسبت ایک علیحدہ نتیجہ اخذ کیا۔ اب یہ حقیقت کھٹکتی مجھے محسوس ہوئی کہ جس شخص نے ان خطوں کو ٹائپ کیا، وہ بے گناہ تھا ———"

"کیا؟" میں ایک دم چلّا اُٹھا۔

"ہاں ——— قطعی یہی بات ہے ——— کیونکہ وہ خطوط جعلی تھے ——— ان سے یہ ظاہر ہوتا تھا کہ وہ کسی پاگل ——— جنونی قاتل کے خطوط ہیں، لیکن دراصل اس

میں ایسی کوئی بات ہی نہ تھی ـــــــــ "

"یہ بات عقل میں آنے والی نہیں۔" کلارک نے دُہرایا۔

"ذرا دماغ پر زور دیجئے ـــــــــ بھلا اس قسم کے خطوط لکھنے کا آخر مقصد کیا تھا؟ یہی کہ ان کے ذریعے خط لکھنے والا اپنی اور وارداتوں کی جانب لوگوں کی توجہ مبذول کرائے۔ جب میں نے پہلی بار اس پر غور کیا تو مجھے بھی کوئی راہ سجھائی نہ دی ـــــــــ لیکن اب میں ان خطوں کی اصل حیثیت سے آگاہ ہو چکا ہوں اور ان کا مقصد یہ تھا کہ قتل کی وارداتوں کے ایک سلسلے یا ایک گروپ پر توجہ مبذول کرائی جائے ـــــــــ اور اب مجھے ایک ایسے قاتل سے مقابلہ کرنا تھا جو نہایت چالاک، باذرائع، جری اور شروع سے آخر تک ایک جواری تھا ـــــــــ میرا اشارہ مسٹر کسٹ کی طرف ہرگز نہیں۔ وہ سرے سے ایسا شخص ہی نہیں جو قتل کرنے کی اہلیت رکھتا ہو۔ مجھے تو ایک قطعی مختلف شخصیت سے واسطہ پڑ رہا تھا۔ ایک ایسا شخص جس کے مزاج میں ابھی تک لڑکپن موجود ہو۔ ریلوے گائیڈ اور بچوں کا سا شوخ طرزِ تحریر اس حقیقت کے گواہ ہیں۔ عورتوں اور لڑکیوں کے لئے اُس شخص میں کشش موجود ہے اور ایک ایسا شخص جس کے نزدیک انسانی جان کی کوئی قدر و قیمت کچھ نہ ہو۔ ایک ایسا شخص جس کا قتل کی وارداتوں میں سے ایک واردات میں سرکردہ فرد ہونا ضروری ہے۔

"ذرا سوچئے کہ جب ایک عورت یا مرد قتل کر دیا جاتا ہے تو وہ کون سے سوالات ہیں جو پولیس دریافت کرتی ہے؟ موقع ـــــــــ یعنی وارادات کے وقت فلاں فلاں شخص کہاں تھا؟ مقصد ـــــــــ مقتول کی موت سے کس کو فائدہ پہنچے گا یا اس کا وارث کون ہوگا؟ اگر موقع اور مقصد پولیس پر ظاہر ہو جائے کہ فلاں شخص کے پاس جرم کرنے کا موقع بھی تھا اور مقصد بھی ـــــــــ تب قاتل کیا کرے گا؟ یہی کہ ایک جھوٹی شہادت

تیار کرے اور یہ ثابت کرے کہ واردات کے وقت وہ فلاں جگہ پر فلاں شخص کے ساتھ موجود تھا ——— لیکن یہ کام نہایت جاں جوکھوں کا ہے اور اس میں کامیابی کا زیادہ امکان نہیں ہوتا ——— لیکن اس کیس میں مجرم نے اپنے بچاؤ کے لئے ایک نرالا طریقہ اختیار کیا ہے یعنی ایک جنونی قاتل کا کردار وضع کر دیا۔

" اب میں اس کیس کی تمام واردتوں پر مختصر انداز میں نظر ثانی کروں گا اور دیکھوں گا کہ اصل ممکنہ مجرم کون ہو سکتا ہے ——— انڈوور کی واردات ؟ اس میں وہ شخص جس پر زیادہ سے زیادہ شبہ کیا جا سکتا ہے، فرینز آسپچر کی ذات ہے لیکن میں ایک لمحے کے لئے بھی یہ تسلیم کرنے کو تیار نہیں کہ وہ واردتوں کی ایسی شاندار سکیم تیار کرنے اور اسے عملی جامہ پہنانے کی صلاحیت رکھتا ہے ——— بیکس ہل کی واردات ؟ اس میں ڈونلڈ فریسر پر شک و شبے کی نگاہیں پڑ سکتی ہیں۔ اس کے پاس اہلیت بھی ہے اور ذہانت بھی ——— لیکن اپنی محبوبہ کو قتل کرنا محض رقابتی جذبات پر منحصر ہو سکتا ہے ——— اور رقابت ——— کسی کو قتل کرنے کی منصوبہ بندی نہیں کرتی ——— مجھے یہ بھی معلوم ہے کہ ڈونلڈ فریسر نے بارہ اگست کے ابتدائی دنوں میں اپنی رخصتیں حاصل کر لی تھیں، اس لئے یہ بات خلاف واقعہ ہے کہ چرسٹن کی واردات میں اس کا کوئی ہاتھ ہوگا ———

" اب ہم چرسٹن کی واردات پر آتے ہیں ——— اور فوراً ہی ہمیں احساس ہوتا ہے کہ یہاں سے ہمیں مجرم کی شخصیت کے متعلق بڑی معلومات مل سکتی ہیں ——— آنجہانی سر مائیکل کلارک ایک دولت مند شخص تھے۔ سوال یہ ہے کہ اُن کی وفات کے بعد اُن کی دولت کا وارث کون ہوگا ؟ اُن کی بیوی ——— جو موت اور زیست کی کش مکش میں مبتلا ہے۔ اور لیڈی کلارک کی موت کے بعد اس دولت کا کون وارث ہوتا ؟ سر مائیکل کا بھائی فرینکلن "

پوئرو نے آہستہ سے سر گھما کر فرینکلن کلارک کی جانب دیکھا اور دونوں کی نگاہیں ایک دوسرے کی نگاہوں سے ٹکرائیں۔

"اور پھر مجھے یقین ہو گیا ——— کہ جس شخص کو میں طویل عرصے سے دماغ کے خانۂ نہاں میں چھپائے ہوئے ہوں وہ وہی شخص تھا جسے بطور ایک فرد کے میں جانتا ہوں۔ اے، بی، سی اور فرینکلن ایک ہی شخصیت کے دو نام ہیں اور ان میں کوئی فرق نہیں۔ جرأت آمیز اور مہم پسند کردار ——— آوارہ زندگی ——— انگلستان کے لئے تعصب کی حد تک جانبداری کا الزام ——— غیر ملکی نامور افراد کے لئے حاسدانہ طبیعت۔ یہ بات ان خطوں سے بھی ظاہر ہوتی ہے جو اُس نے مجھے بھیجے ——— خوبصورت اور پُرکشش نوجوان ——— لڑکیوں کے مزاج سے بخوبی واقف اور اس کے لئے یہ قطعی آسان تھا کہ کسی کیفے سے کسی بھی لڑکی کو بہلا کر اپنے ساتھ لے جائے ——— سطحی ذہن ——— ایک روز اس نے یہاں ناموں کی فہرست تیار کی اور اے بی سی ریلوے گائیڈ کی مدد سے ناموں پر نشانات لگا دیئے ——— وہی ذہن لڑکپن جس کی جانب لیڈی کلارک نے اشارہ کیا تھا اور خود بھی مسٹر فرینکلن کی اس دلچسپی سے ظاہر ہوتا ہے جو انہیں بچّوں کے ناول پڑھنے سے ہے ——— میں یہ تحقیق کر چکا ہوں۔ کہ گھر کی لائبریری میں ای، نسبت کا لکھا ہوا ناول ریلوے چلڈرن (RAILWAY CHILDREN) موجود ہے۔ اور یہ وہی کتاب ہے جو مسٹر کلارک واردات کے روز (مچھلیاں پکڑنے کے بعد) واپس آ کر پڑھتے رہے تھے ——— اور آخر میرے دل میں کوئی شبہ نہ رہا کہ اے، بی، سی یعنی وہ شخص جس نے خطوط لکھے اور جرائم کا ارتکاب کیا ——— فرینکلن کلارک ہی تھا۔"

دفعتاً فرینکلن کلارک قہقہہ مار کر ہنس پڑا۔

"——— واہ واہ مسٹر پوئرو کیا کہنے ہیں آپ کے ——— خوب خوب ——— اور بھلا ہمارے دوست مسٹر کنٹ کے بارے میں کیا رہا جو عین موقع پر پکڑا گیا۔ جب کہ وہ کوٹ کی خون آلود آستین دھو رہا تھا؟ اور خون کے دھبے لگا ہوا تولیا اس کے سامان سے برآمد ہوا تھا؟ ممکن ہے وہ انکار کردے کہ اس نے قتل نہیں کئے ———"

پوئرو نے قطع کلامی کرتے ہوئے کہا۔

"تمہارا خیال قطعی غلط ہے۔ اُس نے اس حقیقت کو تسلیم کر لیا ہے۔"

"کیا؟ ——— فرینکلن واقعی خوف زدہ نظر آتا تھا۔

"ارے ہاں میرے دوست۔" پوئرو نے نرمی سے کہا۔ "میں نے اُس سے گفتگو کرتے ہی اندازہ کر لیا تھا کہ مسٹر کنٹ اپنے آپ کو ان وارداتوں کا مجرم سمجھتا ہے۔"

"اور پھر بھی مسٹر پوئرو اس پر مطمئن نہیں؟" کلارک نے کہا۔

"نہیں ——— کیونکہ پہلی نظر میں اُسے دیکھ کر میں نے یہ بھی جان لیا تھا کہ وہ مجرم کبھی نہیں ہو سکتا۔ نہ اس بیچارے کے پاس ہوش و حواس ہیں کہ وہ قتل کی وارداتیں کرے اور نہ اس کے پاس ذہن ہے جس کی مدد سے وارداتوں کی سکیم بنائے ——— میں تو کیس کے آغاز ہی میں قاتل کی دوہری شخصیت سے واقف ہو چکا تھا۔ اور اب میں نے دیکھ لیا کہ وہ شخصیت کون سی ہے۔ اس کیس میں دو افراد ملوث ہیں ——— یعنی اصل قاتل جو نہایت چالاک، باذرائع، جری اور خوب صورت ہے اور نقلی قاتل جو نہایت احمق، کمزور دل اور معمولی شخص ہے۔

"معمولی شخص ——— یہی وہ دو لفظ ہیں جن میں مسٹر کسٹ کی شخصیت کا سارا راز پوشیدہ ہے ——— میرا خیال ہے کہ نقلی قاتل کی شاندار سکیم کا خیال تمہارے ذہن میں

اس روز آیا جب ایک کیفے میں تمہاری ملاقات مسٹر کسٹ سے ہوئی ——— تم اس کی عجیب و غریب شخصیت اور شاہانہ ناموں سے فائدہ اُٹھانے کی ترکیب سوچنے لگے ——— اور شاید انہی دنوں تم اپنے بڑے بھائی کو قتل کرنے کے مختلف منصوبوں پر غور و فکر کر رہے تھے۔"

"واقعی؟ بھلا کیوں؟" کلارک نے پوچھا۔

"کیونکہ تمہیں اپنا مستقبل تباہ ہوتا نظر آ رہا تھا ——— مجھے علم نہیں مسٹر کلارک کہ آیا آپ نے بھی اسے محسوس کیا لیکن آپ اُسی وقت میرے ہاتھ میں آ گئے تھے جب آپ نے اپنے بھائی کا لکھا ہوا ایک خاص خط مجھے دکھایا تھا ——— اس خط میں آپ نے نہایت صفائی سے یہ ظاہر کر دیا تھا کہ مس تھوراگرے کے لئے اُن کے دل میں محبت اور ہمدردی کے شدید جذبات موجود ہیں۔ ممکن ہے اُس وقت مس گرے کے متعلق ان کے جذبات پدرانہ ہی رہے ہوں لیکن بہرحال تم اس خطرے کو صاف محسوس کر رہے تھے کہ لیڈی کلارک کی وفات کے بعد جو چند روز کی مہمان ہیں، سر مائیکل کلارک تنہائی سے گھبرا جائیں اور مس تھوراگرے کے لئے ہمدردی اور شفقت کے جذبات کوئی اور صورت اختیار کر لیں اور اس کا اختتام ان کی شادی کی صورت میں ظاہر ہو ——— ایسے واقعات دولت مند عمر رسیدہ افراد کی زندگی میں اکثر پیش آتے رہتے ہیں ——— مس گرے کی عادات و خصائل کا اندازہ لگاتے ہوئے تمہارا یہ خوف بڑھتا ہی گیا اور میرا یہ خیال ہے کہ کسی کے کردار و مزاج کا اندازہ لگانے میں تمہیں کمال حاصل ہے ——— تم نے (غلط یا صحیح) یہ اندازہ قائم کر لیا مس گرے ابھی غیر پختہ مزاج لڑکی ہے اور ہر چند وہ سر مائیکل کلارک کو باپ ہی سمجھتی ہے، لیکن یہ عین ممکن ہے کہ کل کو لیڈی کلارک کی موت کے بعد اگر سر مائیکل اس سے شادی کی درخواست کریں تو وہ اسے قبول کر لے ——— اور لیڈی کلارک بن جائے؟ عورت میں نام نمود اور مال دولت کی بڑی

خواہش ہوتی ہے ——— تمہارا بھائی ساٹھ سالہ ہونے کے باوجود نہایت صحت مند تھا اور یہ بات لازمی تھا کہ مس گرے سے اس کی اولاد ہو اور اس طرح سر مائیکل کی بے انتہا دولت کا تنہا وارث بننے کا جو خواب تم دیکھ رہے تھے وہ کبھی شرمندۂ تعبیر نہ ہوتا۔

"تمہاری زندگی مایوسی اور ناکامیوں کا مُرقع تھی۔ تم راستے کا ایک روڑا تھے جسے ہر شخص ٹھوکر مار کر ہٹا سکتا تھا ——— اب تک تم اپنے بھائی کی روٹیوں پر زندگی بسر کر رہے تھے۔ مس گرے سے تمہیں محبت ہوئی لیکن وہ بھی تمہارے بھائی کے قبضے میں جا رہی تھی۔ اس لئے تم اس کی دولت سے حسد کرنے لگے۔ میں پھر اس بات کو دُہراتا ہوں کہ تم نے اپنے بھائی کو ہلاک کرنے کی تدبیریں سوچنی شروع کیں۔ اور انہی دنوں مسٹر کسٹ کو دیکھ کر تمہارے ذہن کو ایک نرالی ترکیب سوجھی۔ مسٹر کسٹ کا شاہانہ نام، مرگی اور سر درد کا مرض۔ اس کی نااہلی اور بیخودی اور وارفتگی سے پُر شخصیت تمہاری آلۂ کار بننے کے لئے نہایت مناسب تھی۔ مسٹر کسٹ کے نام کے ابتدائی حروف بھی اے۔ بی۔ سی تھے۔ پس حروفِ تہجی کی کُل سکیم تمہارے ذہن میں تانے بانے بُننے لگی۔ قسمت تمہارا ساتھ دینے پر تُلی ہوئی تھی۔ تمہارے بھائی کا نام (c) سے شروع ہوتا تھا اور چرسٹن جہاں وہ رہتا تھا اس کا نام بھی (c) سے تھا ——— تم اس حد تک آگے گئے کہ کسٹ کو اس کے ممکنہ انجام تک کی خبر دے دی کہ وہ تختۂ دار پر مرے گا ———

"سکیم کو عملی جامہ پہنانے کے لئے تم نے جو انتظامات کئے میں اس کی داد دیتا ہوں۔ کسٹ کے نام پر تم نے جرّاحیوں کی ایک فرم کو خط لکھا کہ سامانِ جراحی کی اتنی مقدار اُسے بھیج دی جائے ——— پھر تم نے ویسے ہی ڈبوں میں اے، بی، سی ریلوے گائیڈیں کسٹ کو پارسل کر دیں۔ پھر تم نے اسی فرم کی جانب سے اپنے آپ مسٹر کسٹ کو ایک خط بھیجا جس میں اُسے کمیشن پر جراحیں فروخت کرنے کی پیشکش کی اور تم نے اپنی سکیم کو اس حد تک مکمل کر لیا کہ

وہ چاروں خطوط جو تم نے یکے بعد دیگرے مجھے بھیجے پہلے ہی سے ٹائپ کر کے اپنے پاس رکھ لئے اور پھر وہ ٹائپ مشین جس پر خطوط ٹائپ کئے گئے تھے، مسٹر کسٹ کو بھجوا دی اور اب تم دو ایسے مظلوموں کی تلاش میں مصروف ہوئے جن کے نام علی الترتیب (A) اور (B) سے شروع ہوں اور جو اجنبی ناموں کے قصبوں میں رہائش پذیر ہوں ——— انڈوور کا مقام اس حرکت کے لئے بہت مناسب تھا ——— ایک روز تم وہاں گئے اور بازار سے گزرتے ہوئے ایک دکان کے دروازے پر مسز آپجر کا نام دیکھ کر تم نے اس کا پتہ نوٹ کر لیا ——— بعد ازاں تم نے پتہ چلا لیا کہ وہ عام طور پر دکان میں اکیلی ہوتی ہے

"اب حرف (B) کے لئے تمہیں کسی آفت رسیدہ کی تلاش ہوئی ——— اس کے لئے تم نے ایک اور ترکیب اختیار کی۔ تم نے سوچا ممکن ہے دکانوں میں تمباکو بیچنے والی عورتوں کو خبردار کر دیا جائے، اس لئے کسی اور کو شکار بنانا چاہیے اور میرا خیال ہے اس مقصد کے لئے تم چھوٹے چھوٹے ہوٹلوں اور چائے خانوں میں جاتے رہے اور وہاں کام کرنیوالی لڑکیوں سے ہنسی مذاق اور چھیڑ چھاڑ کا سلسلہ شروع کیا تاکہ تمہیں پتہ چل جائے کہ کس لڑکی کا نام (B) سے شروع ہوتا ہے اور کون لڑکی تمہارے معیار پر پوری اترے گی ——— پس بیٹی برنارڈ کی صورت میں تمہیں وہ لڑکی دستیاب ہو گئی جس کی تم تلاش میں تھے۔ تم نے اس سے تعلقات بڑھائے اور بتایا کہ تم ایک شادی شدہ شخص ہو ——— اور اسی بہانے تم اُسے ایک دو مرتبہ باہر سیر کرانے لے گئے ——— اب تمہارا پروگرام قطعی تیار تھا۔ تم نے فوراً کام شروع کر دیا۔ تم نے انڈوور کے ناموں کی فہرست کسٹ کو بھیج دی اور اُسے حکم دیا کہ فلاں تاریخ تک وہاں جائے اور فلاں فلاں افراد کے ہاتھ جرابیں فروخت کرنے کی کوشش کرے ——— اور اس کے بعد تم نے پہلا اے، بی، سی خط مجھے بھیج دیا۔

"مقررہ روز تم انڈوور گئے اور مسز آپچر کو ہلاک کر دیا اور کسی نے تمہیں نہیں دیکھا۔

"قتل نمبر ا نہایت کامیابی سے سرانجام پا گیا۔

"دوسرے قتل کے لئے تم نے یہ ہوشیاری کی کہ مقررہ تاریخ سے ایک روز پیشتر ہی اس کا ارتکاب کر دیا۔ اور مجھے یقینِ کامل ہے کہ ۲ جولائی کو رات بارہ بجے سے پیشتر ہی بیٹی برنارڈ مر چکی تھی ——— اور اب ہم قتل نمبر ۳ کی طرف آتے ہیں اور تمہارے نقطۂ نگاہ کے مطابق حقیقت میں یہی اصل قتل تھا۔ اور یہاں میں اپنے عزیز دوست کپتان ہاسٹنگ کی تعریف و تحسین کئے بغیر نہیں رہ سکتا کہ اُسی کی بدولت مجھے صحیح راستہ دکھائی دیا، حالانکہ اس سے پیشتر میں نے اس پر توجہ ہی نہ دی تھی۔

"اس نے کہا تھا کہ تمہارے خط پر جان بوجھ کر پتہ غلط لکھا گیا تاکہ یہ بھٹکتا رہے اور دیر سے موصول ہو۔

"اور بلاشبہ اُس کی یہ بات دُرست تھی ——— اسی ایک سادہ سے فقرے میں اس سوال کا جواب موجود تھا جو عرصے سے پریشان کئے ہوئے تھا یعنی یہ سوال کہ ایک پرائیویٹ سراغ رساں، ہرکوئل پوئرو کو لے، بی، سی نے خطوط بھیجنے کی زحمت کیوں گوارا کی؟ اور وہی خطوط پولیس کو کیوں نہیں بھیجے؟ اور غلطی سے میں نے اس کا جواب یہ نکالا کہ شاید اُسے مجھ سے کوئی ذاتی رنجش ہے لیکن نہیں ——— بات دراصل یہ تھی کہ تمہارے منصوبے میں یہ بات شامل تھی کہ ان خطوط میں سے ایک خط پر جان بوجھ کر غلط پتہ درج کیا جائے گا تاکہ یہ دیر سے موصول ہو، لیکن اگر تم اسکاٹ لینڈ کو براہ راست خطوط بھیجتے تو غلط پتہ درج کرنے کا امکان ہی نہ تھا اور خط اُنہیں فوراً مل جاتا ——— پس یہ ضروری تھا کہ کوئی پرائیویٹ پتہ تلاش کیا جائے اور تم نے اس مقصد کے لئے میرا نام

منتخب کیا چونکہ میں ایک معروف آدمی ہوں اور یقیناً ایسا خط پولیس کے پاس ضرور لے جاؤں گا اور اس کے علاوہ تم ایک غیر ملکی سراغ رساں کو طنز کا نشانہ بھی بنا سکتے تھے۔ گویا ایک پنتھ دو کاج والا مضمون تھا۔

"چنانچہ تم نے نہایت چالاکی سے لفافے پر میرا پتہ درج کیا ——— وائیٹ ہیون ——— وائٹ ہارس ——— قطعی ایک فطری غلطی محسوس ہوتی ہے لیکن خدا بھلا کرے ہاسٹنگ کا اس نے یہ بات تاڑ لی۔ بلاشبہ تیسرا خط اسی نیت سے ارسال کیا گیا تھا کہ یہ تاخیر سے پہنچے اور پولیس کو اپنے انتظامات کے لئے اُس وقت بھاگ دوڑ کرنی پڑے جب قتل کی واردات ہو چکی ہو۔ تمہارے بھائی روزانہ رات کو چہل قدمی کے لئے باہر جایا کرتے تھے اور یہی موقع بہترین تھا ——— اور پھر نہایت کامیابی سے تم نے اُن کے قتل کا الزام اے، بی، سی کے سر منڈھ دیا اور تمہاری جانب کوئی انگلی بھی نہیں اُٹھا سکتا تھا۔ تمہارے بھائی کی موت کے بعد تمہاری سکیم مکمل ہو گئی اور تمہارا مقصد پورا ہو گیا تھا اور اب تمہیں مزید واردا تیں کرنے کی ضرورت نہ تھی لیکن دوسری طرف تم نے سوچ رکھا تھا کہ اگر چوتھا قتل نہیں ہوتا تو پولیس شک کرے گی اور شاید سچائی ظاہر ہو جائے، لہذا ایک قتل اور ہونا چاہیے۔ تمہارا آلۂ کار مسٹر کسٹ ابھی تک پسِ پردہ تھا۔ اگرچہ وہ وارداتوں کے تینوں مقامات پر دیکھا گیا تھا لیکن کسی نے اس پر توجہ نہ دی ——— اور تمہاری بدقسمتی سے وہ چرسٹن سرسائیکل کی کوٹھی پر جرابیں بیچنے آیا اور مس گرے نے اس سے گفتگو کی تب بھی وہ اُسے یاد نہ رکھ سکیں۔

"بہرحال تم نے جرأت مندی سے کام لیتے ہوئے ایک اور قتل کا فیصلہ کیا اور مقامِ واردات کے لیے تم نے ڈونکاسٹر کا انتخاب کر ہی رکھا تھا ——— تمہارا منصوبہ بالکل

سادہ تھا ——— مسٹر کسٹ کو اس کی فرم کی جانب سے ڈونکاسٹر جانے کا آرڈر دیا جاتا۔ تمہارا منصوبہ یہ تھا کہ تم اس کے پیچھے پیچھے جا کر کسی کو قتل کر دو، چنانچہ ایسا ہی ہوا ——— مسٹر کسٹ سینما میں گیا۔ تمہارے لئے راہ بالکل ہموار ہو گئی اور تم بھی اس کے پیچھے پیچھے گئے اور اس کی نشست سے چند نشستوں کے فاصلے پر بیٹھ گئے ——— جب وہ جانے کے لئے اُٹھا تو تم بھی اُٹھے۔ پھر تم ٹھوکر کا بہانہ بنا کر لڑکھڑاتے نیچے جھکے اور اگلی قطار میں ایک اونگھتے ہوئے شخص کی گردن میں چاقو گھونپ دیا۔ اے، بی، سی ریلوے گائیڈ اس کے گھٹنوں پر رکھ دی اور اندھیرے میں چلتے ہوئے دروازے کے قریب تم مسٹر کسٹ سے ٹکرا گئے ——— تم نے خون آلود چاقو اس کی آستین سے صاف کیا اور پھر اس کے کوٹ کی جیب میں ڈال دیا۔

"اِس مرتبہ تم نے یہ زحمت مول لینے کی ضرورت نہ سمجھی کہ مقتول کا نام (ہ) سے شروع ہو ——— کیونکہ تم نے بجا طور پر سوچ رکھا تھا کہ اسے قاتل کی "غلطی" سمجھ لیا جائے گا ——— اور یقیناً تماشائیوں میں مقتول سے کچھ فاصلے پر کوئی نہ کوئی شخص تو ایسا ضرور ہو گا جس کا نام (ہ) سے شروع ہوتا ہو۔ بس اسی شخص کے بارے میں کہا جائے گا کہ قاتل تو دراصل اسے ہلاک کرنا چاہتا تھا، مگر غلطی سے کسی دوسرے کو مار گیا۔

"اور اب میرے دوستو آیئے، اب نفلی اے، بی، سی کے نقطۂ نگاہ کے مطابق اس کیس پر غور کریں۔ یعنی مسٹر کسٹ کا نظریہ کیا ہے ——— انڈوور کی واردات؟ اور وہ انڈوور میں عین واردات کے وقت موجود تھا ——— بیکس ہل کی واردات ——— وہ عین واردات کے وقت بیکس ہل کے گرد و نواح میں موجود تھا ——— چرسٹن کی واردات ——— اور اخبارات میں سُرخیاں چھپ جاتی ہیں ——— اس بار بھی

وہ چرسٹن میں موجود تھا ——— تین وارداتیں ——— اور تینوں مقامات پر عین واردات ——— کے وقت وہ موجود تھا۔ بس یہی سوچ کر وہ خوف زدہ ہے ——— یاد رکھیے کہ جن کو مرگی کے دورے پڑتے ہیں، اُن کو اکثر یہ علم نہیں ہوتا کہ وہ کیا حرکت کر رہے ہیں ——— اور پھر کسٹ کو ڈونکاسٹر جانے کا حکم ملتا ہے ——— ڈونکاسٹر ——— یہ وہی جگہ ہے جہاں لے، بی، سی کی اگلی واردات ہونے والی ہے اور اس گھبراہٹ میں اپنی میزبان خاتون مسز ماربری کو بتاتا ہے کہ وہ چیلٹنہم جا رہا ہے، لیکن جاتا ہے وہ ڈونکاسٹر، ——— کیونکہ وہاں جانا اس کی ڈیوٹی ہے۔ دوپہر کو فلم دیکھنے جاتا ہے اور اسی دوران میں اُسے ایک یا دو منٹ کے لئے جھپکی سی آجاتی ہے۔

"اب ذرا آپ اُس کے احساسات اور جذبات کا تصور کیجئے کہ سرائے کے کمرے میں واپس پہنچ کر (جہاں وہ ٹھہرا تھا) جب اس نے دیکھا کہ اس کے کوٹ کی آستین پر خون لگا ہوا ہے اور خون آلود چاقو اس کی جیب میں موجود ہے تو اس کا کیا حال ہوا ہوگا۔ اپنے قاتل ہونے کے بارے میں اُسے جو شک تھا وہ ایک دم یقین کی حد تک پہنچ جاتا ہے اور وہ اس سچائی پر ایمان لے آتا ہے کہ وہ یعنی ——— الیگزنڈر بونا پارٹ کسٹ ایک جنونی قاتل ہے ———

"اور پھر یہ سوچتے ہی اس کا رویّہ اچانک تبدیل ہو جاتا ہے۔ وہ فوراً کمرے سے پُراسرار انداز میں نکلتا ہے اور اسٹیشن پہنچ کر لندن جانیوالی گاڑی پر سوار ہو جاتا ہے اور اپنی پُرانی قیام گاہ مسز ماربری کے مکان پر پہنچ جاتا ہے۔ یہاں وہ اپنے آپ کو محفوظ سمجھتا ہے ——— کیونکہ گھر والوں کا خیال ہوگا کہ وہ چیلٹنہم گیا تھا ——— اس کے پاس وہ خون آلود چاقو ابھی تک موجود تھا اور ظاہر ہے کہ یہ کتنی حماقت تھی اور اس سے بھی زیادہ حماقت یہ

کہ اُس نے چاقو ہال سٹینڈ کے نیچے چھپا دیا ——— اور پھر ——— ایک روز اُسے ٹیلی فون پر خبردار کیا جاتا ہے کہ پولیس آ رہی ہے ——— اُسے قاتل کا علم ہو گیا ہے، چنانچہ بے چارہ نقلی قاتل وہاں سے بھاگ نکلتا ہے ——— میں یہ نہیں کہہ سکتا کہ وہ انڈوور کیوں گیا ——— ممکن ہے غیر شعوری طور پر اُس کے دل میں یہ خواہش پیدا ہوئی ہو کہ اس دُکان کو دیکھنا چاہیئے جہاں اُس نے سب سے پہلی واردات کی ہے اگرچہ اس واردات کے واقعات اُسے یاد نہیں ——— اس کی جیب میں پھوٹی کوڑی نہیں ——— وہ بھوکا پیاسا پھرتا رہتا ہے۔ آخر پولیس اسٹیشن کی جانب خود بخود اس کے قدم اُٹھ جاتے ہیں اور وہ چکرا کر وہاں گر پڑتا ہے ——— کسٹ کو یہ یقین ہے کہ بکیس ہل کی واردات کے سوا تینوں قتل اسی نے کیے ہیں، لیکن پھر بھی وہ اپنے بے گناہ ہونے پر اصرار کرتا ہے۔ جہاں تک بکیس ہل کی واردات کا تعلق ہے اُس کا دعویٰ صحیح ہے، لیکن جیسا کہ میں نے پہلے کہا، اُسے دیکھتے ہی میں نے فوراً یہ اندازہ لگا لیا کہ وہ قاتل ہرگز نہیں ہے اور میرا نام اس کے لئے کوئی معنی نہیں رکھتا۔ مجھے یہ بھی علم ہو گیا کہ وہ خود اپنے آپ کو قاتل سمجھتا ہے، اور جب اس نے میرے روبرو اپنے مجرم ہونے کا اقرار کر لیا، تب میرے اس نظریئے کو اور تقویت حاصل ہوئی کہ میرا اندازہ صحیح تھا۔"

"تمہارا نظریہ قطعی بے معنی ہے۔" فرینکلن کلارک نے کہا۔

پوئرو نے نفی میں گردن ہلائی۔

"نہیں مسٹر کلارک، آپ بہت عرصے تک محفوظ رہے ہیں اور کسی نے آپ پر شک نہیں کیا، مگر ایک مرتبہ مرتبہ آپ شک کی زد میں آ گئے تو میرے لئے ثبوت فراہم کرنا آسان ہے۔"

"ثبوت؟"

"جی ہاں ——— مجھے آپ کی کوٹھی کی ایک الماری سے وہ چھڑی مل گئی ہے۔ جس کی مدد سے آپ نے مسز آپجر اور سر مائیکل کو ہلاک کیا تھا۔ لکڑی کی ایک معمولی چھڑی جس کے سرے کو کھوکھلا کر کے اس میں پگھلا ہوا سیسہ ڈال دیا گیا ہے اور یہ بے حد وزنی ہو گئی ہے۔ اس کے علاوہ آپ کی تصویر نصف درجن سے زائد افراد نے پہچان لی ہے جب آپ ڈونکاسٹر کے سینما ہال سے باہر نکل رہے تھے اور یہ وہ وقت تھا جب کہ آپ کو ریس کورس میں موجود تصور کیا گیا تھا ——— اس کے علاوہ گزشتہ روز بکیس ہل میں آپ کو مس ہگلے اور سکارلٹ ونز روڈ ہاؤس کی ایک لڑکی نے شناخت کر لیا ہے۔ جب آپ بیٹی برنارڈ کو اپنے ساتھ ڈنر پر لے گئے تھے ——— اور پھر سب سے زیادہ آپ نے یہ حماقت کی کہ ٹائپ رائٹر پر اپنی انگلیوں کے نشان چھوڑ دیے ——— بتائیے، اگر آپ بے گناہ ہیں تو مسٹر کنسٹ کی ٹائپ مشین پر آپ کی انگلیوں کے نشان کیسے پہنچے؟"

فرینکلن کلارک خاموشی سے پوئرو کا چہرہ تکتا رہا پھر کہنے لگا۔

"میں ہار گیا مسٹر پوئرو، تم جیت گئے، لیکن یہ جیت تمہیں فائدہ مند نہ رہے گی۔"

یہ کہتے ہی پھرتی سے اس نے کوٹ کی جیب میں ہاتھ ڈال کر پستول نکالا اور اپنی کنپٹی سے لگا کر گھوڑا دبا دیا، لیکن پستول سے گولی نہ نکلی اور محض کھٹ کھٹ کی آواز گونج کر رہ گئی۔

"نہ، نہ مسٹر کلارک ایسا نہ کیجیے ——— شاید آپ نے دیکھا ہو کہ میں نے آج ہی ایک نیا ملازم رکھا ہے ——— وہ میرا دوست اور شہر کا مشہور جیب تراش ——— اس نے آپ کی جیب سے پستول نکالا اور اسے خالی کر کے پھر وہیں رکھ دیا اور آپ کو خبر تک نہ ہوئی۔"

"تم ——— حرامی ——— کتے کے پلے ———" کلارک کا رنگ غصے سے

سیاہ ہوگیا ——————

"جو کچھ کہو بجا ہے مسٹر کلارک، لیکن مجھے افسوس ہے کہ آپ آسانی سے مر نہیں سکیں گے آپ نے مسٹر کنٹ کو بتایا تھا کہ اس کے ہاتھ پر پھانسی کی لکیر ہے۔ کاش، آپ خود اپنے ہاتھ پر یہ لکیر تلاش کر لیتے ——————"

"تم ——————" الفاظ اس کے منہ سے نکلے۔ اتنے میں برابر کے کمرے کا دروازہ کھلا اور اسکاٹ لینڈ یارڈ کے دو جاسوس افسر اندر آئے۔ ان میں سے ایک انسپکٹر کرام تھا۔ وہ آگے بڑھا اور اس نے گرجتی ہوئی آواز میں فرینکلن کلارک سے کہا۔

"میں تمہیں تنبیہ کرتا ہوں کہ جو بات تم منہ سے نکالو گے وہ تمہارے خلاف بطور شہادت استعمال کی جا سکے گی۔"

"وہ پہلے ہی بہت کچھ کہہ چکا ہے۔" پوئرو نے ہنس کر کہا —————— پھر وہ کلارک سے مخاطب ہو کر کہنے لگا۔

"بلاشبہ تم نہایت اعلیٰ ذہانت کے مالک ہو، لیکن میری دانست میں تم نے جو وارداتیں کی ہیں، وہ ایک انگریز کے شایانِ شان نہیں —————— تم نے انتہائی بدذوقی کا ثبوت دیا ہے۔"

سفید جھوٹ

فرینکلن کلارک کو لے کر جب پولیس والے کمرے سے باہر نکلے تو میں نے فلک شگاف قہقہہ لگایا، اور پورٹر حیرت سے میری جانب دیکھنے لگا۔

"میں اس لئے ہنسا کہ تم نے اُسے خوب طعنہ دیا۔"

"اے ہاں ——— توبہ توبہ ——— نہایت سفاکی ——— نہ صرف اپنے سگے بھائی کو قتل کیا، بلکہ دو معصوم جانوں کو بھی ختم کیا ——— اور مزید یہ کہ ایک خبط الحواس بے گناہ شخص کو ان وارداتوں کے الزام میں تختۂ دار پر پہنچانے کی کوشش کر رہا تھا ——— تمہیں یاد ہے وہ گانا جو اگلے روز ہم نے بچوں سے سُنا تھا؟"

"ٹو پیکج اے فوکس ——— اینڈ پُٹ ہم اِن اے بوکس ——— اینڈ نیور لِٹ ہم گو ——— یہ حرکت بھی بدذوقی پر مبنی ہے ———"

میگن برنارڈ نے گہری آہ بھری۔

"خدا کی پناہ، میں تو کبھی یقین نہیں کر سکتی ——— کبھی نہیں ———"

"ہاں محترمہ، کابوس سینے سے اُتر چکا ہے۔"

میگن نے پوئرو کی جانب دیکھا اور اس کے چہرے کا رنگ اور گہرا ہو گیا۔ پوئرو، ڈونلڈ فریسر سے کہنے لگا۔

"تمہیں علم ہے محترمہ میگن شروع سے آخر تک یہی سمجھتی رہیں کہ تم ہی اس کی بہن کے قاتل ہو؟"

ڈونلڈ فریسر نے آہستہ سے جواب دیا۔

"بعض اوقات تو خود مجھے بھی اپنے اُوپر یہی شبہ ہونے لگتا ہے۔"

"اور اس شبے کی وجہ تمہارا خواب تھا۔" پوئرو اس کے اور قریب ہو گیا اور رازدارانہ انداز میں آواز دھیمی کر کے کہنے لگا۔

"تمہارا خواب قطعی سادہ نوعیت کا تھا۔ اس کی حقیقت صرف یہ ہے کہ بیٹی برنارڈ کی جگہ میگن برنارڈ تمہارے دل پر قبضہ کر چکی ہے، لیکن تم اپنی محبوبہ کی موت کے بعد بھی اس سے بیوفائی کرنے کو تیار نہیں۔ اس لئے تم میگن برنارڈ کے تصوّر کو دل سے نکالنے کی جدوجہد کرتے رہے۔ یہی وجہ ہے کہ خواب میں تمہیں بیٹی برنارڈ کی جگہ میگن برنارڈ کا چہرہ نظر آتا رہا۔"

"شاید آپ صحیح کہہ رہے ہیں۔" نوجوان نے آہستہ سے کہا۔

اس کے بعد ہم سب پوئرو کے گرد جمع ہو کر اس سے مختلف سوالات کرنے لگے۔ میں نے پوچھا۔

"پوئرو، آخر اُن سوالات سے تمہارا کیا مطلب تھا جو تم نے "پسے کے کھیل" پر ہر ایک سے پوچھے تھے؟"

"آہا وہ سوال ——— سچ تو یہ ہے کہ اُن میں کئی سوال اُوٹ پٹانگ تھے، مگر مجھے ایک خاص بات معلوم ہو گئی۔ جب پہلا خط سپرد ڈاک کیا گیا تو اُس وقت فرینکلن کلارک لندن ہی میں تھا اور جب میں نے مس تھوراگرے سے سوال کیا تو میں فرینکلن کلارک کا چہرہ دیکھنا چاہتا تھا۔ تم نے دیکھا میرے اس سوال پر اُسے کس قدر طیش آیا تھا۔"

"بہرحال آپ نے اس سوال سے میرے جذبات کو سخت ٹھیس پہنچائی تھی۔" تھوراگرے نے کہا۔

"مجھے یہ خیال نہیں تھا کہ آپ سچ سچ جواب دیں گی۔" پوئرو نے خشک لہجے میں کہا۔

"اب آپ کی دوسری توقع بھی مایوس کُن ثابت ہو گی۔ یعنی فرینکلن کلارک اپنے بھائی کی جائیداد کا وارث قرار نہیں دیا جائے گا۔"

"مسٹر پوئرو، کیا یہ ضروری ہے کہ میں یہاں ٹھہر کر اپنی توہین کراؤں؟" لڑکی نے جوش سے کہا۔

"قطعی نہیں۔" پوئرو نے مُسکرا کر جواب دیا اور آگے بڑھ کر اس کے لئے دروازہ کھولا، وہ پیر پٹختی ہوئی باہر چلی گئی۔ میں نے ہنس کر کہا۔

"بہرحال انگلیوں کے نشانوں نے خوب کام دیا۔ اس ثبوت پر فرینکلن کلارک ششدر رہ گیا تھا۔"

"ہاں ——— آں ——— انگلیوں کے نشان ——— فائدہ مند ثبوت ہیں۔" پوئرو نے رُک رُک کر کہا۔ پھر ایک لمحے توقف کے بعد بولا۔ "سچ پوچھو تو میں نے تمہیں خوش رکھنے کے لئے ان نشانوں کا ذکر کیا تھا۔"

"خُدا کی پناہ ———" میں چلّا اُٹھا۔ "تو کیا یہ بات سچ نہیں تھی کہ ٹائپ رائٹر پر

کلارک کی انگلیوں کے نشان پائے گئے ہیں ؟"

"بالکل سفید جھوٹ تھا ——" پوئرو نے جواب دیا۔

چند روز بعد الیگزنڈر بونا پارٹ کسٹ، پوئرو سے ملنے آیا۔

اُس نے آتے ہی نہایت گرم جوشی سے مصافحہ کیا اور دیر تک شکریہ ادا کرتا رہا۔

"مسٹر پوئرو، ایک اخبار نے مجھے پیش کش کی ہے کہ اگر میں اپنی زندگی کے حالات شائع کراؤں تو اخبار مجھے ایک سو پاؤنڈ کی رقم ادا کرے گا —— اور —— مجھے —— مجھے بالکل پتہ نہیں کہ میں کیا کروں ؟"

"آپ کی جگہ میں ہوتا تو ایک سو پاؤنڈ کبھی وصول نہ کرتا، بلکہ پانچسو کا مطالبہ کرتا۔"

کسٹ کی آنکھوں میں چمک نمودار ہوئی۔

"آپ کا مشورہ ٹھیک ہے مسٹر پوئرو، میں اُن سے پانچ سو ہی وصول کروں گا۔ چند دن فراغت اور آرام سے کٹیں گے۔"

"آپ صحیح کہتے ہیں۔ اب خوب عیش کیجئے۔" پوئرو نے اُس کے شانے پر محبت سے تھپکی دی۔ "اور ہاں، آپ کی عینک کے شیشے خاصے پرانے ہو گئے ہیں۔ انہیں بدلوا ڈالیے۔"

"اچھا، اچھا —— میں ایسا ہی کروں گا۔" پھر وہ اُٹھ کر کھڑا ہو گیا اور پوئرو کا ہاتھ دبا کر کہنے لگا۔

"میں اب چلتا ہوں۔ ایک بار پھر آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ مجھ غریب بیکس کو آپ نے بچا لیا۔ آپ ایک عظیم انسان ہیں مسٹر پوئرو —— بہت عظیم۔"

وہ چلا گیا اور میں نے دیکھا کہ کسی اَن جانے جذبے کے تحت پوئرو کی آنکھیں بھیگ گئیں۔

مکتبۂ اُردو ڈائجسٹ بزمِ مطالعہ

بہترین کتابوں کی مسلسل اشاعت اور کم سے کم قیمت پر فراہم کرنے کے خیال سے مکتبہ اردو ڈائجسٹ بزمِ مطالعہ کا قیام عمل میں لایا گیا ہے۔ اس ادارے کے زیرِ اہتمام ہر موضوع کی بلند پایہ کتابیں شائع کی جائیں گی اور جو حضرات مستقل رُکن بن جائیں گے، اُنہیں ہر کتاب نصف قیمت پر فراہم کرنے کا اہتمام کیا جائے گا۔ نئی کتابوں کے علاوہ مکتبۂ اُردو ڈائجسٹ کی وہ کتابیں بھی جن کی فہرست شائع کی جا رہی ہے نصف قیمت ہی پر دی جائیں گی۔ ہماری درخواست ہے پہلی فرصت میں اس کے مستقل رُکن بن جایئے!

شرائط

۱ : فیس رکنیت دس روپے ہے جو کہ واپس نہیں کی جائے گی۔
۲ : سالانہ شرح فیس پندرہ رُوپے ہے۔ (یہ ہر سال ادا کرنا ہوگی)
۳ : یہ اسکیم صرف مکتبۂ اُردو ڈائجسٹ کی کتابوں پر ہے۔

۴ : دیگر اداروں کی کتابیں صرف دس فیصد رعایت پر دی جائیں گی
۵ : محصول ڈاک خریداروں کے ذمے ہوگا۔
۶ : کتابیں صرف آرڈر پر ارسال کی جائیں گی۔
۷ : جو حضرات آرڈر دینے کے بعد وی پی وصول نہ کریں۔ اُن کی رُکنیت ختم ہو جائے گی۔

فیس رکنیت اور سالانہ شرح فیس آپ بذریعہ منی آرڈر یا ڈرافٹ ارسال کریں۔ یا صرف کوپن پُر کر کے بھیج دیں، تو یہ رقم آپ کی کتابوں کی وی پی کے ساتھ وصول کر لی جائے گی۔

کوپن

میں مکتبۂ اردو ڈائجسٹ بزمِ مطالعہ کا رُکن بننا چاہتا / چاہتی ہوں، مجھے مستقل رُکن بنا لیجیے۔ فیس داخلہ مبلغ دس رُوپے اور پندرہ روپے سالانہ فیس بھیج رہا ہوں / رہی ہوں۔

میرا پتہ _____

_____ دستخط _____ تاریخ _____